Pride and Prejudice

Jane Austen

جین آسٹن

پرائڈ اینڈ پرے جیوڈس

www.SyedIrfanAli.com

Internet Archive

https://archive.org/details/@irfan_irfan

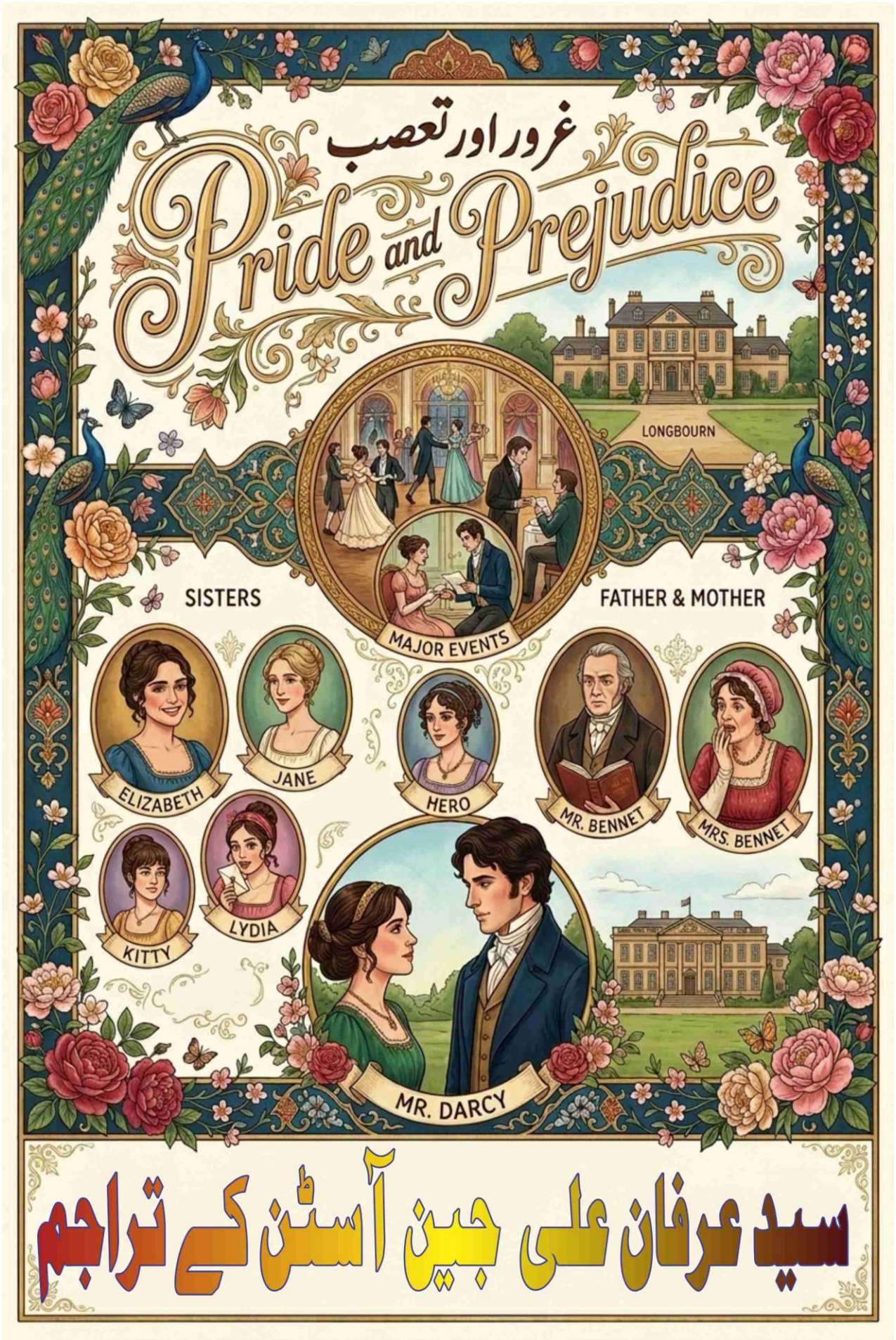
غرور اور تعصب
Pride and Prejudice
LONGBOURN
SISTERS
FATHER & MOTHER
MAJOR EVENTS
ELIZABETH
JANE
HERO
MR. BENNET
MRS. BENNET
KITTY
LYDIA
MR. DARCY
سید عرفان علی جین آسٹن کے تراجم

www.SyedIrfanAli.com

دلچسپ تراجم کی لائبریری

آڈیو اور ٹیکسٹ

ممبرشپ کے لئے واٹس ایپ

WhatsApp

https://wa.me/923099888638

0309-98886

دنیا کی بہترین کتب کے تراجم آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

www.server555.com

www.SyedIrfanAli.com

تاریخ ساز ادب

جین آسٹن کے دور میں

دلچسپ ناولز کے ساتھ پہنچ گیا

تمام کتب کے اردو تراجم سید عرفان علی کے قلم سے

The Medieval Period 455 -1485

Old English (O.E) or Anglo-Saxon Period 450-1066

Beowulf

Middle English Period 1066-1500

1377

Piers Plowman by William Langland

The Age of Chaucer 1350-1400

1392

The Canterbury Tales

Geoffrey Chaucer

The Renaissance / Reformation 1485-1660

Early Tudor Period 1485-1558

1517

Martin Luther

1530

Sir Thomas Wyatt

Henry Howard, Earl of Surrey

The Elizabethan Age 1558-1603

Sir Philip Sidney 1578 – 1586

1587

Thomas Kyd

The Spanish Tragedy

Christopher Marlowe 1588-1593

William Shakespeare 1588-1613

1590

The Faerie Queene
Poem by Edmund Spenser

The Jacobean Age 1603-1625

Shakespeare's later work
John Donne 1590- 1617
Francis Bacon 1597- 1612.
Ben Jonson 1598- 1614
John Webster 1609- 1624

The Caroline Age 1625-1649

George Herbert,
Robert Herrick
Sons of Ben (devotion to Ben Jonson)

Neo-classical Period 1660-1798

Commonwealth Age / Puritan Age / Age of Milton 1649-1660

John Milton Paradise Lost 1658-1664
Andrew Marvell 1681 To His Coy Mistress

The Restoration Period or The Age of Dryden 1660-1700

John Dryden
William Congreve 1693-1700
John Bunyan - The Pilgrim's Progress - 1678

Augustan Age / Age of Pope 1700-1745

Alexander Pope The Rape of the Lock 1712
Dr. Jonathan Swift Gulliver's Travels 1726
Lady Mary Wortley Montagu 1716
Daniel Defoe 1719-1724
Joseph Addison 1705- 1714
Richard Steele 1701 -1722

Age of sensibility / Age of Johnson 1745-1798

Edmund Burke
Edward Gibbon
Decline and Fall of the Roman Empire 1776-1788.
James Boswell
Dr. Samuel Johnson 1749- 1781
Henry Fielding 1730-1750
Samuel Richardson 1740-1753
Tobias Smollett 1748-1771
Laurence Sterne 1759

William Cowper The Task 1785
Thomas Percy 1765

The Romantic Period1785-1830 or 1800-1850

Coleridge,
Blake,
Keats,
Shelley
Prometheus Unbound 1820
Lyrical drama by Percy Bysshe Shelle

Regency era 1811-1820

جین آسٹن پرائڈ اینڈ پرے جیوڈس

1813

Jane Austen
Sir Walter Scott,
Susan Ferrier,
Maria Edgeworth

Gothic writings1790-1890

Ann Radcliffe,
Lewis, "Monk"
Bram Stoker in Britain.
In America, Gothic writers include
Poe and
Hawthorne.

The Victorian Period 1832-1901

George Eliot 1859-1876
Elizabeth Browning,
Alfred Lord Tennyson,
Matthew Arnold,
Robert Browning,
Charles Dickens,
Brontë sisters 1846-1857
Thomas Hardy 1871-1891

انگریزی ادب کا ایک سفر: بیوولف سے جین آسٹن تک

ریسٹوریشن اور آگسٹن دور

الیگزینڈر پوپ

جوناظن سوئفٹ

گلیور کے سفر

ڈینیل ڈیفو

رابنسن کروسو

ریجنسی انگلستان اور روشن خیالی

جین آسٹن

HER PERIOD: LATE 18TH & EARLY 19TH CENTURY

سب سے اہم کام:

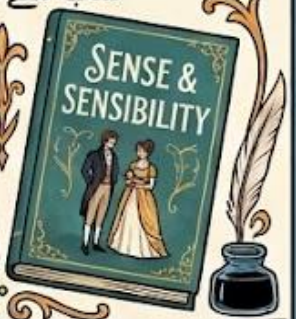

جیوفرے چوسر

اس کا دور:
قرونِ وسطیٰ انگلستان
اور چودھویں صدی

MOST IMPORTANT WORK:

THE CANTERBURY TALES

ایلزبتھ کا دور اور نشأۃ الثانیہ

ولیم شیکسپیئر

رومیو اور جولیٹ

ہیملٹ

سترھویں صدی

جان ملٹن

فردوس گم گشتہ

فردوس گم گشتہ

انگریزی ناول اور شاعری کی بنیادوں اور ارتقاء کا جشن سید عرفان علی کے سنگ

جین آسٹن پرائڈ اینڈ پرے جیوڈس سید عرفان علی Jane Austen Pride and Prejudice Syed Irfan Ali

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ
1	ناول کے کرداروں کا تعارف	10
2	قصبے میں دولت مند شخص کی آمد	18
3	بینٹ سسٹرز کی رقص کی دعوت میں شرکت	21
4	لوکس لاج	25
5	کولنز ایلزبیتھ کو شادی کی دعوت دیتا ہے مگر وہ انکار کر دیتی ہے	58
6	شارلٹ اور مسٹر کولنز کی شادی	66
7	ڈارسی نے بنگلی کو جین کے ساتھ تعلقات سے منع کیا	76
8	ڈارسی نے ایلزبیتھ کو شادی کی دعوت دی مگر اس نے انکار کر دیا	90
9	لیڈیا وکھم کے ساتھ فرار ہو جاتی ہے	116
10	ڈارسی دوبارہ ایلزبیتھ کو شادی کی دعوت دیتا ہے اور وہ قبول کر لیتی ہے	13s7

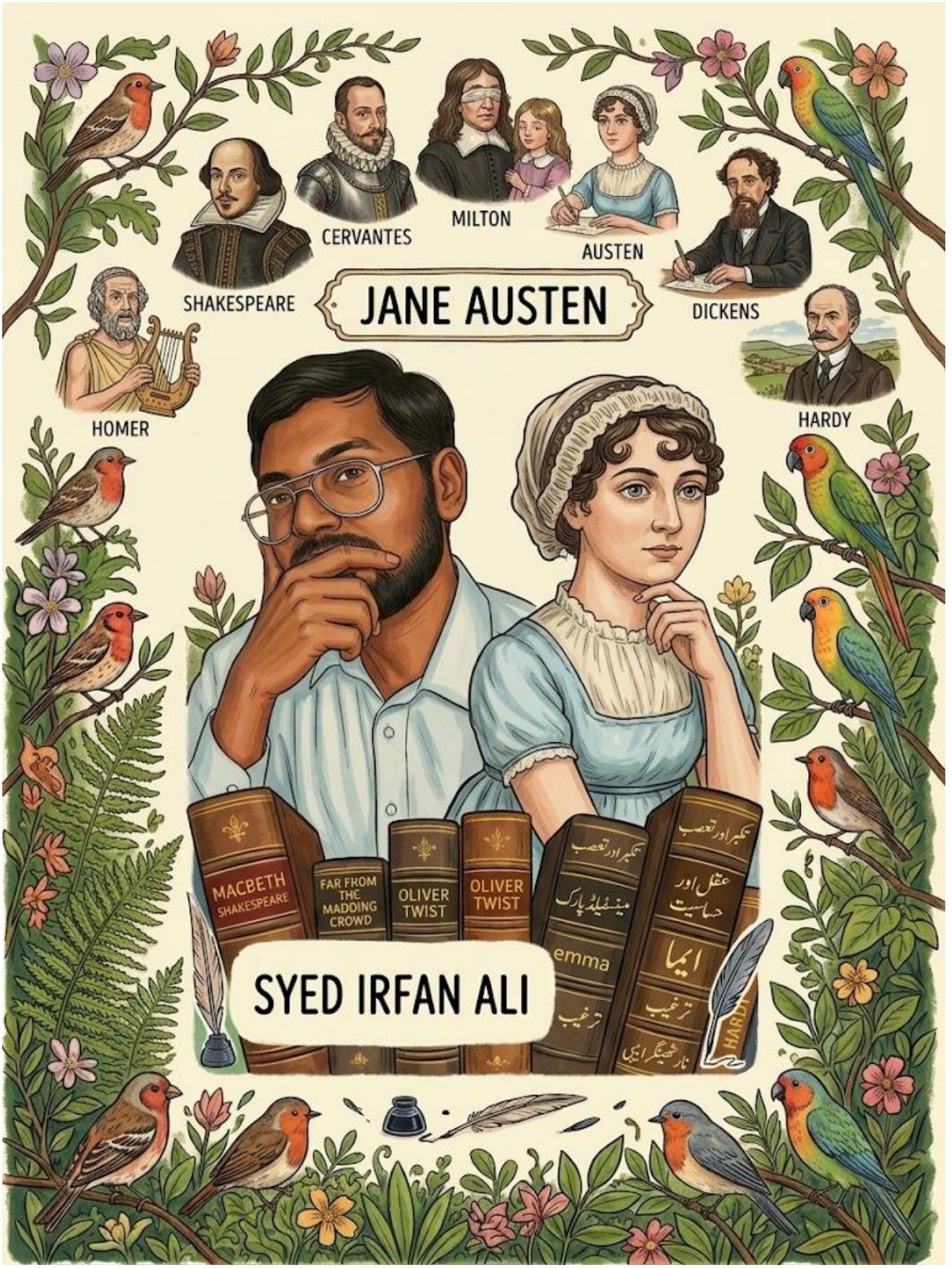

سید عرفان علی اور جین آسٹن
جین آسٹن کی تمام کتب کے تراجم
سید عرفان علی کے قلم سے

یہ ناول اٹھارہ سو تیرہ میں شائع ہوا۔

متحرک رجمنٹ اور سپاہیوں کے تذکرے سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ نپولین کی جنگوں کا زمانہ ہے۔

یعنی جین آسٹن نے سترہ سو چھیانوے سے اٹھارہ سو تیرہ کے درمیان میں اسے لکھا اور نظر ثانی کیا۔

ناول کے کرداروں کا تعارف

ناول کے اہم علاقے لونگ بورن۔ نیدر فیلڈ پارک۔ روزنگز پارک اور پیمبرلے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ کہاں کون رہتا ہے۔

لونگ بورن اور اسکے رہائشی

At Longbourn

Mr. Bennet

Mrs. Bennet

Miss Jane Bennet

Miss Elizabeth Bennet: Nicknames Eliza & Lizzy

Miss Mary Bennet

Miss Catherine Bennet: Nickname Kitty

Miss Lydia Bennet

لونگ بورن نامی گاوں یا چھوٹے قصبے میں ناول کے مرکزی کردار رہتے ہیں۔

یہ ہرٹ فورڈ شائر میں واقع ہے۔ مسٹر بینٹ کی اس جاگیر سے انہیں سالانہ دو ہزار پاؤنڈ کی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔

میریٹن سے اس کا فاصلہ ایک میل ہے۔

مسٹر بینٹ

لونگ بورن کے مالک۔ دو ہزار سالانہ کی آمدنی۔ مسز بینٹ کے شوہر اور پانچ بیٹیوں کے باپ یعنی

جین

ایلزبیتھ

لیڈیا

کٹی کیتھرین اور

میری

مسز بینٹ

مسٹر بینٹ کی بیوی۔ مسٹر ایڈورڈ گارڈینر انکے بھائی ہیں اور مسز فلپس بہن۔ پانچ بیٹیوں کی ماں۔

جین بینٹ

مسٹر اور مسز بینٹ کی سب سے بڑی بیٹی۔ عمر بائیس سال۔ چارلس بنگلی سے اس کی شادی ہوتی ہے۔

ایلزبیتھ بینٹ۔

دوسری بیٹی اور ناول کی ہیروئین۔ عمر بیس سال۔ خوبصورت آنکھوں والی حسین لڑکی۔ محبت سے لزی اور ایلائزا پکارا جاتا ہے۔ فٹزولیم ڈارسی سے شادی ہوتی ہے۔

میری بینٹ

تیسری بیٹی عمر اٹھارہ سال۔ کتابیں پڑھنے کی شوقین۔ جھوٹی علمیت کا رعب جھاڑنے کی عادت۔

کیتھرین بینٹ۔ کٹی

چوتھی بیٹی۔

لیڈیا بینٹ

پندرہ سالہ پانچویں بیٹی۔ جارج وکھم کے ساتھ فرار ہو جاتی ہے بعد میں اس سے شادی ہو جاتی ہے۔

مسز ہل

لونگ بورن کی ہائوس کیپر

نیدر فیلڈ پارک اور اسکے رہائشی

At Netherfield Park

Mr. Charles Bingley
Mr. Hurst
Mrs. Louisa Hurst
Miss Caroline Bingley

نیدر فیلڈ پارک کی حویلی اور جاگیر لونگ بورن سے صرف تین میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ مالک کے نام کا ناول میں زکر نہیں مگر مسٹر مورس نامی شخص امیر نوجوان مسٹر چارلس بنگلی کو یہ کرائے پر دیتے ہیں۔ اس بڑی حویلی میں رقص کا کمرہ، لائبریری، کھانے کا شاندار کمرہ، ڈرائنگ روم اور بہت سے بیڈ رومز موجود ہیں۔

چارلس بنگلی

عمر بائیس سال۔ والدین وفات پا چکے ہیں۔ دو بہنیں لوئزا اور کیرولائن۔ ایک لاکھ پائنڈ کی بڑی رقم وراثت میں ملی۔ جین بینٹ سے شادی ہوئی۔

مسٹر ہرسٹ

لوئزا بنگلی کے شوہر۔ لندن میں اصل رہائش ہے۔

مسز لوئزا ہرسٹ

چارلس بنگلی کی بہن اور مسٹر ہرسٹ کی بیوی۔

کیرولائن بنگلی

چارلس بنگلی کی غیر شادی شدہ بہن۔ مس بنگلی۔

لوکس لاج اور اسکے رہائشی

At Lucas Lodge

Sir William Lucas

Lady Lucas

Miss Charlotte Lucas

Miss Maria Lucas

لوکس لاج لونگ بورن اور میریٹن سے بہت قریب واقع ہے۔

لیڈی لوکس

سر ولیم لوکس کی بیگم۔ اولاد میں شارلٹ اور ماریہ کے علاوہ دوسرے بہت سے بچے بھی ہیں۔

سر ولیم لوکس

لیڈی لوکس کے شوہر۔ بینٹ فیملی کے نزدیک رہائش ہے۔

شارلٹ لوکس

مسٹر اینڈ مسز لوکس کی سب سے بڑی غیر شادی شدہ بیٹی۔ عمر ستائیس سال۔ ماریہ کی بہن اور ایلزبیتھ کی سہیلی۔ شادی مسٹر کولنز کے ساتھ ہوتی ہے۔

ماریہ لوکس

شارلٹ لوکس کی غیر شادی شدہ بہن۔

پیمبرلے اور اسکے رہائشی

At Pemberley

Mr. Darcy (the elder)
Lady Anne Darcy
Mr. Fitzwilliam Darcy: Hero
Miss Georgiana Darcy

پیمبرلے ناول کے ہیرو کی عظیم جاگیر۔ اس کا ٹائون ہے لیمبٹن اور کنٹری ڈربی شائر۔ فطرت نے اسے خوبصورتی اور دلکشی عطا کی ہے۔ سرسبز میدان پہاڑیاں اور ندی جس میں شاندار مچھلیاں موجود ہیں۔

فٹزولیم ڈارسی

ناول کا ہیرو۔ غیر شادی شدہ۔ عمر اٹھائیس سال۔ بڑی جائداد کا مالک۔ آمدنی دس ہزار پائونڈ سالانہ۔ جارجیانہ کا بھائی۔ لیڈی کیتھرین ڈی برگ کا بھانجہ۔ شادی ایزبیتھ بینٹ سے ہوتی ہے۔

مرحوم والد کا نام مسٹر ڈارسی اور مرحوم ماں کا نام لیڈی این ڈارسی جو لیڈی کیتھرین ڈارسی کی بہن تھی۔

جارجیانا ڈارسی

ڈارسی کی بہن۔ غیر شادی شدہ۔ عمر سولہ سال۔ لیڈی کیتھرین کی بھانجی۔

روزنگز پارک اور اسکے رہائشی

At Rosings Park

Sir Lewis de Bourgh
Rt. Hon. Lady Catherine de Bourgh
Miss Anne de Bourgh
Colonel Fitzwilliam
Rev. William Collins

روزنگز پارک محل کی طرح عالی شان حویلی اور اسکی جاگیر پر مشتمل ہے۔ڈی برگ جیسے اعلی خاندان کی ملکیت ہے اور کینٹ میں واقع ہے۔پادری مسٹر کولنز کی ہنس فورڈ نامی رہائش اس کے قریب ہی واقع ہے جو روزنگز پارک کی ملکیت ہے اور مسٹر کولنز کو بطور پادری رہائش کے لئے دی گئی ہے۔

لیڈی کیتھرین ڈی برگ فٹزولیم

بلند اعزاز رکھنے والی رائٹ آنریبل۔انگلستان کے ارل یعنی اعلی خاندان سے تعلق۔فٹزولیم ڈارسی کی خالہ۔بیٹی این۔بھائی کے نام کا زکر نہیں جبکہ لیڈی این ڈارسی کی بہن۔

سر لوئس ڈی بگ

لیڈی کیتھرین فٹزولیم کے شوہر جو وفات پا چکے ہیں۔

این ڈی برگ

لیڈی کیتھرین ڈی برگ کی غیر شادی شدہ بیٹی۔کمزور اور بیمار۔ڈارسی اور جارجیانا کی کزن۔بچپن میں سوچا گیا کہ بڑے ہونے کے بعد اسکی شادی ڈارسی سے کی جائے گی۔

کرنل فٹزولیم

لیڈی کیتھرین ڈی برگ کا رشتے دار۔ڈارسی اور جارجیانا کا کزن۔

ڈاسن

لیڈی کیتھرین ڈی برگ کی خاتون ملازمہ

ہنس فورڈ اور اسکے رہائشی

At Hunsford

Rev. William Collins

ہنس فورڈ نامی رہائش گاہ روزنگز پارک کے قریب ہے اور لیڈی کیتھرین نے علاقے کے پادری مسٹر کولنز کو دی ہے۔

پادری ولیم کولنز

لیڈی کیتھرین ڈی برگ اسکی سرپرست ہیں۔ مسٹر اینڈ مسز بینٹ کے بیٹا نہ ہونے کی وجہ سے وصیت کے مطابق کولنز کے پاس انکی جائداد جائے گی۔ شارلٹ لوکس سے شادی ہوتی ہے۔

میریٹن اور اسکے رہائشی

In Meryton

Mr. Phillips

Mrs. Phillips

لونگ بورن سے میریٹن کا فاصلہ ایک میل ہے۔ قریب ہونے کی وجہ سے بینٹ سسٹرز وہاں ہفتے میں تین چار چکر ضرور لگاتیں اور راستے میں خریداری بھی کرتیں۔ ناول میں رقص کی پہلی دعوت یہاں پر ہی منعقد کی گئی۔

مسز فلپس

مسز بینٹ اور ایڈورڈ گارڈینر کی بہن۔ مسٹر فلپس کی بیوی۔

مسٹر فلپس

مسز بینٹ کی بہن مسز فلپس کے شوہر۔

میریٹن کی رجمنٹ میں

The Regiment

Colonel Forster

Mrs. Harriet Forster

Mr. George Wickham

مسز بینٹ کی بہن مسز فلپس اور انکے شوہر میری ٹن میں رہتے ہیں۔ وہاں فوجی رجمنٹ آئی۔ اس میں موجود آفیسرز سے چھوٹی بینٹ سسٹرز لیڈیا اور کیتھرین کٹی نے خاص تعلقات استوار کئے۔ اس رجمنٹ کا کمانڈنگ آفیسر کرنل فورسٹر تھا جس کی بیوی ہیریئٹ تھی۔ جارج وکہم اس میں لیفٹیننٹ تھا۔ کیپٹن کارٹر آفیسر اور سپاہیوں میں چیمبرلین اور کارٹر وغیرہ شامل تھے۔

برائٹن

Brighton

میریٹن سے رجمنٹ اور آفیسرز برائٹن جاتے ہیں۔ لیڈیا بھی وہاں تفریح کے لئے جاتی ہے اور وکہم کے ساتھ وہاں سے فرار ہو جاتی ہے

Pride and Prejudice
Characters
Elizabeth Bennet
Mr. Darcy
Jane Bennet
Mr. Bingley
Mr. Wickham
Lydia Bennet
Mr. Collins
Lady Catherine
Mr. Bennet
Mrs. Bennet
Mary Bennet
Kitty Bennet
Colonel Fitzwilliam
Caroline Bingley
Mr. Gardiner
Mrs. Gardiner

قصبے میں دولت مند شخص کی آمد

یقینی طور پر ایک غیر شادی شدہ اور امیر شخص اپنا گھر بسانے کے بارے میں ضرور سوچے گا۔

اور ایسا شخص جیسے ہی کسی نئی جگہ رہنے آتا ہے

تو اس کے ہمسائے ضرور سوچتے ہیں کہ وہ ان کی کسی ایک بیٹی کے لئے اچھا شوہر ثابت ہو سکتا ہے۔۔

مسز بینٹ نے اپنے شوہر سے پوچھا

کیا آپ کو علم ہے کے نیدر فیلڈ پارک کو کرائے پر لے لیا گیا ہے؟

میں نے یہ بات مسز لونگ سے سنی۔

مسٹر بینٹ نے کہا کہ اگرچہ انہیں اس بات کا علم نہیں لیکن اگر وہ اس بارے میں بتانا چاہے تو وہ سننے کے لئے تیار ہیں۔

مسز بینٹ تو اسی بات کا انتظار کر رہی تھیں۔

فوری طور پر بتانے لگیں کہ انھیں مسز لونگ نے بتایا کہ نیدر فیلڈ پارک ایک کم عمر اور امیر شخص نے کرائے پر لیا ہے۔

چار گھوڑوں والی گاڑی پر وہ اس مکان کو دیکھنے آیا پہلی نظر میں ہی اسے پسند کر کے مسٹر مورس سے کرائے پر لے لیا

اور جلد ہی اس کے ملازم یہاں پہنچ جائیں گے۔

مسٹر بینٹ کے پوچھنے پر ان کی بیوی نے اس کا نام بنگلی بتایا اور کہنے لگی کہ وہ غیر شادی شدہ ہے

اور سال میں چار پانچ ہزار پاؤنڈ اس کی آمدنی ہے یعنی بہت امیر ہے۔

آپ نے دیکھا ہماری بچیوں کے نصیب کس قدر اچھے ہیں۔

مسٹر بینٹ نے پوچھا کہ اس کے یہاں آنے سے ہماری بچیوں کے نصیب کا کیا تعلق ہے۔

مسز بینٹ نے جواب دیا کہ آپ ہمیشہ مجھے تنگ کرتے ہیں دراصل ہماری کسی ایک بیٹی سے اس کی شادی ہو سکتی ہے۔

مسٹر بینٹ نے پوچھا کہ کیا ہماری کسی بیٹی سے شادی کی خواہش کے ساتھ وہ یہاں پر رہنے آرہا ہے۔

مسز بینٹ نے جواب دیا نہیں مگر وہ ہماری کسی بیٹی کو پسند کرنے کے بعد اس سے شادی کر سکتا ہے

اس لیے جیسے ہی وہ یہاں پر آئے آپ کو اس سے ملاقات کرنی چاہئے۔

شوہر نے جواب دیا کہ میرا جانا ضروری نہیں ہے۔ تم بیٹیوں کے ساتھ چلی جانا

بلکہ تمہارے حسن میں گرفتار ہو کر کہیں تمہیں ہی پسند کرنا شروع نہ کر دے اس لئے صرف بیٹیوں کو ہی بھیج دینا۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں کبھی میں واقعی بہت خوبصورت ہوتی تھی۔
مگر پانچ جوان بیٹیوں کی ماں میں کشش کہاں باقی رہ سکتی ہے
تو بیٹیوں کے مستقبل کے لیے آپ کو اس سے ملاقات کرنی چاہیئے۔
سر ولیم اور لیڈی لوکس اگرچہ زیادہ لوگوں کے پاس آتے جاتے نہیں لیکن وہ اس سے ملنے کا پروگرام بنا چکے ہیں۔
اگر آپ نہیں گئے تو ہمارا جانا بھی مشکل ہو جائے گا۔
شوہر نے کہا کہ تم سب بچیوں کے ساتھ مسٹر بنگلی کے پاس ضرور جاؤ وہ بہت خوشی محسوس کرے گا
اور میں تحریری طور پر بھی اس چیز کی اجازت دے دوں گا کہ وہ جس سے بھی شادی کرنا چاہے گا مجھے قبول ہو گا۔
لیکن لزی ایلزبیتھ کی تعریف ضرور کروں گا۔
نہیں آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے۔ لزی کو آپ دوسروں سے زیادہ اہمیت کیوں دیتے ہیں۔
جین اس سے زیادہ خوبصورت ہے لیڈیا اس سے زیادہ ہنس مکھ ہے پھر بھی ہمیشہ اسی کی تعریف کی جاتی ہے۔
مسٹر بینٹ نے جواب دیا کہ نہیں ان تمام لڑکیوں میں ہی کوئی ایسی خوبی نہیں جس کی تعریف کی جائے۔
بس لزی دوسروں سے قدرے بہتر ہے۔
دیکھیں آپ جب اپنی ہی بیٹیوں کی برائی کرتے ہیں تو مجھے اچھا نہیں لگتا۔ آپ جان بوجھ کر مجھے تنگ کرتے ہیں۔
مسٹر بینٹ نے جواب دیا کہ گزشتہ بیس سال سے میں نے کوئی بھی ایسا کام کرنے سے پرہیز کیا ہے جو تمہیں برا لگے۔
مسز بینٹ نے کہا، آپ کی باتیں مجھے تکلیف دے رہی ہیں۔
تم اپنی تکلیف پر جلدی ہی قابو پا لو گی اور اتنا عرصہ زندہ رہو گی کہ تمہارے سامنے کئی امیر نوجوان یہاں پر آئیں گے۔
مسز بینٹ نے جواب دیا کہ ان لوگوں کے آنے کا کیا فائدہ جب آپ نے ان سے ملاقات ہی نہیں کرنی۔
میری فکر نہ کرو میں ہر ایک سے ملاقات کروں گا۔
مسٹر بینٹ ذہین انسان تھے اور تیئس سال بعد بھی ان کی بیوی انہیں سمجھنے سے قاصر تھیں۔
مسز بینٹ کا دماغ اتنا تیز نہیں تھا نہ ہی مستقل مزاج تھیں۔ جب بھی مزاج کے خلاف بات ہوتی تو کہتیں کہ طبیعت
خراب ہو رہی ہے۔ ان کی واحد خواہش یہ تھی کہ ان کی بیٹیوں کی اچھی جگہ شادی ہو جائے۔ اور جیسے ہی کسی نوجوان
کے بارے میں خبر آتی تو اس سے اپنی کسی بیٹی کی شادی کے بارے میں سوچ کر خوش ہو جاتیں۔
مسٹر بینٹ نے اپنی بیوی سے کہہ تو دیا کہ وہ بنگلی سے ملاقات نہیں کریں گے مگر اس کے وہاں آنے کے بعد وہ سب سے
پہلے اس سے ملاقات کرنے والوں میں شامل تھے۔ مگر اپنی بیوی کو اس بارے میں نہ بتایا۔

ان کی دوسری بیٹی لزی اپنی ٹوپی کو سجا رہی تھی تو انہوں نے کہا کہ مسٹر بنگلی کو یہ ضرور پسند آئے گی۔ جس پر ان کی بیوی نے کہا کہ ہم نے تو ان سے ملنا ہی نہیں ہے تو ہمیں کس طرح علم ہو سکتا ہے کہ وہ کیا پسند کرتے ہیں اور کیا نہیں۔ ان کی بیٹی نے یاد دلایا کہ مسز لونگ وعدہ کر چکی ہیں کہ وہ اس سے ہماری ملاقات کروائیں گی۔ ماں نے جواب دیا کہ اس کی بات پر کبھی اعتبار نہ کرنا وہ بہت مطلب پرست عورت ہے۔ اپنی خاندان میں موجود لڑکیوں کی شادی کا سوچ رہی ہو گی۔

مسٹر بینٹ نے کہا کہ ہاں دوسروں پر انحصار کرنا اچھا نہیں ہوتا۔ بیگم نے یہ بات پسند نہیں کی مگر شوہر پر غصہ کرنے کے بجائے اپنی بیٹی کٹی کو چیخ کر کہا کہ یہ تم کیا ہر وقت کھانسی رہتی ہو جس سے میرے اعصاب تباہ ہو جاتے ہیں۔

باپ نے کٹی سے کہا کہ ہاں ایک تو تمیز سے کھانسا کرو اور دوسرا وقت کو دیکھ کر۔

کٹی نے قدرے غصے سے جواب دیا کہ میں مزے لینے کے لئے تو نہیں کھانستی۔

ماں نے تیزی سے پوچھا کہ اگلی ڈانس پارٹی کب ہو رہی ہے۔ جواب آیا دو ہفتے کے بعد۔ ماں نے کہا مسز لونگ تو اس سے صرف ایک دن پہلے ہم سے ملاقات کرنے آئیں گی۔ تو جب انہیں خود پارٹی میں شرکت کا موقع نہیں ملے گا تو ہمارا بنگلی سے کیسے تعارف کروا سکیں گی۔ شوہر نے کہا کہ اس طرح تو تمہیں موقع مل جائے گا کہ تم بنگلی سے اس کا تعارف کروائو۔

بیگم نے جواب دیا کہ میری اپنی ان سے ملاقات نہیں ہو سکے گی تو یہ کس طرح ممکن ہے۔

مسٹر بینٹ نے کہا کہ اگر تم یہ کام نہیں کرو گی تو مجبوری سے مجھے ہی پہل کرنا ہی پڑے گی کہ اس کا تعارف مسز لونگ سے کرواؤں۔ کیونکہ اسے اپنی بھانجیوں کے لیے بھی تو شوہروں کی تلاش ہے۔

مسز بینٹ نے جواب دیا کہ آپ بے مقصد بات کر رہے ہیں۔

مسٹر بینٹ بولے کہ کیا لوگوں سے ملاقات کرنا بے مقصد اور فضول ہوتا ہے۔ میری تم بتاؤ کیوں کہ تم نے سب سے زیادہ کتابیں پڑھی ہوئی ہیں۔ میری نے کچھ کہنے کی کوشش کی مگر الفاظ نے اس کا ساتھ نہ دیا تو مسٹر بینٹ نے کہا جتنی دیر بچی اپنے خیالات کو ترتیب دیتی ہے ہم بنگلی کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں۔

مسز بینٹ نے کہا کہ آپ بار بار مسٹر بنگلی کا نام لے رہے ہیں تو اس کے شوہر نے کہا کہ تمہیں یہ بات مجھے پہلے بتانی چاہیے تھی تاکہ میں اس سے ملاقات کر کے اپنا وقت ضائع نہ کرتا۔ لیکن چونکہ میری اس سے ملاقات ہو چکی ہے اس لیے اب تو تعلقات آگے بڑھانا ہی پڑیں گے۔

اس خبر کو سن کر سب لوگ حیرانی سے مسٹر بینٹ کو دیکھ رہے تھے۔ مسز بینٹ اب اپنے شوہر کی بہت شکر گزار تھیں اور کہنے لگیں کہ مجھے پتا تھا کہ آپ اپنی بچیوں سے بے انتہا محبت کرتے ہیں۔ لیکن اگر آپکی ملاقات ہو گئی تھی تو پہلے ہی بتا دینا چاہئے تھا تا کہ میں یہ بات اپنے اعصاب پر سوار نہ کرتی۔

مسٹر بینٹ اپنی بیوی کی اس قدر زیادہ خوشی کو دیکھ کر پریشانی محسوس کر رہے تھے تو وہاں سے جاتے ہوئے کٹی کو کہنے لگے کے اب تم آسانی کے ساتھ کھانس سکتی ہو۔

ان کے جانے کے بعد ماں بچیوں سے کہنے لگی کہ دیکھو تمہارے باپ بلکہ ہم دونوں تم سے کتنی زیادہ محبت کرتے ہیں۔ اس عمر میں لوگوں سے ملنا اچھا نہیں لگتا لیکن تم لوگوں کی وجہ سے ایسا کرنا پڑتا ہے۔ پیاری لیڈیا میں سوچ رہی تھی کہ اگرچہ تم سب سے چھوٹی ہو مگر مسٹر بنگلی اگلی پارٹی میں تمہارے ساتھ ضرور رقص کریں گے جس نے جواب دیا کہ اگرچہ میری عمر سب سے کم ہے لیکن قد میں سب سے لمبی ہوں۔

اب وہ سب بنگلی کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے کہ وہ ان کے گھر آکر کب رقص کی دعوت دے گا اور اس کے لئے رات کے کھانے کا کب انتظام کرنا چاہیے۔

مسز بینٹ کبھی خود کوشش کرتیں اور کبھی اپنی بیٹیوں سے مدد لیتیں کہ ان کے شوہر بنگلی کے بارے میں بتائیں کہ وہ کیسا ہے۔ مگر ان کے شوہر نے کوئی ترکیب کارگر نہ ہونے دی۔ ہاں ان کی ہم سایہ دار لیڈی لوکس نے انہیں بتایا کہ وہ کم عمر اور بہت خوبصورت ہے۔ دولت مند ہونے کے ساتھ تمیز دار بھی ہے اور اگلی پارٹی میں بہت زیادہ مہمان اس کے پاس آرہے ہیں۔ مسز بینٹ کی خواہش تھی کہ اس کی کوئی بیٹی بنگلی کو پسند آجائے اور وہ اس سے شادی کر لے۔ یہی بات اپنے شوہر سے کہی کہ اس کی خواہش ہے کہ ایک بیٹی نیدر فیلڈ پارک میں اور باقی بھی اسی طرح اچھے گھروں میں آباد ہو جائیں تو سمجھوں گی کہ ہر تمنا پوری ہو گئی۔

بینٹ سسٹرز رقص کی دعوت میں شرکت

مسٹر بنگلی کو بھی خوبصورت لڑکیوں کے بارے میں اطلاع مل چکی تھی اور وہ مسٹر بینٹ سے ملاقات کرنے آگیا۔ خواہش کے باوجود لڑکیوں سے نہ مل سکا اور باپ سے لائبریری میں ملاقات ہوئی جو دس منٹ جاری رہی۔ جب وہ جا رہا تھا تو لڑکیوں نے اوپر کی منزل سے اسے دیکھا۔ جس نے نیلے رنگ کا کوٹ پہنا ہوا تھا اور خوبصورت گھوڑے پر سوار تھا۔

اسے رات کے کھانے کا دعوت نامہ بھجوا دیا گیا۔ مسز بینٹ شاندار کھانے پکا کر اسے خوش کرنا چاہ رہی تھیں۔ مگر اس کی طرف سے جواب آیا کہ ضروری کام کے سلسلے میں اسے شہر جانا پڑ رہا ہے۔ جس پر مسز بینٹ نے کہا کہ یہاں پر آنے کے بعد ہر خوبصورت نوجوان کو شہر کیوں یاد آجاتا ہے۔ مگر پھر انہیں بتایا گیا کہ دراصل وہ رقص کی پارٹی کے لئے اپنے مہمان لینے گیا ہے۔ بارہ خواتین اور سات آدمی اس کے ساتھ آئیں گے۔ اتنی زیادہ خواتین کا سن کر لڑکیوں کو بہت مایوسی ہوئی۔ مگر جب وہ آیا تو اس کے ساتھ چھ خواتین تھیں۔ بہنیں اور کزن۔ رقص کے کمرے میں مسٹر بنگلی اس کی دو بہنیں بڑی بہن کا شوہر اور ایک اور نوجوان داخل ہوئے۔ مسٹر بنگلی کو دیکھتے ہی خاندانی انسان ہونے کا پتہ چل جاتا تھا۔ اس کی بہنیں بھی بہت خوبصورت اور فیشن ایبل تھیں۔

اس کی بڑی بہن کے شوہر کا نام مسٹر ہرسٹ تھا ایک مکمل جنٹلمین۔ ہاں اس کے دوست مسٹر ڈارسی کی شخصیت کو دیکھ کر سب نے فوری طور پر اندازہ لگا لیا کہ وہ انتہائی امیر ہو گا۔ انتہائی خوبصورت اور پر کشش۔ دس ہزار پاؤنڈ کی سالانہ آمدنی کے ساتھ مردوں اور عورتوں نے اسے بے حد پسند کیا۔ بلکہ بنگلی سے زیادہ پسند کیا۔ ہر شخص نے اس کی تعریف کی۔ مگر جلد ہی سب کو اندازہ ہو گیا کہ یہ شخص تو بہت زیادہ مغرور ضدی اور خود سر ہے۔ ڈربی شائر کی عظیم الشان جائیداد کو بھی لوگوں نے نظر انداز کر دیا صرف اس کے غلط رویہ کی وجہ سے۔ کچھ دیر پہلے جس شخصیت کو لوگ سب سے زیادہ پسند کر رہے تھے اب وہ سب سے زیادہ ناپسندیدہ بن چکی تھی اور اس کے دوست مسٹر بنگلی کی اور زیادہ تعریف کی جا رہی تھی۔ کیونکہ وہ وہاں موجود ہر شخص سے بہت اچھے طریقے سے ملا۔ رقص میں بھرپور حصہ لیا اور افسوس کا اظہار کیا کہ وقت کتنی جلدی ختم ہو رہا ہے اور اعلان کیا کہ نیدر فیلڈ پارک میں اسی طرح کی مزید رقص کی محفلیں بہت جلد منعقد کی جائیں گی۔

دونوں دوستوں میں کتنا فرق تھا کہ مسٹر ڈارسی نے صرف مسز ہرسٹ اور مس بنگلی کے ساتھ رقص کیا۔ اس نے وہاں موجود ہر دوسرے آدمی اور عورت کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا۔ اکیلا ادھر ادھر گھومتا رہا۔ جس کی وجہ سے اس مغرور شخص کو ہر ایک نے نہ صرف ناپسند کیا بلکہ خواہش بھی کی کہ آئندہ وہ وہاں پر نہ آئے۔ اور مسز بینٹ نے تو اسے بہت ہی زیادہ اس لیے ناپسند کیا

کیونکہ اس نے ان کی ایک بیٹی کے لیے ناپسندیدہ الفاظ ادا کرتے ہوئے اس کا مذاق اڑایا تھا۔

وہاں پر مرد کم تھے اور خواتین زیادہ۔ کچھ اس طرح ہوا کہ ڈارسی جہاں پر کھڑا تھا اس کی گفتگو ایلزبیتھ سن سکتی تھی۔ بنگلی رقص کرتا ہوا ڈارسی کے قریب آیا اور اسے کہا کہ وہ اکیلا کھڑا ہے اور یہ اچھی بات نہیں ہے۔ اسے رقص میں

شامل ہونا چاہیے۔ جس پر ڈارسی نے جواب دیا کے یہاں پر کوئی اچھا رقص کرنے والا موجود ہی نہیں ہے تمہاری بہنیں پہلے سے ہی رقص کر رہی ہیں اور کسی اور عورت کے ساتھ رقص کرنا میرے لئے عذاب ہو گا۔

بنگلی نے کہا کہ اس نے اتنی خوبصورت لڑکیاں پہلے کبھی نہیں دیکھیں اور کچھ تو واقعی بے حد حسین ہیں۔ ڈارسی نے جواب دیا اور اس حسین لڑکی کے ساتھ تم رقص کر رہے ہو۔

مسٹر بنگلی مسز بینٹ کی سب سے بڑی بیٹی جین کے ساتھ رقص کر رہا تھا۔

بنگلی نے جواب دیا ہاں تم واقعی بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو مگر اس کی ایک بہن تمہارے پیچھے موجود ہے جو بہت خوبصورت ہے۔ اور تمہیں اس کے ساتھ ضرور رقص کرنا چاہیے

جب ڈارسی نے مڑ کر ایلزبیتھ کی طرف دیکھا تو دونوں کی آنکھیں ملیں اور ڈارسی نے کہا ہاں بس گزارا ہے مگر اتنی خوبصورت نہیں کہ میں اس کے ساتھ رقص کرنا شروع کر دوں۔ جسے دوسرے مرد نظر انداز کر چکے ہیں میں اسے کیسے توجہ دے سکتا ہوں۔ تم اپنا رقص جاری رکھو اور اس سے لطف اندوز ہو۔

بنگلی نے رقص جاری رکھا۔ ڈارسی دوسری طرف چلا گیا۔ مگر ایلزبیتھ اس کے اپنے بارے میں کہے گئے الفاظ سن چکی تھی۔ اگرچہ اچھا محسوس نہیں کیا مگر اس شخص کی عجیب و غریب گفتگو اپنی اچھی عادت کی وجہ سے تمام سہیلیوں کو ہنستے ہوئے سنائی۔

بینٹ فیملی نے یہ شام بہت خوش ہو کر بسر کی۔ مسز بینٹ اس لیے بہت زیادہ خوش تھیں کیونکہ انہیں احساس ہو گیا تھا کہ اس پارٹی میں ان کی سب سے بڑی بیٹی کو بہت زیادہ پسند کیا گیا ہے۔ نہ صرف بنگلی نے اسکے ساتھ دو مرتبہ رقص کیا بلکہ اس کی بہنوں نے بھی اسے پسند کیا۔ جین کو بھی اس کا احساس تھا مگر وہ احتیاط سے کام لے رہی تھی۔ ایلزبیتھ اپنی بہن کی خوشی میں خوش تھی۔ میری نے اپنے بارے میں سنا کہ کوئی مس بنگلی سے کہہ رہا تھا کہ وہ بہت تمیز دار لڑکی ہے۔ کیتھرین اور لیڈیا بھی تمام پارٹی میں کسی نہ کسی کے ساتھ رقص میں مصروف رہیں جسکی وجہ سے وہ بہت خوش تھیں۔

لونگ بورن کا خاندان رقص کی پارٹی میں اپنے آپ کو اہمیت ملنے پر بہت خوش تھا۔

مسٹر بینٹ جب کتاب کا مطالعہ کر رہے ہوتے تو انہیں وقت گزرنے کا احساس نہ ہوتا۔ اور جب ان کا خاندان واپس آیا تو وہ کتاب پڑھ رہے تھے۔ وہ بھی جاننے کی خواہش رکھتے تھے کہ پارٹی میں کیا ہوا۔ مسز بینٹ نے بتایا کہ پارٹی بہت ہی شاندار ہوئی اور جین کی ہر کسی نے تعریف کی۔ پارٹی میں صرف اسے ہی بنگلی نے دو مرتبہ رقص کی دعوت دی۔ پہلے جب اس نے مس لوکس کے ساتھ رقص شروع کیا تو مجھے بہت برا لگا مگر جلد ہی اسے ناپسند کیا اور جین کے ساتھ رقص شروع کیا۔ اس کے بارے میں پوچھا اور اس کے ساتھ رقص کرتے ہوئے خوشی محسوس کی۔ اگرچہ اس کے شوہر کو یہ

بات اچھی نہ لگی لیکن مسز بینٹ نے اپنی بات جاری رکھی کہ وہ بہت خوبصورت اور امیر انسان ہے۔ اس کی بہنیں بھی بہت اچھی ہیں۔ ان کے لباس شاندار تھے اور طور طریقے بہت نفیس۔

مسٹر بینٹ نے اپنی بیوی کی بات کاٹتے ہوئے کہا کے شاندار لباس کے پہننے کا وقت تو بڑی تقریبات ہوتی ہیں۔ جس پر مسز بینٹ نے بات تبدیل کی اور مسٹر ڈارسی کے خلاف بات کرنے لگیں کہ اگر ایلزبیتھ لزی اسے پسند نہیں آئی تو اس کا مطلب ہے کہ اس کا ہی دماغ خراب ہے۔ اور ایسے شخص سے دور رہنا ہی بہتر ہے۔ وہ تو آسمان پر اڑ رہا تھا۔ کہہ رہا تھا کہ یہ اتنی حسین و جمیل نہیں کہ اس کے ساتھ رقص کرنا شروع کر دوں۔ آپ کو وہاں ہونا چاہئے تھا تا کہ آپ اس کی طبیعت صاف کرتے۔ وہ شخص انتہائی نفرت کے قابل ہے۔

جین اور ایلزبیتھ آپس میں گفتگو کر رہی تھیں تو جین نے اقرار کر لیا کہا کہ اسے بنگلی واقعی اچھا لگا ہے۔ انسان جن خوبیوں کا مالک ہونا چاہیے وہ سب اس کے پاس ہیں۔ نا صرف اچھے خاندان کے ہیں بلکہ ان کی تعلیم و تربیت بھی بہت اچھے طریقے سے ہوئی ہے۔ ہر لحاظ سے مکمل ہیں۔ جب انہوں نے دوسری مرتبہ مجھ سے رقص کرنے کا کہا تو مجھے بے حد خوشی ہوئی۔

جس پر اس کی بہن نے جواب دیا کہ اصل میں تمہیں اپنی اہمیت کا اندازہ ہی نہیں کہ تم وہاں موجود ہر شخص سے زیادہ حسین تھیں۔ اور سب سے خوبصورت لڑکی طرف توجہ دے کر انہوں نے اپنی ہی عقل مندی کا اظہار کیا ہے۔ میں نے غور کیا ہے کہ اس سے پہلے تم بے وقوف لوگوں کو بھی پسند کرتی رہی ہو۔ مگر اس مرتبہ میں تمہیں انہیں پسند کرنے کی اجازت دیتی ہوں۔ بلکہ میں نے تو یہ بھی غور کیا ہے کہ تم اتنی اچھی ہو کہ تمہیں ہر شخص ہی اچھا نظر آتا ہے اور ہر ایک کی تعریف شروع کر دیتی ہو۔ کبھی کسی کی برائی نہیں کرتیں۔

جین جواب دیتی ہے کہ مجھے لوگوں میں برائیاں نظر ہی نہیں آتیں۔ اور دل کی بات زبان پر آجاتی ہے۔ ایلزبیتھ کہتی ہے کہ انسان کو دوسرے انسان کی خامیوں کو بھی نظر میں رکھنا چاہیے۔ بلکہ دیکھو تم ان کے علاوہ ان کی بہنوں کو بھی پسند کر رہی ہو جو کہ اتنی زیادہ اچھی عادات کی مالک نہیں تھیں۔ جین جواب دیتی ہے کہ پہلے میں بھی ایسا ہی خیال کر رہی تھی مگر ان سے گفتگو کے بعد میرا ان کے بارے میں رویہ تبدیل ہو گیا۔ مس بنگلی کا خیال ہے کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ رہ کر ان کے گھر کی دیکھ بھال کرے گی اور اگر ہمارے درمیان اچھے تعلقات نہ رہے تو مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گا۔

ایلزبیتھ لوگوں کے کردار کا جائزہ لینے میں اپنی بہن سے زیادہ ہوشیار تھی اس لیے اس کی باتوں سے مطمئن نہ ہو سکی۔

وہ اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ خواتین اپنے آپ کو بہت زیادہ مہذب اور شائستہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ بلند مقام کے کسی شخص کو دیکھ کر اس کے ساتھ اچھا انداز اپنا لیتیں اور جسے کمتر سمجھتیں اس سے اس طرح ملتیں کہ وہ خود ہی ان سے دور ہو جاتا۔ انہیں بہترین تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا تھا۔ بیس ہزار پاؤنڈ کی رقم ان کے پاس موجود تھی۔ دل کھول کر خرچ کرتیں۔ اعلی لوگوں کے ساتھ ان کے تعلقات تھے۔ ذہن کچھ اس طرح کا بن گیا تھا کہ اپنے آپ کو بہت برتر اور دوسروں کو کم تر تصور کر رہی تھیں۔ اعلی اور ممتاز خاندان سے ان کا تعلق تھا۔ اور ذہنوں میں یہ احساس بہت پکا ہو چکا تھا۔ دراصل انہیں اس چیز کا احساس نہ تھا کہ تجارت کے ذریعے ان کے پاس یہ رقم آئی تھی۔

بنگلی کو ایک لاکھ پاؤنڈ کی بڑی رقم وراثت میں ملی تھی۔ باپ کی خواہش تھی کہ جاگیر کا مالک بنے مگر موت نے اجازت نہ دی۔ خواہش تو بنگلی کی بھی یہی تھی مگر سستی کی وجہ سے وہ محسوس کر چکا تھا کہ شاید اس کی اولاد ہی یہ خواہش پوری کر سکے گی اور وہ اپنی تمام عمر نیدر فیلڈ پارک میں ہی گزار دے گا۔ اس کی بہن بھی جاگیر خریدنے کے حق میں تھی مگر جب نیدر فیلڈ پارک میں رہنے کا فیصلہ کیا تو اس نے کہا کہ ٹھیک ہے میں گھر کی دیکھ بھال سنبھال لوں گی۔

جبکہ مسز ہرسٹ نے بھی ایسے شخص سے شادی کی تھی جو زیادہ امیر تو نہ تھا لیکن فیشن کو بہت پسند کرتا تھا۔ وہ اپنے بھائی کے گھر کو اپنا گھر ہی تصور کرتی۔

بنگلی کو بالغ ہونے کے بعد جب جائداد ملی تو دو سال بعد اسے نیدر فیلڈ پارک کے بارے میں علم ہوا۔ دیکھا بھالا بہت پسند کیا اور لے لیا۔

عادات میں بنگلی اور ڈارسی کے درمیان زمین آسمان کا فرق تھا مگر اس کے باوجود دوستی بہت گہری تھی۔ ڈارسی کو بنگلی کی عادات اور سچائی بہت پسند تھی۔ دونوں ایک دوسرے کے مشورے کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ اگرچہ بنگلی بے وقوف نہ تھا مگر ڈارسی زیادہ ذہین اور ہوشیار تھا۔ ایک تو عام لوگوں سے دور ہی رہتا دوسرے ان کی خامیوں کو بہت تیزی سے محسوس کر لیتا۔ اگرچہ اس کی تعلیم و تربیت بہت اچھی ہوئی تھی مگر جہاں بھی جاتا لوگ اس کی عادات کی وجہ سے جلد ہی اسے برا خیال کرنے لگتے۔ جبکہ اس کے برعکس بنگلی کو ہر جگہ پسند کیا جاتا۔

دعوت کو بھی دونوں نے اپنے اپنے ذہن کے مطابق سوچا۔ وہاں موجود ہر شخص بنگلی کا دوست تھا۔ خوبصورت لوگوں کی محفل تھی۔ بلکہ ساری دنیا سے حسین عورتیں وہاں پر موجود تھیں۔ جس کے برعکس ڈارسی کا خیال تھا کہ وہاں موجود کوئی شخص نہ خوبصورت تھا اور نہ ہی فیشن ایبل بلکہ اس قابل بھی نہ تھا کہ اس پر توجہ دی جاتی۔ مس بینٹ جین کے متعلق کہا کہ اگرچہ وہ خوبصورت تھی مگر نہ جانے ہر وقت مسکراتی کیوں رہتی ہے۔ مسز ہرسٹ نے اگرچہ اس کی ہاں میں ہاں ملائی مگر وہ کہنے پر مجبور تھی کہ وہ لڑکی واقعی خوبصورت تھی اور اس قابل بھی کہ اس سے مزید ملاقات کی

جائے۔ بہن کی اس رائے کے بعد بنگلی کو اجازت مل چکی تھی کہ وہ جین سے مستقبل کے تعلقات کے بارے میں سوچ سکتا تھا۔

لوکس لاج لوکس فیملی

ولیم لوکس لونگ بورن سے تھوڑی دور رہتے تھے اور ان کا بینٹ خاندان کے ساتھ خاص مقابلہ چلتا تھا۔ سر ولیم پہلے میری ٹن میں کاروبار کرتے تھے۔ اسی پیسے جائیداد خریدی قصبہ کے میئر بنے بادشاہ کی دعوت بھی کر ڈالی جس نے انہیں سر کا خطاب عطا کر دیا۔ یہ خطاب ملنے کے بعد اتنے غرور میں آ گئے کہ انہوں نے چھوٹے کاروباری علاقے اور اپنے کاروبار کو خدا حافظ کہا اور میریٹن سے ایک میل دور لوکس لاج نام کی حویلی تیار کی اور اپنے خاندان کے ساتھ وہاں رہنے لگے۔ اس جگہ انہیں بہت عزت ملی اور وہ شاندار زندگی گزارنے لگے۔ رتبہ ملنے کے بعد بھی لوگوں سے ان کا رویہ اچھا ہی رہا اور تمام دنیا سے مہذب طریقے سے ملتے۔ جہاں تک ممکن ہوتا لوگوں کی مدد کرتے۔ دراصل سینٹ جیمز کے محل میں جانے کے بعد انہوں نے اپنا رویہ بہت اعلی اور اچھا کر لیا تھا۔ ان کی بیگم مسز لوکس بھی اچھی عادات کی مالک تھیں اور مسز بینٹ کی اچھی سہیلی بن گئیں۔ ان کے بہت سارے بچوں میں سب سے بڑی بیٹی شارلٹ ستائیس سال کی تھی جو سمجھدار اور عقلمند تھی۔ اسی لیے ایلزبیتھ کے ساتھ گہری دوستی ہو گئی۔ سب لوگ لونگ بورن میں ایک ساتھ جمع ہوئے اور رقص کی دعوت کے بارے میں گفتگو کرنے لگے۔

مسز بینٹ نے شارلٹ سے کہا کہ وہ سب سے پہلے بنگلی کو پسند آئی تھی اگرچہ دل میں انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا تھا۔ شارلٹ نے جواب میں کہا مگر جلد ہی وہ جین کو اپنا دل دے بیٹھے۔

مسز بینٹ نے کہا ہاں یہی لگ رہا ہے کیونکہ انہوں نے اس کے ساتھ دو مرتبہ رقص کیا۔ پھر انہوں نے شارلٹ سے پوچھا کہ مسٹر رابن سن کیا گفتگو کر رہے تھے۔ جس پر اس نے بتایا کہ وہ اور بنگلی آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ وہاں موجود سب لڑکیوں میں سے جین سب سے زیادہ خوبصورت ہے۔

مسز بینٹ نے کہا اس کا مطلب ہے کہ وہ جین میں دلچسپی لے رہا ہے مگر ہو سکتا ہے کہ یہ صرف ہماری سوچ ہو۔

پھر شارلٹ نے وہ بات یاد کی جو ڈارسی نے ایلزبیتھ کے لیے کہی تھی تو مسز بینٹ کہنے لگیں کہ تمہیں ایسی کوئی بات نہیں کہنی چاہیے جس سے ایلزبیتھ کے دماغ میں ڈارسی کے لیے برائی پیدا ہو۔ اگرچہ وہ لڑکی بہت بدقسمت ہو گی جسے ایسا

شخص پسند کرے گا۔ مسز لونگ کا کہنا ہے کہ اگر چہ وہ آدمی آدھے گھنٹے ان کے ساتھ رہا مگر ایک لفظ بھی منہ سے نہ بولا۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کیوں کہ میں نے خود ان دونوں کو باتیں کرتے ہوئے دیکھا۔ مسز بینٹ نے کہا کہ دراصل وہ غلطی سے پوچھ بیٹھی تھی کہ نیدر فیلڈ میں کوئی چیز اچھی لگی آپ کو۔ اگر چہ اسے جواب دینا ہی پڑا مگر بہت غصے میں۔

جین نے کہا کہ مجھے مس بنگلی نے بتایا کہ مسٹر ڈارسی صرف اپنے قریبی دوستوں سے ہی ملتے ہیں اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آتے ہیں۔

مسز بینٹ نے اس کی بات سے اتفاق نہیں کیا اور کہنے لگیں کہ ہر ایک شخص ان کے بارے میں انتہائی خراب رائے رکھتا ہے۔ کسی نے اسے بتادیا کہ مسز لونگ کے پاس اپنی گاڑی نہیں اور وہ کرائے کی گاڑی میں آئی ہیں یہ سن کر ان سے بالکل بھی بات نہیں کی۔

شارلٹ نے کہا کہ مسز لونگ سے بات نہیں کی اس سے تو کوئی فرق نہیں پڑتا مگر ایلزبیتھ کے ساتھ اسے رقص ضرور کرنا چاہیے تھا۔ مسز بینٹ نے کہا کہ اگر میں اس کی جگہ ہوتی تو دوبارہ کبھی بھی اس کے ساتھ رقص نہ کرتی۔ ایلزبیتھ نے کہا ٹھیک ہے میں وعدہ کرتی ہوں کہ اس کے ساتھ کبھی بھی رقص نہیں کروں گی۔ شارلٹ نے کہا کہ جب ایک انسان بہت زیادہ امیر بھی ہو خوبصورت بھی ہو اعلی خاندان سے تعلق بھی رکھتا ہو تو اسے حق حاصل ہے کہ غرور میں آجائے۔

ایلزبیتھ نے بھی اس کے خیال کی تائید کرتے ہوئے کہا مگر اس کے الفاظ میں نے پسند نہیں کیے۔

میری نے اپنی علمیت جھاڑتے ہوئے کہا کے میرے مطالعے نے مجھے یہ بات سمجھائی ہے کہ مغرور ہونا انسان کی کمزوریوں میں شامل ہے۔ انسان اس کے سامنے بے بس ہو جاتا ہے اور اکثر لوگوں کے ساتھ ہی ایسا ہوتا ہے۔ اکثر لوگ اپنے منہ میاں مٹھو یعنی خود پسند ہوتے ہیں اپنی خوبیوں پر فخر کرنے والے چاہے وہ حقیقی ہوں یا خیالی۔ خود نمائی احساس برتری اور غرور دو مختلف چیزیں ہیں مگر لوگ غلطی سے انہیں ایک ہی تصور کر لیتے ہیں۔ ہو سکتا ہے ایک شخص مغرور ہو مگر خود پسند نہ ہو۔ غرور کی بات کرتے ہیں تو مطلب ہوتا ہے کہ ہم اپنے بارے میں کیا سوچتے ہیں اور جب جھوٹی تعریف خود پسندی کی بات آتی ہے تو ہم سوچ رہے ہوتے ہیں کہ دوسرے ہمارے بارے میں کیا سوچ رہے ہیں۔

شارلٹ کے چھوٹے بھائی نے کہا کہ اگر میں مسٹر ڈارسی جتنا ہی امیر ہوتا غرور میں آتا یا نہیں یہ الگ بات ہے مگر شاندار شکاری کتے پالتا اور اچھی شراب پیتا۔ مسز بینٹ نے کہا کہ اگر وہ اسے ایسا کرتے ہوئے دیکھتیں تو شراب کی بوتل اس سے چھین لیتیں کیونکہ بچے ایسا کام نہیں کرتے۔ جس پر بچے اور مسز بینٹ میں بحث شروع ہو گئی اور دونوں اپنی اپنی بات پر قائم رہے۔ اسی دوران شارلٹ اور اس کے خاندان کی واپسی کا وقت ہو گیا۔

لونگ بورن اور نیدر فیلڈ پارک کے خاندانوں کا ایک دوسرے کے گھر آنا جانا شروع ہو گیا۔ مسز ہرسٹ اور مس بنگلی کو جین پسند آچکی تھی۔ ایلزبیتھ سے بھی ملاقاتیں ہو رہی تھیں مگر ان کے نزدیک مسز بینٹ اور ان کی تین چھوٹی بیٹیاں ناقابل برداشت تھیں۔ ایلزبیتھ نے یہ بات محسوس کر لی کہ یہ لوگ دوسروں کو اپنے سے کمتر سمجھتے ہیں مگر پھر بھی جین کو پسند کر رہے تھے یہ اس کے لیے خوشی کی بات تھی اور ان کے بھائی کارجحان بھی جین کی طرف تھا۔ وہ یہ بات بھی جان چکی تھی کہ اس کی بہن بھی ڈارسی کی محبت میں گرفتار ہو چکی ہے اگرچہ اس کا اظہار ہونے نہیں دے رہی اور اپنی سہیلی شارلٹ لوکس سے اس بارے میں بات کی۔ اس نے جواب دیا کہ ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اپنی ذاتی باتیں دوسروں سے چھپائے۔ لیکن جس شخص سے وہ محبت کر رہی ہے اگر اس سے بھی یہ بات چھپائے گی تو اس کے قریب کیسے جا سکے گی۔ جس کے بعد یہ کہنا کہ دنیا کو اس چیز کا پتہ ہی نہ تھا ایک بالکل بے فائدہ سی بات ہے۔ ہم میں سے ہر شخص محبت کی ابتدا تو کر سکتا ہے لیکن جب تک دوسری طرف سے بھی اشارہ نہیں ملے گا تو محبت آگے کیسے بڑھ سکتی ہے۔ بلکہ میں تو کہتی ہوں کہ ہر عورت کو محبت کا اس سے زیادہ اظہار کرنا چاہیے جتنی وہ محبت کر رہی ہوتی ہے۔ بنگلی کو بھی اگر تمہاری بہن کی طرف سے کوئی مثبت جواب نہ ملا تو وہ کیا کر سکتا ہے۔

ایلزبیتھ جواب دیتی ہے کہ میری بہن اسے پسند کر رہی ہے اور بنگلی کو یہ بات محسوس کر لینی چاہیے۔ شارلٹ لوکس کا کہنا تھا کہ تم اپنی بہن کی عادات جانتی ہو مگر وہ آدمی تو نہیں۔ جس پر ایلزبیتھ کہتی ہے کہ اگر کوئی عورت مرد کی طرف توجہ دیتی ہے تو اسے خود اس بارے میں سوچنا چاہیے۔

شارلٹ لوکس بات کو آگے بڑھاتی ہے کہ ایسا ہونا تو چاہیے مگر یہ اسی وقت ممکن ہے جب وہ ایک دوسرے سے بہت زیادہ ملاقاتیں کر رہے ہوں۔ رقص کی پارٹی میں جہاں بہت سے لوگ موجود ہوتے ہیں اگر ان کی ملاقات اور بات ہوتی ہے تو وہ ایک دوسرے سے کھل کر بات نہیں کر سکتے۔ یہی وہ آدھے گھنٹے ہوتے ہیں جس میں جین محبت کے معاملے میں کچھ کر سکتی ہے۔ ہاں جب دیکھ لے کہ وہ اس مقصد میں کامیاب ہو چکی ہے تو پھر سکون سے آگے بڑھ سکتی ہے۔ خاص طور پر اس وقت اگر عورت کی خواہش ہو کہ وہ کسی امیر انسان سے شادی کر کے اچھی زندگی گزارے۔

ایلزبیتھ نے کہا کہ اگر میری ایسی خواہش ہوئی تو ایسا ہی کروں گی مگر جین کسی منصوبہ بندی کے تحت ایسا نہیں کر رہی۔ اسے تو یہ بھی علم نہیں کہ کتنی محبت کر رہی ہے اور کیوں کر رہی ہے۔ چند مرتبہ بنگلی کے ساتھ رقص کرنے اور کچھ مرتبہ اس کے ساتھ کھانا کھانے سے انسان ایک دوسرے کی عادات کو تو نہیں سمجھ سکتا۔

جس پر اس کی سہیلی کہتی ہے کہ کسی کو سمجھنے کے لئے اتنی ملاقاتیں کافی ہوتی ہیں۔ شارلٹ لوکس جین کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتی ہے کہ اس کی جلد شادی ہو جائے اور وہ خوش رہے۔ کچھ انسان ایک دوسرے کو جانے بغیر بھی شادی کے

بعد بہت اچھی زندگی گزار دیتے ہیں۔ ایک دوسرے کو زیادہ جاننے سے انسان کی برائیاں بھی معلوم ہوتی ہیں۔ جس سے تکلیف کا آغاز ہو جاتا ہے۔ جبکہ ایلزبیتھ اس کی بات سے متفق نہیں تھی۔

ایلزبیتھ کی سوچ مسٹر بنگلی اور اپنی بہن کے تعلقات پر مرکوز تھی۔ اور یہ تصور بھی نہیں تھا کہ مسٹر ڈارسی جیسا شخص بھی اس پر توجہ دے سکتا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی تھی کہ جب ڈارسی نے سب سے پہلے اسے دیکھا تو معمولی شکل و صورت کا خیال کیا جو بالکل بھی حسین نہ تھی۔ لیکن پھر اس نے محسوس کیا کہ ایلزبیتھ کی آنکھیں بہت ہی خوبصورت ہیں۔ جتنا اس کے بارے میں غور کرتا رہا وہ اتنی ہی زیادہ خوبصورت دکھائی دینے لگتی۔ اس میں جتنی خامیاں تلاش کرنے کی کوشش کرتا اتنی ہی خوب صورتی اس سے برآمد ہوتی۔ سوچتا کہ وہ بالکل بھی فیشن ایبل نہیں ہے تو پتہ چل جاتا کہ اس میں مصنوعی پن بالکل نہیں ہے۔ ایلزبیتھ اب تک یہی سوچ رہی تھی کہ وہ شخص اسے سخت ناپسند کرتا ہے مگر حقیقت اس کے برعکس تھی۔

اب وہ چاہتا تھا کہ اسے ایلزبیتھ کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل ہوں اور دوسروں کی باتیں غور سے سننے لگتا جب وہ ایلزبیتھ کے بارے میں گفتگو کر رہے ہوتے۔

اس بات کا ایلزبیتھ نے بھی اندازہ لگالیا۔ اور ولیم لوکس کے گھر اپنی سہیلی شارلٹ لوکس سے کہنے لگی کہ میں جب کرنل فورسٹر سے گفتگو کر رہی تھی تو اس وقت وہ بہت غور سے اسے سن رہے تھے۔ نہ جانے کیوں سہیلی کا جواب تھا کہ اس کا تو انہیں ہی زیادہ بہتر پتہ ہو گا۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ اگر میں نے ایسا دوبارہ محسوس کیا تو کھل کر ان سے بات کر لوں گی۔ بھلا میں کیوں ان سے خوف زدہ ہوں۔ اور اسی وقت ڈارسی کو اپنے قریب دیکھا سہیلی نے چھیڑا کے ٹھیک ہے ہمت ہے تو کرو بات۔ ایلزبیتھ اسے کہنے لگی کہ جب میں کرنل فورسٹر سے اصرار کر رہی تھی کہ وہ ہمیں رقص کی دعوت دیں تو کیا میں اچھے طریقے سے بات نہیں کر رہی تھی۔ ڈارسی کی طرف سے جواب آیا کہ دعوت وغیرہ کی باتیں خواتین اچھے طریقے سے ہی کرتی ہیں۔ اسے جواب دیا گیا کہ آپ ہمارے ساتھ انصاف نہیں کر رہے۔

شارلٹ لوکس نے ایلزبیتھ کو تنگ کرتے ہوئے کہا کہ اسے سب کے سامنے موسیقی پیش کرنا پڑے گی۔ ایلزبیتھ نے جواب دیا کہ یہاں پر موجود لوگ اعلی ذوق رکھتے ہیں اور بہت اعلی موسیقی پیش کرنے والا ہی ایسا حوصلہ پا سکتا ہے۔ لیکن سہیلی کے بہت زیادہ اصرار پر وہ موسیقی بجانے لگی جو کہ ٹھیک تھی بہت شاندار نہیں۔ اس سے پہلے کہ لوگوں کی فرمائشیں پوری کرتی اس کی چھوٹی بہن میری جو زیادہ خوبصورت نہیں تھی اور بہت زیادہ کتابیں پڑھ کر اپنے آپ کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتی وہ آگے بڑھی۔ اور اس خواہش کے ساتھ پیانو بجانا شروع کیا کہ سب اسے پسند کریں گے۔

اس نے طویل دھن بجائی اور داد حاصل کرنے کے لئے لوگوں کے لئے ان دھنوں کو بھی پیش کیا جن کے ساتھ وہ رقص کرنا چاہتے تھے۔

مسٹر ڈارسی کو یہ سب کچھ دیکھ کر بہت غصہ چڑھ رہا تھا۔ مسٹر ولیم لوکس اس کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ رقص تو نوجوانوں کو بہت اچھا لگتا ہے۔ اچھا رقص اچھے معاشروں کو ثابت کرتا ہے۔

ڈارسی نے کہا کہ جناب ٹھیک فرماتے ہیں۔ صرف اعلی ہی نہیں بلکہ کم تر معاشروں میں بھی یہ موجود ہے۔ بلکہ جنگلی لوگ بھی رقص کر سکتے ہیں۔ ولیم لوکس یہ بات سن کر مسکرائے اور کہنے لگے کہ دیکھیں آپ کا دوست بنگلی کس قدر شاندار رقص کرتا ہے۔ بلکہ میں نے آپ کو بھی بہت اعلی طریقے سے رقص کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ بلکہ آپ جیسے انسان کو تو سینٹ جیمز کے محل میں رقص کرنا چاہیے۔

جب انہیں علم ہوا کہ ڈارسی کا مکان لندن میں ہے تو کہنے لگے کہ میری بھی خواہش تھی کہ میں شہر میں گھر بساؤں کیونکہ وہاں کے اعلی لوگ مجھے اچھے لگتے ہیں۔ لیکن لیڈی لوکس کو وہاں کی آب وہوا پسند نہیں۔ مگر ڈارسی کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ اور جب انہوں نے ایلزبیتھ کو آتے دیکھا تو اس سے بات کرنے لگے کہ وہ رقص میں شامل کیوں نہیں ہے۔ پھر ڈارسی سے کہا کہ اسے ایلزبیتھ کے ساتھ رقص کرنا چاہئے۔ ایلزبیتھ کا ہاتھ پکڑ کر ڈارسی کے ہاتھ میں دے دیا۔ وہ حیران پریشان کھڑا تھا کہ اچانک ایلزبیتھ نے جلدی سے ہاتھ کھینچ لیا اور کہنے لگی کہ میں اس طرف رقص کی خواہش کے ساتھ نہیں آئی تھی نہ ہی کسی سے درخواست کروں گی کہ وہ میرے ساتھ رقص کرے۔ ڈارسی نے بھی کہا کہ ایلزبیتھ کے ساتھ رقص اس کے لیے اعزاز کی بات ہو گی۔ ولیم لوکس نے بھی بہت زور لگایا مگر ایلزبیتھ رقص کرنے کے لئے تیار نہ ہوئی۔ ولیم لوکس نے کہا کہ ایلزبیتھ آپ بہت شاندار رقص کرتی ہیں اور مسٹر ڈارسی بہت ہی کم رقص کرنا پسند کرتے ہیں۔ لیکن آپ دونوں اگر آدھا گھنٹہ مجھے اپنا رقص دیکھنے دیں تو میں خوش ہو جاؤں گا۔ مگر ایلزبیتھ ڈارسی کی طرف مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔ ڈارسی اب بھی اسے برا نہیں خیال کر رہا تھا۔

بنگلی کی بہن مس بنگلی اس کے پاس آکر کہنے لگی کہ آپ بالکل ٹھیک سوچ رہے ہیں کہ یہاں رقص کی محفل میں بالکل بھی مزا نہیں فضول گفتگو اور پھر شور کسی کام کے لوگ نہیں۔ مگر بات بنانے میں ماہر

ڈارسی نے جواب دیا کہ ایسی تو کوئی بات نہیں ہے بلکہ وہ تو ایک خوبصورت چہرے کی دو حسین آنکھوں کے بارے میں غور کر رہا تھا۔ مس بنگلی نے اس خوش نصیب لڑکی کا نام پوچھا تو فوری طور پر جواب آیا ایلزبیتھ۔ وہ حیران ہو کر بولی کہ وہ آپ کو کب سے اچھی لگنے لگی۔ اور پھر کب کر رہے ہیں اس سے شادی۔

ڈارسی نے جواب دیا کہ مجھے اسی سوال کی توقع تھی۔ خواتین ان معاملات میں بہت تیزی سے آگے بڑھتی ہیں کسی کی تعریف کا سنتی ہیں تو سمجھتی ہیں کہ محبت ہوگئی۔ اور محبت کے نام کے بعد فوری طور پر شادی تک پہنچ جاتی ہیں۔ مس.بنگلی نے طنز کیا کے اس لڑکی سے زیادہ میں اس کی ماں کے لیے آپ کو مبارکباد پیش کروں گی۔ اور دیر تک اسی قسم کی طنزیہ گفتگو کرتی رہی جبکہ ڈارسی اس طرح سب کچھ سنتے رہا جیسے اس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا۔

مسٹر بینٹ کو اپنی زمینوں سے دو ہزار سالانہ پاؤنڈ کی آمدنی آتی تھی۔ مگر اس جائیداد کی وصیت میں یہ شرط موجود تھی کہ اگر ان کا کوئی بیٹا نہیں ہو گا تو یہ جائیداد دور کے ایک مرد رشتہ دار کے پاس چلی جائے گی۔ مسز بینٹ کو اپنے باپ کی طرف سے چار ہزار پاؤنڈ کی رقم ملی تھی جو ان کی بیٹیوں کے لیے اتنی زیادہ نہ تھی۔ مسز بینٹ کے والد کے پاس مسٹر فلپس نام کا ایک آدمی کام کرتا تھا جس نے ان کی بہن کے ساتھ شادی کی اور باپ کے مرنے کے بعد ان کے قانون کے پیشے کو سنبھالا۔ جبکہ ان کا بھائی مسٹر ایڈورڈ گارڈینر لندن میں اچھی تجارت کرتا تھا۔

لونگ بورن اور میریٹن کے درمیان ایک میل کا فاصلہ تھا جہاں خواتین ہفتے میں تین چار مرتبہ ضرور جاتیں اور یہ سیر ان کے لئے بہت دلچسپ ہوتی۔ راستے میں کپڑوں کی سجاوٹ کی دکان تھی جہاں سے خریداری ضرور کرتیں۔ اور اس کام میں چھوٹی بہنیں لیڈیا اور کیتھرین کٹی سب سے زیادہ خوشی محسوس کرتیں۔ کیونکہ ان کے کرنے کے لیے کوئی کام نہیں تھا اس لیے فارغ اوقات کو مصروف بنانے کے لیے میریٹن اپنی خالہ کے پاس چلی جاتیں اور ان سے دنیا جہان کی باتیں کرتیں۔

انہیں پتہ چلا کہ ایک فوجی رجمنٹ سردی کے تمام موسم میں وہاں رہے گی۔ جس کے بارے میں گفتگو ان کا خوب مشغلہ تھا کے کس افسر کے کس سے تعلقات ہیں۔ فوجی افسروں کو شاندار لباس میں ملبوس دیکھ کر وہ بہت زیادہ مرعوب ہو جاتیں۔ اور اس کے مقابلے میں.بنگلی کی جائیداد اور خوبصورتی انہیں بہت حقیر لگتی۔ ایک دن ان کے والد کو انہیں کہنا ہی پڑا کہ پہلے صرف انہیں شک تھا کہ وہ بے وقوف لڑکیاں ہیں۔ مگر اب ان فوجیوں کے بارے میں ان کی گفتگو سن کر انہیں اس چیز کا یقین ہو گیا ہے۔ کیتھرین نے یہ بات سنجیدگی سے لی اور خاموش ہو گئی۔ جبکہ لیڈیا بولتی رہی کہ وہ کیپٹن کارٹر سے ملاقات کرنے والی ہے۔ جبکہ مسز بینٹ نے اپنے شوہر کو اپنی بیٹیوں کی برائی کرتے ہوئے سنا تو اس بات کو سخت ناپسند کیا۔ جبکہ مسٹر بینٹ نے دوبارہ اپنی بیٹیوں کو بیوقوف کہا خاص طور پر دو چھوٹی بچیوں کو۔ مسز بینٹ نے جواب دیا کہ یہ کم عمر ہیں اس لئے ہمارے پختہ ذہن انہیں بیوقوف خیال کر رہے ہیں۔ کم عمری میں میں بھی فوجی افسروں کو ان کے اچھے لباس کی وجہ سے بہت پسند کرتی تھی۔ اور اگر کوئی اعلیٰ فوجی افسر پانچ ہزار پاؤنڈ سالانہ کے ساتھ

میری بیٹی سے شادی کرنا چاہے تو مجھے بہت خوشی ہو گی۔ کرنل فورسٹر تو مجھے بھی خاص طور پر پسند ہے۔ اسی دوران نیدر فیلڈ پارک سے مس بنگلی کا جین کیلئے خط موصول ہوا اور جواب بھی مانگا گیا تھا۔ خط میں لکھا تھا کہ وہ اور لویزارات کا کھانا اکٹھے کھا رہی ہیں جس میں جین کو بھی شامل ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔ اور بتایا گیا تھا کہ اس کے بھائی اور دوسرے مرد افسروں کے ساتھ کھانا کھائیں گے۔

لیڈیا نے غصے کا اظہار کیا کہ ان کی خالہ نے انہیں نہیں بتایا کہ افسر باہر کھانا کھا رہے ہیں۔ جبکہ جین نے وہاں جانے کے لئے گاڑی کی درخواست کی۔ ماں نے کہا کہ بارش کے آثار ہیں اگر تم گھوڑے پر جاؤ تو وہاں رکنے کا موقع مل جائے گا۔ ایلزبیتھ نے اس بات کی تائید کی پھر کہا کہ کہیں وہ لوگ خود چھوڑنے نہ آجائیں۔ اور کچھ دیر بعد جین گھوڑے پر جانے کے لئے رضامند ہو گئی۔ اپنی بیٹی کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا اور خواہش ظاہر کی کہ کاش جلدی بارش ہو جائے۔ اور واقعی اس کے جانے کے کچھ ہی دیر بعد بہت تیز بارش ہونے لگی۔ بہنیں جین کے لیے پریشان تھیں جبکہ ماں خوش ہو رہی تھی کہ اس بارش کی وجہ سے جین کو وہاں رہنے کا بہانہ مل جائے گا۔ لیکن دوسری صبح اسے نیدر فیلڈ پارک سے خط موصول ہوا جو جین نے ایلزبیتھ کے نام لکھا تھا کہ اس کی طبیعت صبح سے سخت خراب ہے۔ کیونکہ کل کی بارش میں بھیگتی ہوئی وہاں آئی تھی۔ اس کی سہیلیاں اس کا بہت خیال کر رہی ہیں اور صحت ٹھیک ہونے تک اسے واپس نہیں جانے دے رہیں۔

مسٹر بینٹ کو غصہ تھا کہ ان کی بیٹی بیمار ہے جس کی وجہ ماں کا حکم ماننا بھی ہے۔ ناراضگی سے کہا کہ اگر بنگلی کو حاصل کرنے کے درمیان تمہاری بیٹی مر بھی جائے تو اس وقت بھی تمہیں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ جبکہ مسز بینٹ نے کہا کہ چھوٹی موٹی بیماری سے کوئی نہیں مرتا۔ اس کا وہاں پر بہت خیال رکھا جا رہا ہو گا اور سب کچھ ٹھیک ہے۔ بلکہ اگر مجھے سواری دے دی جائے تو میں بھی جا کر اس کی خیریت معلوم کر آئوں۔ جبکہ ایلزبیتھ اپنی بہن کے لیے واقعی بہت پریشان تھی اور سواری نہ ملنے پر اس نے وہاں پیدل جانے کا فیصلہ کر لیا۔ ماں نے کہا کہ راستے بہت خراب ہیں بارش کی وجہ سے تم کیسے پیدل جا سکتی ہو۔ باپ نے کہا کہ اگر ضروری ہے تو میں کہیں سے گھوڑوں کا بندوبست کر دیتا ہوں۔ جبکہ ایلزبیتھ نے کہا کہ جانا ضروری ہے اور صرف تین میل کا فاصلہ ہے میں پیدل آرام سے چلی جاؤں گی۔ میری نے کہا کہ اگرچہ اس کے جذبے کی قدر کرنی چاہیے لیکن عقل سے بھی سوچنا چاہیے۔ کیتھرین اور لیڈیا نے میریٹن تک ساتھ جانے کا کہا دراصل وہ کیپٹن کارٹر سے راستے میں ملاقات کرنا چاہتی تھی۔

میریٹن میں دونوں چھوٹی بہنیں کسی فوجی افسر کی بیوی کے گھر کی طرف چلی گئیں۔ جب کہ ایلزبیتھ نے تیز رفتاری سے اپنا سفر جاری رکھا ذہن میں اپنی بہن کی طرف سے فکر تھی جب اسے گھر نظر آیا تو اس وقت اس کے پیر تھک چکے تھے

اور کپڑے کیچڑ میں خراب ہو چکے تھے۔ جبکہ چہرے میں حرارت کی وجہ سے نئی شان پیدا ہو چکی تھی۔ سب لوگ اسے اس حال میں دیکھ کر پریشان ہو گئے کہ ایک اکیلی لڑکی کیسے خراب سڑک کے باوجود تین میل کا راستہ اکیلے طے کر سکتی ہے۔ ایلزبیتھ سوچ رہی تھی کہ ان لوگوں نے اس چیز کا برا منایا ہے مگر وہ لوگ بہت ہمدردی سے ملے۔ خاص طور پر ان کا بھائی تو ایلزبیتھ پر بہت مہربان تھا۔ مسٹر ڈارسی نے بہت کم جبکہ مسٹر ہرسٹ نے بالکل بھی بات نہ کی۔ دراصل اس وقت ایلزبیتھ اپنے چمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ اور وہ سوچ رہا تھا کہ کیا وہ کسی بہانے سے اس سے ملنے کے لیے یہاں پر آئی ہے۔ جبکہ مسٹر ہرسٹ کو بھوک لگ رہی تھی اور ناشتے کا خیال تھا۔ ایلزبیتھ کو بتایا گیا کہ اس کی بہن کو بخار ہے۔ راس کو نیند بھی کم آئی اور اپنے کمرے میں ہی موجود ہے۔ اگرچہ حالت واقعی خراب تھی مگر اس کی بہن اسے دیکھ کر بے حد خوش ہوئی۔ اس کی بھی خواہش تھی کہ اسے کوئی ملنے آئے۔ ایلزبیتھ نے ان لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور اپنی بہن کی دیکھ بھال کرنے لگی۔ بعد میں بنگلی کی بہن وہاں پر آئی اور اس کے اچھے اخلاق کی وجہ سے ایلزبیتھ اسے بھی پسند کرنے لگی۔ ڈاکٹر آیا دوائی اور آرام کا مشورہ دیا اور کہا کہ یہ جلد ٹھیک ہو جائے گی۔

تین بجے ایلزبیتھ نے واپسی کی خواہش کا اظہار کیا تو اسے گاڑی کی پیشکش کی گئی۔ مگر جین نے اسے رکنے کا کہا تو سب نے کہا کہ واقعی اسے کچھ دن وہاں رکنا چاہیے۔ ایلزبیتھ وہاں رکنے کے لیے رضامند ہو گئی تو لونگ بورن اس بات کی اطلاع دی گئی اور وہاں سے اس کے کپڑے وغیرہ منگوا لیے گئے۔

دونوں بہنوں نے رات کو کپڑے تبدیل کیے اور کچھ دیر بعد انہیں رات کے کھانے کے لئے بلا لیا گیا۔ جین کی صحت کے بارے میں پوچھا تو ایلزبیتھ نے بتایا کہ اس کی طبیعت ابھی بھی خراب ہے جس پر مسٹر بنگلی نے بہت پریشانی کا اظہار کیا۔ باقی لوگوں نے بھی رسمی طور پر اس کی صحت کے لئے فکر مندی ظاہر کی مگر جلد ہی دوسری گفتگو میں مصروف ہو گئیں جس پر ایلزبیتھ نے انہیں ایک بار پھر ناپسند کیا۔

وہ محسوس کر چکی تھی کہ صرف مسٹر بنگلی ہی اس کی بہن کے لیے سنجیدہ ہے دوسرے لوگ تو اس کی وہاں پر موجودگی بھی پسند نہیں کر رہے تھے۔ مس بنگلی کی توجہ مکمل طور پر مسٹر ڈارسی کی طرف تھی مسز ہرسٹ بھی ایسا ہی کر رہی تھیں۔ جبکہ مسٹر ہرسٹ انتہائی سست انسان تھے جو صرف کھانے پینے اور تاش کھیلنے کے بارے میں ہی سوچ سکتے تھے۔ ایلزبیتھ نے جب انہیں بتایا کہ وہ بنے ہوئے گوشت کے بجائے سادہ کھانے زیادہ پسند کرتی ہے تو اس کے بعد انہوں نے اس سے کوئی بات نہیں کی۔

ایلزبیتھ اپنی بہن کے پاس جیسے ہی گئی تو وہاں موجود لوگوں نے ایلزبیتھ کے بارے میں بہت برے الفاظ کہنا شروع کر دیے۔ کہا اسے بالکل تمیز نہیں تھی اور وہ بہت مغرور ہے بالکل بھی خوبصورت نہیں اور یہ بھی کہا گیا کہ اس نے خراب موسم میں اتنا طویل سفر پیدل طے کر کے نہ جانے کیا چیز ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ جبکہ یہاں پہنچنے کے بعد اس کا حال بے حد خراب ہو چکا تھا۔ بال خراب ہو چکے تھے کپڑوں کا بھی برا حال تھا۔ جبکہ بنگلی نے کہا کہ دراصل اس نے ان تمام چیزوں کی طرف توجہ ہی نہیں دی وہ صرف اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا جو بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔ مسٹر ڈارسی سے پوچھا گیا کہ کیا وہ پسند کریں گے کہ اس کی بہن بھی ایسا ہی کرے۔ جنہوں نے نہ میں جواب دیا تو خواتین نے کہا کہ دراصل وہ یہ بتانا چاہتی تھی کہ خود مختار اور خود اعتماد ہے۔

خواتین کو برائی کرتا ہوا دیکھ کر آدمیوں نے جواب دیا کہ دراصل اس نے یہ ثابت کیا کہ اسے اپنی بہن کا بہت زیادہ خیال ہے۔ تو مس بنگلی نے کہا کہ مسٹر ڈارسی آپ اس کی آنکھوں کی بہت تعریف کرتے ہیں تو کیا اس وقت بھی آنکھیں خوبصورت لگ رہی تھیں۔ جنہوں نے جواب دیا کہ وہ تو پہلے سے زیادہ خوبصورت لگنے لگی تھی۔ مسز ہرسٹ نے اس موقع پر جین کی تعریف کی اور کہنے لگی کہ اس کی اچھی جگہ شادی ہونی چاہیے تھی۔ صرف اس کے ماں باپ کی وجہ سے اور جس جگہ رہتے ہیں اس کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو سکے گا۔ پھر اس کے خاندان کے بارے میں باتیں ہونے لگیں کہ خالو میریٹن میں قانون کے پیشے سے وابستہ ہے جبکہ ماموں چیپ سائیڈ غریبوں کے علاقے میں رہتا ہے جس پر تمام خواتین نے قہقہے لگائے۔ مگر بنگلی نے کہا کہ ہر چیز کے باوجود وہ خواتین تو اتنی ہی خوبصورت رہیں گی جتنی اب ہیں۔ جبکہ ڈارسی نے اس بات کی تائید کی کہ واقعی ان چیزوں کی وجہ سے ان کی کسی اچھی جگہ شادی ہونا ممکن نہ ہو گا۔ جب کہ بنگلی اس کی بات سے متفق نہ ہوتے ہوئے خاموش رہا۔

مگر پھر وہ لوگ جین کے پاس کافی دیر بیٹھے رہے اور کافی کے بلاوے تک وہاں پر موجود رہے۔

جین کے سو جانے کے بعد ایلزبیتھ بھی ان لوگوں کے ساتھ ڈرائنگ روم میں چلی گئی جہاں وہ تاش کھیل رہے تھے۔ مگر ان کے ساتھ تاش کھیلنے کے بجائے کتاب پڑھنے کو ترجیح دی۔ مس بنگلی نے پھر طنز کیا کہ یہ کھیل کود کے بجائے پڑھنے کو ترجیح دیتی ہیں۔ جبکہ ایلزبیتھ نے کہا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

مسٹر بنگلی نے کہا کہ وہ اپنی بہن کی بیماری میں مدد کر کے خوشی محسوس کر رہی ہو گی اور جب اس کی صحت ٹھیک ہو جائے گی تو یقینی طور پر اسے بہت خوشی ہو گی۔ اور اس کی لائبریری میں جتنی کتابیں موجود ہیں وہ ایلزبیتھ کو دینے کے لیے تیار ہے مگر افسوس کہ میرے پاس بہت زیادہ کتابیں نہیں اور دوسرے مجھے انہیں پڑھنے کا بھی موقع نہیں ملتا۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ یہاں موجود کتابیں ہی بہت زیادہ ہیں۔ مس بنگلی نے ڈارسی سے پوچھا کہ آپ کے پاس تو بہت شاندار لائبریری

ہو گی۔ جس نے جواب دیا کہ اس لائبریری میں کئی نسلیں کتابیں جما کر چکی ہیں۔ اس لئے واقعی بہت شاندار لائبریری ہے۔ اسے کہا گیا کہ وہ خود بھی تو بہت سی کتابیں خرید تا ہے۔ تو اس نے جواب دیا کہ ہاں اس زمانے میں کتابوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ جس پر اسے کہا گیا کہ صرف کتابیں نہیں بلکہ اس حویلی کی تو ہر چیز ہی زبردست ہے۔ بنگلی کو کہا کہ جب وہ اپنی حویلی بنوائے گا تو اگر ڈارسی جتنی نہ بھی سہی اسے آدھی ضرور زبردست ہونی چاہیے۔ بلکہ اسے جاگیر ڈارسی کی حویلی کے قریب ہی خریدنی چاہیے۔ اور ڈارسی کی حویلی کو ذہن میں رکھ کر حویلی تعمیر کروانی چاہیے۔ بنگلی کہتا ہے کہ ایسا ہی ہو گا بلکہ اگر ڈارسی رضامند ہوں تو میں اس کی پیمبرلے کی حویلی خریدنے کے لیے تیار ہوں کیونکہ اسے خریدنا آسان ہے اور اس طرح کی حویلی کو تیار کروانا بہت ہی مشکل۔

ایلزبیتھ کی توجہ ان لوگوں کی گفتگو کی طرف ہوئی اور کتاب پڑھنے کے بجائے وہ ان کے درمیان بیٹھ گئی۔ مس بنگلی نے ڈارسی سے پوچھا کے مس ڈارسی کا قد تو اب کافی لمبا ہو چکا ہو گا جس نے جواب دیا کہ مس ایلزبیتھ جتنا ہو گا یا تھوڑا اس سے بڑا۔ جس پر مس بنگلی نے کہا کہ دنیا میں کوئی اور لڑکی ایسی نہیں جس سے مل کر اتنی خوشی ہوتی ہو۔ وہ بہت ہی مہذب اور شائستہ ہے اور پیانو تو بہت ہی شاندار بجاتی ہے۔ بنگلی نے کہا کہ ہاں جب میں تمیز دار خواتین کو دیکھتا ہوں جیسا کہ تمام خواتین ہوتی ہیں تو سوچ میں پڑ جاتا ہوں کہ یہ عادات انہوں نے کہاں سے لیں۔ جبکہ ڈارسی نے کہا کہ تمام نہیں آدھی خواتین کو ایسا کہا جا سکتا ہے۔ جس پر ایلزبیتھ نے کہا کہ ایک مکمل تمیز دار خاتون کے بارے میں آپ کے ذہن میں ایک خاص تصور ہو گا جس میں بے شمار اچھائیاں ہوں گی۔ اس نے کہا ہاں ایسا ہی ہے جس پر مس بنگلی نے بھی اس کی بات کی تائید کر کے اس کی مدد کی اور کہا کہ عام خوبیوں کے علاوہ اسے موسیقی بجانے کا فن آنا چاہیے رقص اور جدید زبانوں کا بھی علم ہونا چاہیے طور طریقے شاندار ہونے چاہیے ورنہ وہ باکمال کہلانے کے قابل نہیں ہو سکتی۔ ڈارسی نے کہا کہ بالکل صحیح اور ان کے علاوہ اسے ذہن کی پرورش کے لئے کتابوں کا مطالعہ بھی کرنا چاہیے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ مجھے تو آج تک ایسی مکمل عورت کبھی نظر نہیں آئی کیا آپ نے کبھی ایسی شاندار عورت اپنی زندگی میں دیکھی ہے۔ جبکہ مس بنگلی اور مسز ہرسٹ نے احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ ان کی نظروں میں بہت سی ایسی خواتین ہیں۔ جبکہ مسٹر ہرسٹ نے کہا کہ ان لوگوں کو تاش کے کھیل پر خاص توجہ دینی چاہیے۔

ایلزبیتھ نے کچھ دیر بعد بہتر خیال کیا کہ وہاں سے اٹھ کر چلی جائے۔ اور اس کے جانے کے بعد مس بنگلی کہنے لگی کہ یہ اس لڑکی کا خاص طریقہ کار ہے کہ اپنے آپ کو معمولی پیش کرتے ہوئے مردوں کی توجہ حاصل کرے۔ اگرچہ اس طرح مردوں کی توجہ تو حاصل کر لیتی ہیں مگر یہ گری ہوئی اور نیچ حرکت ہے۔ کیونکہ مس بنگلی کی توجہ زیادہ تر ڈارسی کی طرف ہوتی تھی۔ اس لئے اس نے ہی جواب دیا کہ ہاں کچھ ایسی ہی بات ہے کہ جو خواتین مردوں کو اپنی طرف متوجہ

کرنے کے لئے گھٹیا حرکت کرتی ہیں ان کی وہ چالاکیاں انتہائی نفرت کے قابل ہوتی ہیں۔ مس بنگلی نے چونکہ اس جواب کو پسند نہ کیا اس لیے مزید کوئی بات نہ کی۔

ایلزبیتھ نے نیچے آکر بتایا کہ اس کی بہن کی طبیعت مزید خراب ہو رہی ہے۔ جس پر مسٹر بنگلی نے فوری طور پر کہا کہ مسٹر جونز کو بلا لینا چاہیے۔ اور بالآخر یہ فیصلہ کر لیا گیا کہ اگر صبح تک طبیعت ٹھیک نہیں ہو گی تو انہیں بلا لیا جائے گا۔ باقی لوگوں کو جین کی اتنی فکر نہ تھی اور وہ صرف دکھاوا کر رہی تھیں صرف بنگلی کو واقعی اس کی صحت کی طرف سے فکر تھی اور ہر طرح سے اس کا خیال رکھنے کی کوشش کی۔

دوسری صبح ملازم عورتوں کے ذریعے اس کی بہن کی خیریت معلوم کی اور پھر ایلزبیتھ کا لکھا گیا خط فوری طور پر اس کی ماں کو بھجوا دیا جس میں اس نے اپنی ماں سے بھی وہاں آنے کا کہا تھا۔ خط ملتے ہی ماں اپنی دو چھوٹی بیٹیوں کے ساتھ نیدر فیلڈ پہنچ گئی۔

جب ماں نے دیکھا کہ جین کی صحت زیادہ خراب نہیں ہے تو اس کی خواہش تھی کہ چند دن اور وہ بیمار رہے تاکہ وہاں پر اس کا رہنا ممکن ہو۔ ماں اور بیٹی کو ناشتے کی دعوت دی گئی تو اس نے وہ قبول کی اور کہنے لگی کہ جین کی صحت واقعی بہت خراب ہے ڈاکٹر جونز نے بھی یہی کہا ہے کہ اسے یہاں پر ہی آرام کی ضرورت ہے۔ بنگلی نے کہا کہ بیماری کی حالت میں تو اسے سفر کی بالکل اجازت نہیں دی جا سکتی اور اسے یہاں پر ہی رہنا پڑے گا اور میری بہن کی بھی یہی خواہش ہو گی۔

بہن نے کہا کہ ہاں جب تک وہ یہاں پر ہے اس کا خیال رکھا جائے گا۔ اگرچہ وہ دل سے یہ بات نہیں کہہ رہی تھی۔

مسز بینٹ کہنے لگیں کہ اس بچی کی عادت ہے کہ جتنی مرضی تکلیف ہو اس کا اظہار نہیں ہونے دیتی۔ اور میں تو دوسری بچیوں سے بھی کہتی ہوں کہ اس سے سبق حاصل کریں۔ اور آپ کا یہ کمرہ بہت ہی اچھا اور شاندار ہے چاروں طرف کا منظر بھی بہت اچھا ہے۔ اس تمام علاقے میں آپ کی حویلی سب سے ممتاز اور برتر ہے۔ اگرچہ تھوڑی مدت کے لیے آپ نے یہ لی ہے مگر امید ہے کہ آپ بہت عرصے تک یہاں پر رہنا پسند کریں گے۔ جواب آیا کہ جیسے ہی ذہن میں اسے چھوڑنے کا خیال آیا تو پانچ منٹ میں کسی دوسری جگہ منتقل ہو جاؤں گا لیکن اس وقت تو فی الحال میرا یہاں پر ہی رہنے کا ارادہ ہے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ وہ اپنی شخصیت کے مطابق بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ جس پر اس نے جواب دیا کہ اگر اس کی شخصیت کو اتنی آسانی سے سمجھ لیا گیا تو یہ تو کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ اگر آپ کا کردار بہت ہی زیادہ مشکل اور پیچیدہ ہوتا تو یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ وہ بہت اچھا ہے۔ ماں نے فوری طور پر اپنی بیٹی کو غصے سے کہا کہ وہ گھر میں نہیں کے جو منہ میں آئے وہ بولتی رہے۔ بنگلی نے کہا کہ اچھا تو آپ انسانوں کے رویوں کو بھی پڑھنے کا شوق

رکھتی ہیں یہ تو بہت دلچسپ شوق ہے۔ جس پر ایلزبیتھ نے جواب دیا کہ مشکل کردار والے مجھے زیادہ دلچسپ لگتے ہیں۔ ڈارسی بولا کے دیہاتی علاقوں میں تو مشکل کردار والے بہت کم لوگ ملتے ہیں۔ بہت زیادہ تلاش کے بعد۔ وہ بولی کے ایک انسان میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں جن کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ مسز بینٹ نے ڈارسی کی بات پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے بلند آواز سے اپنی بیٹی کی تائید کی اور کہنے لگی کہ اس معاملے میں شہروں اور دیہاتوں میں کچھ زیادہ فرق نہیں۔ وہاں موجود سب لوگ ان کی بات سن کر حیران تھے۔ جبکہ ڈارسی نے انہیں دیکھ کر دوسری طرف منہ کر لیا اور کوئی بات نہ کی۔ جس پر وہ سمجھی کہ اس کی بات کو بہت اہمیت دی گئی ہے اور بات جاری رکھی کہ دکانوں وغیرہ کو چھوڑ کر شہروں کو دیہاتوں پر کوئی فوقیت حاصل نہیں بلکہ یہ تو شہروں سے زیادہ اچھے ہیں۔ مسٹر بنگلی میری بات میں وزن ہے نا۔ جنہوں نے جواب دیا کہ دیہات میں جب ہوتا ہوں تو اسے بہت پسند کرتا ہوں اور شہر میں شہر کو۔ دونوں میں اپنی خوبیاں ہیں اور دونوں کو ہی پسند کیا جاسکتا ہے۔ مسز بینٹ نے کہا کہ یہ تو آپ کی اچھی عادت کی وجہ سے ہے مگر مسٹر ڈارسی تو دیہاتوں کو بہت ہی معمولی خیال کرتے ہیں۔

ایلزبیتھ اپنی ماں کی باتوں سے شرمندگی محسوس کر رہی تھی اور کہنے لگی کہ جو کچھ مسٹر ڈارسی کہنا چاہتے ہیں آپ نے ویسے نہیں سمجھا۔ ماں نے کہا کہ دیہات میں بہت ہی زیادہ لوگ ملتے ہیں خود ہمارا چوبیس گھرانوں کے ساتھ ملنا ملانا ہے۔ بنگلی کو بھی مسز بینٹ کی باتوں پر غصہ آرہا تھا مگر ایلزبیتھ کی وجہ سے خاموش رہا۔ مگر اس کی بہن اس کی طرف طنزیہ انداز میں دیکھ رہی تھی۔ ایلزبیتھ نے بات چیت کا رخ موڑا اور پوچھنے لگی کیا شارلٹ اس کے پیچھے اس سے ملنے لونگ بورن آئی تھی۔ ماں نے جواب دیا کہ کل وہ اپنے والد صاحب کے ساتھ آئی تھی۔ مسٹر بنگلی دیکھیں سر ولیم لوکس کتنی اچھی عادات کے مالک ہیں دراصل ان کی تربیت بہت اچھی ہوئی ہے بہترین گفتگو کرتے ہیں اور جو اپنے آپ کو بہت عقلمند سمجھتے ہیں وہ بالکل بھی گفتگو نہیں کرتے۔ شارلٹ کو جانے کی جلدی تھی اس لئے اس نے کھانا نہیں کھایا۔ دراصل اس نے خاص پکوان پکانا تھا۔ مسٹر بنگلی میں ایسے ملازم رکھتی ہوں جو اپنے کام میں ماہر ہوں اور بیٹیوں کی تربیت بھی بہت اچھی کی ہے۔ لوکس فیملی کی بچیاں بھی بہت اچھی ہیں مگر خوبصورتی میں پیچھے رہ گئی ہیں۔ ہاں شارلٹ کسی قدر خوبصورت ہے اور ہماری فیملی سے اس کے ساتھ تعلقات ہیں۔ بنگلی نے کہا کہ ہاں وہ بہت اچھی گفتگو کرتی ہے۔ جس پر مسز بینٹ کہنے لگیں مگر شکل صورت سے اس نے مار کھالی۔ اس کی ماں بھی یہی بات کہتی ہے کہ جین اس کے مقابلے میں بہت خوبصورت ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جین جیسی لڑکی تو ڈھونڈنے سے ملتی ہے۔ ابھی اس کی عمر پندرہ سال کی ہوئی ہوگی جب میرے بھائی کے گھر میں ایک اعلیٰ خاندان رہائش پذیر تھا۔ میں تو سوچ رہی تھی کہ وہ جاتے

ہوئے جین کو شادی کا پیغام دے جائیں گے مگر شاید اس کی کم عمری دیکھتے ہوئے ایسا نہ کیا گیا ہاں اس کے لیے خوبصورت اشعار ضرور کہے۔

ایلزبیتھ نے کہا کہ ہاں اس نیک انسان کا شعر کہنے کے بعد محبت کا دور ختم ہو گیا۔ جس پر ڈارسی نے کہا کہ شاعری تو محبت ہونے کے بعد کی جاتی ہے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ وہ تو سنجیدہ محبت کی بات ہے اگر کوئی معمولی انسان معمولی محبت کرے گا تو شعر ہی اس کے لیے کافی ہوں گے۔ ڈارسی یہ بات سن کر صرف مسکرا دیا جبکہ ایلزبیتھ یہ سوچ کر گھبرا رہی تھی کہ کہیں اس کی ماں پھر فضول گفتگو کرنا شروع نہ کر دے۔ سب خاموش تھے اور اسے بھی بات کرنے کے لیے کوئی موضوع نہیں مل رہا تھا۔ تو مسز بینٹ نے مسٹر بنگلی کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ان کی بیٹی کا اتنا خیال رکھا اور یہ کہ انہیں اس کی دوسری بیٹی کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے۔ بنگلی نے بہت اچھے الفاظ میں جواب دیا تو اس کی بہن کو بھی اس کی ہاں میں ہاں ملانی پڑی۔ مسز بینٹ نے جیسے ہی واپس جانے کے لیے گاڑی تیار کرنے کا حکم دیا تو اسی وقت اس کی چھوٹی بیٹیاں جو اب تک بڑی مشکل سے خاموش بیٹھی تھیں فوری طور پر مسٹر بنگلی سے کہنے لگی کہ انھوں نے رقص کی پارٹی دینے کا وعدہ کیا تھا۔

لیڈیا کی عمر پندرہ سال کے قریب تھی مگر وہ بہت صحت مند اور لمبی چوڑی ہونے کے ساتھ حسین بھی تھی۔ ماں کی لاڈلی ہونے کی وجہ سے کم عمری سے ہی وہ رقص کی محفلوں میں شرکت کرنے لگی تھی جس میں وہ خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی اور اپنے آپ کو بہت اہم سمجھتی۔ اس کے خالو کی وجہ سے اب آفیسرز بھی اسے اہمیت دیتے۔ اسی چیز سے وہ بہت زیادہ اعتماد حاصل کر چکی تھی اور اب مسٹر بنگلی سے کھل کر رقص کی دعوت مانگ رہی تھی کہ خاندانی لوگ اپنے وعدے کو نبھاتے ہیں۔ جس پر بنگلی نے جو جواب دیا اس سے اس کی ماں بہت خوش ہوئی کہ صرف اس کی بہن کی وجہ سے رقص کی دعوت میں تاخیر ہو رہی ہے۔ جیسے ہی بہن تندرست ہو گئی تو رقص کی دعوت دے دی جائے گی۔ لیڈیا کے لیے یہ بہت اچھا جواب تھا کہنے لگی کہ بالکل درست اور اس وقت تک مجھے امید ہے کہ میریٹن میں کیپٹن کارٹر بھی آ چکے ہوں گے۔ ان سے اور کرنل فورسٹر سے بھی میں ایسی ہی دعوتوں کی درخواست کروں گی۔

ماں کے جانے کے بعد ایلزبیتھ اس بارے میں اپنی بہن کو بتانے فوری طور پر چلی گئی اور اس موضوع پر دیر تک باتیں کرتی رہیں۔ جبکہ ڈارسی کو اگرچہ مس بنگلی نے بہت زیادہ چڑایا مگر پھر بھی وہ ایلزبیتھ کے خلاف ایک لفظ نہ بولا۔

دن اسی طرح گزرتے رہے۔ جین صحت مند ہونے لگی تھی۔ ڈارسی خط لکھ رہا تھا اور مس بنگلی بار بار اسے کہہ رہی تھی کہ اس کی بہن کو اس کا پیغام پہنچا دے۔ ایلزبیتھ کڑھائی کرتے ہوئے ان کی باتوں سے مزے لے رہی تھی۔ مس بنگلی کہہ رہی تھی کہ آپ کے خط لکھنے کی رفتار بہت تیز ہے۔ جبکہ ڈارسی نے کہا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تو وہ کہنے لگی کے

آپ بہت زیادہ خطوط لکھتے ہوں گے اور کاروباری خطوط بھی شامل ہوں گے جو کہ مجھے بالکل اچھے نہیں لگتے۔ جس پر انہوں نے جواب دیا کہ شکر کرو کہ وہ خط مجھے لکھنے پڑھتے ہیں تمہیں نہیں۔ اس نے کہا کہ آپ کا قلم ٹھیک کر دیتی ہوں مگر اس نے منع کر دیا۔ پھر اپنے پیغامات خط میں لکھنے کا کہا تو اس نے جواب دیا کہ جنوری میں تو تم اس سے ملاقات کرو گی تو کیا خط میں ان کا تذکرہ ضروری ہے۔ پھر کہنے لگی کہ لمبے چوڑے خطوط جو لکھ سکتا ہے وہ لکھنے میں ماہر ہوتا ہے۔ جس پر اس کے بھائی نے کہا کہ دراصل تم تعریف کرنا چاہتی ہو مگر ایسا نہیں ہے ڈارسی کو تو تھوڑا لکھنے میں بہت زیادہ سوچنا پڑتا ہے۔ جس پر مس.بنگلی کہنے لگے کہ میرا بھائی تو بہت مشکل سے لکھتا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میرا ذہن بہت تیزی سے کام کر رہا ہوتا ہے اور میں وہ سب کچھ بیان نہیں کر پاتا جس سے پڑھنے والے کو پتہ نہیں چلتا کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ یہ تو آپ صرف مذاق میں کہہ رہے ہیں۔ ڈارسی نے کہا کہ ایسا کہنے کا مطلب ہوتا ہے کہ ایک انسان درست طریقے سے اپنے بارے میں بیان نہیں کر رہا۔ تم نے مسز بینٹ سے یہ بھی کہا تھا کہ اگر تمہارا دل چاہا تو پانچ منٹ کے اندر نیدر فیلڈ پارک کو چھوڑ دو گے شاید تم اپنی تعریف کرنا چاہ رہے تھے مگر اس میں تو تعریف کا کوئی پہلو نہیں نکلتا۔

.بنگلی نے جلدی سے کہا کہ میں اپنی تعریف کے لئے ایسا کچھ نہیں کہہ رہا تھا بلکہ یہ حقیقت ہے کہ میری ایسی ہی عادت ہے۔ کچھ دیر اور ان کی گفتگو سننے کے بعد ایلزبیتھ کہنے پر مجبور ہو گئی کہ لگتا ہے کہ وہ دوستوں کی قدر نہیں کرتے۔ دراصل کسی شخص کے رد عمل کا اظہار اس موقع کی نوعیت پر ہوتا ہے.بنگلی اس کی بات کی تائید کرتا ہے۔ ایلزبیتھ سوچ رہی تھی کہ کہیں ڈارسی اس کی گفتگو سے غصہ نہ کر گیا ہو۔ جبکہ مس.بنگلی غصہ کر رہی تھی کہ اس کا بھائی ڈارسی سے غلط لہجے میں بات کر رہا ہے۔ پھر ڈارسی اور.بنگلی نے فیصلہ کیا کہ جس گفتگو کا کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا ہو اسے ختم کر دینا چاہیے۔ اور ڈارسی دوبارہ خط کی طرف مصروف ہو گیا۔ مکمل کرنے کے بعد دونوں لڑکیوں سے پیانو بجانے کی درخواست کی۔ ایلزبیتھ کے انکار پر مس.بنگلی نے پیانوں پر دھن چھیڑ دی۔ اگرچہ ایلزبیتھ کتابوں کی طرف دیکھ رہی تھی لیکن جلد ہی اس نے اندازہ لگا لیا کہ مسٹر ڈارسی اس پر بہت زیادہ غور کر رہے ہیں۔ سوچنے لگی کہ اگر وہ مجھے ناپسند کرتے ہیں تو پھر میری طرف اتنی زیادہ توجہ کیوں دے رہے ہیں۔ اس کے لئے یہ کوئی اہمیت کی بات نہیں تھی کیونکہ وہ انہیں پسند نہیں کرتی تھی۔ پیانو کی ایک تیز دھن کے دوران مسٹر ڈارسی ایلزبیتھ کے قریب آ گیا اور اسے رقص کی دعوت دی۔ جس نے جواب دیا کہ مجھے خطرہ ہے کہ اگر میں ہاں کہہ دوں گی تو آپ میرا مذاق اڑائیں گے اس لئے میں رقص کی دعوت قبول نہیں کروں گی چاہے آپ کو جتنا مرضی برا لگے۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اب مسٹر ڈارسی سخت غصے میں آ جائیں گے

مگر ان کا رویہ بہت اچھا رہا۔ دراصل وہ ایلزبیتھ کو بہت پسند کرنے لگا تھا اور سوچ رہا تھا کہ اگر اس کے رشتے دار بھی بہت اچھے ہوتے تو وہ یقینی طور پر اس سے محبت کر رہا ہوتا۔

مس.بنگلی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی اور اس کی خواہش تھی کہ جین تندرست ہو کر وہاں سے چلی جائے اور اب ایلزبیتھ کیلئے بھی وہاں سے جانے کی خواہش رکھتی تھی۔ اسی لیے وہ پہلے بھی ڈارسی کے ساتھ طنز کرتی رہی کہ اسے ایلزبیتھ سے شادی کر لینی چاہیے۔ اپنی ساس کو تو بعد میں آپ سکھا ہی دیں گے کہ کم سے کم بولا جاتا ہے۔ اور اپنی چھوٹی سالیوں کو دوسرے افسروں کے ساتھ تعلقات بنانے سے بھی منع کر سکیں گے۔ اور آپ کے رشتہ دار جج تھے تو اپنے نئے رشتے دار جو قانون سے ہی وابستہ ہیں ان کی تصویریں جج کے ساتھ لگا دیں۔ کیونکہ اگرچہ دونوں کے رتبے میں بہت فرق ہے مگر پیشہ تو ایک ہی تھا۔ اور کبھی کسی سے ایلزبیتھ کی تصویر بنانے کا نہ کہیں کیونکہ اس کے حسن کو تصویر میں کہاں اتارا جا سکتا ہے۔

جس پر ڈارسی نے کہا کہ ہاں اگرچہ حقیقی حسن کو منتقل کرنا ممکن نہیں مگر پھر بھی کچھ نہ کچھ کوشش تو مصور کرے گا ہی۔ ایلزبیتھ بھی گھومتی ہوئی وہاں پر آ گئی۔ ڈارسی کا خیال تھا کہ اس سے گفتگو کرے گا مگر مسٹر ہرسٹ اسے اپنے ساتھ لے جانے لگے تو اس نے کہا کہ یہاں اتنی جگہ نہیں کہ بہت سارے لوگ ایک ساتھ چل سکیں۔ مگر ایلزبیتھ نے کہا کہ آپ تینوں ایک ساتھ بہت اچھے لگ رہے ہیں اپنی گفتگو جاری رکھیں میرے آنے سے یہ حسین منظر متاثر ہو گا اور ہنستی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔ وہ یہ سوچ کر خوش تھی کہ اس کی بہن جین تندرست ہو چکی تھی اور اب جلد ہی وہ اپنے گھر چلی جائے گی۔

ایلزبیتھ اپنی بہن کو جو اب تندرست ہو رہی تھی گرم کپڑے پہنا کر ڈرائنگ روم میں لائی تو خواتین نے اس کا شاندار استقبال کیا اور یہ بات ایلزبیتھ کو بہت اچھی لگی۔ وہاں مردوں کے آنے سے پہلے ان خواتین نے بہت ہی شاندار طریقے سے گفتگو کی کیونکہ اس فن میں وہ ماہر تھیں۔ مگر مسٹر ڈارسی کو دیکھتے ہی مس.بنگلی نے اپنی مکمل توجہ ان کی طرف مرکوز کر دی۔ مگر اس نے سب کو نظر انداز کرتے ہوئے آگے بڑھ کر جین کی خیریت دریافت کی۔ مسٹر ہرسٹ نے بھی کچھ ایسا ہی انداز اپنایا مگر جو شخص واقعی اس موقع پر بہت خوش نظر آیا وہ.بنگلی تھا۔ بہت دیر تک آتشدان میں لکڑیاں ڈال کر کمرے کو گرم کرتا رہا تاکہ جین اطمینان محسوس کرے۔ اس کے بعد تمام وقت اس سے ہی گفتگو میں مصروف رہا۔ ایلزبیتھ جو کڑھائی کرنے میں مصروف رہی اس نے یہ دیکھا تو بہت اطمینان محسوس کیا۔ مسٹر ہرسٹ نے تاش کھیلنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ لوگوں کے تاثرات دیکھ کر مس.بنگلی نے کہا کہ مسٹر ڈارسی کو تاش کھیلنے کی بالکل بھی خواہش نہیں۔

جس پر مسٹر ہرسٹ صوفے پر سو گئے۔ جب ڈارسی نے کتاب اٹھا کر پڑھنا شروع کیا تو مس۔ بنگلی نے بھی ایک دوسری کتاب اٹھا کر اسے دیکھنا شروع کر دیا۔ مگر زیادہ خواہش تھی کہ ڈارسی سے کتاب کے بہانے گفتگو کر سکے مگر ڈارسی نے کوئی مثبت جواب نہ دیا۔ اگرچہ وہ کتاب سے بوریت محسوس کر رہی تھی مگر پھر بھی کہنے لگی کہ کتابیں پڑھنا سب سے بہترین مشغلہ ہے اور اس سے بہتر وقت کسی اور چیز میں نہیں کٹ سکتا۔ جب میرا اپنا گھر ہو گا تو وہاں پر ایک شاندار لائبریری بناؤں گی مگر اس کی خواہش کے باوجود کسی نے اسے جواب نہ دیا۔ اسی وقت اسے آواز آئی کہ اس کا بھائی جین کو رقص کی دعوت کے بارے میں بتا رہا تھا۔ تو اس نے کہا کہ کوئی بھی دعوت دینے سے پہلے اسے دوسرے لوگوں سے بھی مشورہ کر لینا چاہیے کیونکہ اس جگہ پر دعوت خوشی کے بجائے تکلیف کا باعث بن جائے گی۔ بھائی نے جواب دیا کہ اگر ڈارسی اس کے حق میں نہیں ہے تو وہ دعوت کے دوران آرام کر لے گا۔ پرندوں کے گوشت کا جو کہ دعوت میں پیش کیے جائیں گے انتظام ہوتے ہی دعوت نامہ بھیج دیا جائے گا۔

ڈارسی نے کہا کہ دراصل ان دعوتوں میں کچھ ایسی حرکتیں ہوتی ہیں جو ناقابل برداشت بن جاتی ہیں۔ صرف رقص ہی دعوتوں کا مقصد نہیں ہونا چاہیے بلکہ سنجیدہ گفتگو کو اہمیت دی جانی چاہیے۔ دوست نے اس کی بات سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ ان دعوتوں کا مقصد سنجیدہ گفتگو کے بجائے رقص اور تفریح ہوتی ہے۔ مس۔ بنگلی نے کوئی جواب دینے کے بجائے بہتر خیال کیا کہ وہ اپنے آپ کو دکھائے کیونکہ اس کا جسم اور چلنے کا انداز بہت خوبصورت تھا۔ اس لیے کمرے میں چلنے لگی لیکن اس کی خواہش کے برعکس ڈارسی نے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں اور کتاب پڑھنے میں مشغول رہا۔ جس پر مس۔ بنگلی نے ایلزبیتھ سے کہا کہ وہ بیٹھے بیٹھے تھک گئی ہو گی تو اسے بھی اس کے ساتھ کمرے میں گھومنا چاہیے۔ مس۔ بنگلی کی ترکیب کارگر رہی اور ڈارسی نے فوری طور پر کتاب بند کر دی تو اسے بھی ساتھ آنے کی دعوت دی گئی مگر اس نے کہا کہ آپ دونوں سہیلیوں کو میں درمیان میں آ کر پریشان نہیں کرنا چاہتا۔ تو مس۔ بنگلی نے ایلزبیتھ سے پوچھا کہ کیا تمہیں ان کی اس بات کا مطلب سمجھ آیا۔ جس نے جواب دیا اور کہا کہ اگر ہم ان سے اس بارے میں پوچھیں گے تو وہ ہمارا مذاق اڑائیں گے کیونکہ ان کی یہی خواہش ہے۔ مگر مس۔ بنگلی پوچھتی رہی کہ اس بات سے ان کی کیا مراد تھی تو وہ کہنے لگے کہ جب دو سہیلیاں آپس میں گفتگو کرتی ہیں تو اپنے راز ایک دوسرے کو بتاتی ہیں یا پھر یہ چاہتی ہیں کہ ان کی طرف لوگ دیکھیں متوجہ ہوں تو میں آپ کے ساتھ شامل ہو کر آپ کی گفتگو میں دخل اندازی نہیں کروں گا اور دوسرے آپ کو دور سے دیکھ کر آپ کی تعریف کروں گا۔ جس پر مس۔ بنگلی نے غصے کا اظہار کیا کہ انہوں نے بہت غلط بات کہی ہے۔

سوچا گیا کہ مسٹر ڈارسی کو اب اتنا زیادہ تنگ کرنا چاہیے کہ وہ غصے میں آجائیں۔ جس پر مس.بنگلی نے کہا کہ ایک تو وہ ان سے بہت زیادہ قریب نہیں ہے اور دوسرے وہ ٹھنڈے دماغ کے آدمی ہیں تو غصہ نہیں کریں گے۔ ایلزبیتھ نے بلند آواز سے کہا کہ مسٹر ڈارسی کے ساتھ مذاق کیوں نہیں کیا جاسکتا ایسی سہیلیوں کے ساتھ تو میں نقصان میں رہوں گی۔ ڈارسی نے کہا کہ جتنی تعریف مس.بنگلی نے کی ہے وہ اتنا اچھا انسان نہیں ہے اور دوسروں کا مذاق اڑاتے وقت انسان خود ہی بے وقوف نظر آتا ہے۔ ایلزبیتھ نے اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا مگر میں تو ایسا نہیں کرتی۔ کسی اچھے انسان کا مذاق میں نے کبھی نہیں اڑایا ہاں لوگوں کی حماقتوں پر ضرور طنز کرتی ہوں۔ مگر آپ ان لوگوں میں شامل نہیں ہیں۔ ڈارسی نے جواب دیا کہ جس چیز کا مذاق اڑایا جاسکے اس نے ہمیشہ اس سے دور رہنے کی کوشش کی ہے۔

ایلزبیتھ نے کہا اپنے منہ میاں مٹھو بننا اور تکبر۔

ڈارسی نے کہا کہ اپنی تعریف کروانا واقعی انسان کی خامی ہے اور تکبر کو وہ اپنے دماغ کو استعمال کرتے ہوئے شکست دے سکتا ہے۔ ایلزبیتھ اپنی نکلتی ہوئی ہنسی کو چھپانے کے لئے منہ دوسری طرف کرنے پر مجبور ہوگئی۔ مس.بنگلی کے پوچھنے پر کہ اس نے ڈارسی کی ذات کے لیے کیا نتیجہ اخذ کیا، اس نے جواب دیا کہ انہوں نے خود اقرار کرلیا کہ ان کی ذات ہر ایک خامی سے پاک ہے۔ ڈارسی نے جواب دیا کہ میں نے کوئی ایسی بات نہیں کہی لیکن میں بیوقوف انسان نہیں ہوں اور دوسروں کی خامیاں مجھ سے جلدی نہیں بھلائی جاتیں۔ جھوٹی خوشامد بھی مجھ پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ ہاں مجھ میں غصہ ضرور ہے اور کسی انسان کے بارے میں میری سوچ آسانی سے تبدیل نہیں ہوتی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ آپ نے اپنی ذات میں خامیاں بھی بہت سوچ سمجھ کر اختیار کی ہیں اس لیے آپ میرے کسی بھی مذاق کے زد میں نہیں آسکتے۔ جواب آیا کہ اگر کسی انسان میں خامیاں ہوتی ہیں تو یہ قدرتی طور پر ہوتی ہیں جنہیں درست کرنا مشکل ہوتا ہے۔ ایلزبیتھ نے کہا اور ہر شخص کو برا خیال کرنا آپ کی خامی ہے۔ ڈارسی نے جواب دیا اور تم میں خامی یہ ہے کہ تم لوگوں کو غلط سمجھنے پر اپنی تمام طاقت صرف کر دیتی ہوں۔ مس.بنگلی نے فوری طور پر بات کو تبدیل کرتے ہوئے موسیقی کی خواہش کا اظہار کیا جسے سن کر کچھ دیر بعد ڈارسی پچھلی گفتگو کو بھول کر یہ سوچنے لگا کہ اس کی ایلزبیتھ کی طرف توجہ بہت زیادہ

ہے۔

مسز بینٹ کو ایلزبیتھ کا خط موصول ہوا کہ انہیں واپسی کے لیے گاڑی بھیج دی جائے مگر ان کی خواہش تھی کہ بچیاں کچھ دن اور وہاں پر رک جائیں۔ اس لیے کہا کہ ابھی گاڑی موجود نہیں ہے اور اگر وہ کچھ دن اور وہاں پر رکنا چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مگر ایلزبیتھ واپس جانے کی خواہشمند تھی کہ کہیں گھر والے یہ نہ سمجھ رہے ہو کہ انہیں وہاں رکنے کا شوق ہے۔ پھر اپنی بہن سے کہا کہ وہ مسٹر.بنگلی سے کہہ کر واپس جانے کے لیے گاڑی مانگ لے۔ گھر کی خواتین

کو یہ بات بتائی گئی تو انہوں نے بہت ضد کی کہ کم از کم ایک دن اور رکنا چاہیے جس پر جین تیار ہو گئی مگر پھر مس بنگلی نے سوچا کہ اسے رکنے کا نہیں کہنا چاہیے تھا کیونکہ وہ ایلزبیتھ کو پسند نہیں کرتی تھی۔ جبکہ مسٹر بنگلی کا کہنا تھا کہ جب تک مکمل صحت ٹھیک نہیں ہو جاتی اسے جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ مگر جین نے کہا کہ جانا ضروری ہے۔

مسٹر ڈارسی کو احساس ہو چکا تھا کہ نہ چاہتے ہوئے بھی وہ ایلزبیتھ کے عشق میں گرفتار ہو رہا ہے اور جب ان کے جانے کا علم ہوا تو اسے خوشی ہوئی جس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس کی وجہ سے مس بنگلی کا رویہ ایلزبیتھ کے ساتھ بہت برا تھا۔ اور اسی وجہ سے اسے بھی تنگ کر رہی تھی اس لیے اس نے فیصلہ کر لیا کہ آئندہ کبھی ایلزبیتھ کی طرف توجہ دینے کا احساس پیدا نہیں ہونے دے گا۔ اور نہ ہی یہ کہ ایلزبیتھ اس کے لئے کبھی خوشی کا باعث بن سکتی ہے۔ اور اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے جب وہ اور ایلزبیتھ کافی دیر اکیلے رہے اس وقت بھی اس سے کوئی گفتگو نہ کی اور کتاب کے مطالعے میں مصروف رہا۔ واپسی کے وقت مس بنگلی کو اپنے غلط رویہ کا احساس ہوا اور وہ نہ صرف جین کے ساتھ بہت اچھے طریقے سے ملی اور کہا کہ دوبارہ اس سے ملاقات کر کے بہت خوشی ہو گی بلکہ ایلزبیتھ کے ساتھ بھی بہت اچھا رویہ رکھا۔

گھر پہنچیں تو مسز بینٹ جو چاہتی تھیں کہ بیٹیاں اور زیادہ وہاں پر رہیں انہوں نے خوشی کا اظہار نہ کیا۔ باپ نے زیادہ خوشی کا اظہار تو نہ کیا مگر دل سے وہ بہت خوش تھا کیونکہ شام کے وقت جب ساری فیملی ایک ساتھ مل کر گفتگو کرتی تو انہیں احساس ہو گیا کہ یہی دو بیٹیاں سب سے بہتر گفتگو کر سکتی تھیں اور باقی تو عقل سے خالی ہیں۔ میری کتابی باتیں کرتی تھی اور لوگوں کے مشکل اقوال کو سنا کر خوشی محسوس کرتی۔ کیتھرین اور لیڈیا کی سوچیں فوجی افسروں پر جمی ہوئی تھیں جن میں سے بہت سے افسروں کی دعوت ان کے خالو کر چکے تھے۔ جب کہ انہوں نے کرنل فورسسٹر کی شادی کے بارے میں بھی سن رکھا تھا۔

مسٹر بینٹ اپنی بیگم سے پوچھ رہے تھے کہ کیا آج رات کے کھانے پر خاص مہمان کے لئے انتظام کر لیا ہے۔ جنہوں نے جواب دیا کہ کون سا مہمان آ رہا ہے انہیں تو کوئی خبر نہیں۔ اگر لوکس آ رہی ہے تو گھر میں اچھا ہی کھانا پکتا ہے۔ مسٹر بینٹ نے جواب دیا کہ جو آ رہا ہے وہ آدمی ہے اور ہم اسے بہت زیادہ جانتے بھی نہیں۔ بیگم نے خوش ہو کر پوچھا کہ کیا مسٹر بنگلی ہمارے گھر آ رہے ہیں جین تم کتنی تیز ہو کہ مجھے خبر بھی نہیں ہونے دی میں جلدی سے اچھے کھانے کا انتظام کرتی ہوں۔ مسٹر بینٹ نے بتایا کہ وہ مسٹر بنگلی نہیں بلکہ جو آ رہا ہے اس سے وہ بھی پہلی مرتبہ ملاقات کریں گے۔ تمام لوگ اس چیز کے بارے میں اب مسٹر بینٹ سے پوچھ رہے تھے۔ کچھ دیر وہ ان کی پریشانی سے لطف اندوز ہوتے رہے اور پھر بتایا کہ مجھے اس آدمی کا خط ملا اور دو ہفتے پہلے میں نے اس لیے جواب بھی دے دیا کیونکہ یہ ایک حساس معاملہ تھا۔

تم لوگوں کو علم ہے کہ میرے دنیا سے گزر جانے کے بعد یہ تمام جائیداد مسٹر کولنز کے پاس چلی جائے گی۔ اور اس کے پاس اتنا اختیار ہو گا کہ تم سے گھر خالی بھی کروا سکتا ہے۔ مسز بینٹ کو اس شخص پر سخت غصہ تھا کیونکہ ان کی جائیداد ان کی بیٹیوں کے بجائے اس شخص کے پاس جانی تھی۔ اور کہنے لگیں کہ میں اس شخص کا نام بھی نہیں سننا چاہتی اور اگر میں آپ کی جگہ ہوتی تو کچھ نہ کچھ انتظام کر چکی ہوتی۔ جین نے سمجھایا کہ وصیت ہی کچھ اس طرح کی ہے کہ اس کے علاوہ کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ان کا کوئی بھائی نہیں ہے۔ یہ بات مسز بینٹ کو پہلے بھی کئی مرتبہ سمجھانے کی کوشش کی گئی مگر وہ ہمیشہ کہتیں کہ ان کی پانچ بیٹیوں کے ساتھ بہت زیادتی کی جائے گی۔ ایک ایسے شخص کو جائیداد دے کر جسے وہ جانتے بھی نہیں۔ مسٹر بینٹ نے کہا کہ ہاں اس چیز کا تو وہ مجرم ہے کہ لونگ بورن کی جائیداد اس کے پاس چلی جائے گی پھر اس کی مرضی جو چاہے اس کے ساتھ کرے۔ مگر اس نے خط میں جو کچھ لکھا ہے پہلے وہ تو سن لو شاید اسے پسند کرنے لگو۔ مسز بینٹ نے کہا کہ اس کا باپ ہمیشہ آپ کے ساتھ بد تمیزی کرتا ہے لڑائی جھگڑے کرتا تھا تو بیٹا کیسے اچھا نکل سکتا ہے۔ مسٹر بینٹ نے جواب دیا کہ ہاں اس لڑائی کا اس نے خط میں بھی ذکر کیا ہے۔

سنو وہ لکھتا ہے کہ

جناب اس بات نے مجھے سخت عذاب میں ڈالا ہوا ہے کہ آپ اور میرے مرحوم والد کے درمیان لڑائی جھگڑا تھا۔ اور ان کے دنیا سے جانے کے بعد ہمیشہ سے میری خواہش رہی کہ اس جھگڑے کو ختم کر سکوں۔ پہلے بھی ایسا کرنا چاہتا تھا مگر ہمت نہ پڑ سکی مگر اب میں فیصلہ کر چکا ہوں۔ مجھے پادری بنایا جا چکا ہے۔ میری قسمت نے ساتھ دیا اور جناب لوئیس ڈی برگ جو فوت ہو چکے ہیں ان کی عظیم بیوی جناب محترمہ لیڈی کیتھرین ڈی برگ نے مجھ پر نظر کرم کیا اور دوسرے لوگوں کی جگہ مجھے پادری کی جگہ دے دی اور میری آمدنی میں بہت ہی زیادہ اضافہ ہو گیا۔ اب مجھ جیسے حقیر شخص کی خواہش ہے کہ میں ان کی ہر ایک خواہش کو بلا چون وچرا مان لوں کیونکہ چرچ بھی مجھ سے یہی توقع رکھتا ہے۔ بطور پادری بھی میری ذمہ داری ہے کہ اپنے ہر جاننے والے کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آئوں اور یقینی طور پر اس سلسلے میں جو کام کر رہا ہوں اس کی آپ بھی تعریف کریں گے۔ آپ جانتے ہیں کہ میں لونگ بورن کی جائیداد کا اگلا وارث ہوں مگر چونکہ حالات نے ایسا کیا ہے اس لیے آپ اس سلسلے میں مجھے معاف کر دیں گے اور محبت کا جواب محبت سے دیں گے۔ جائداد مجھے ملے گی اور اس سے آپ کی بیٹیوں کو جو نقصان ہو گا وہ سوچ کر میں شرمندگی محسوس کرتا ہوں اور دوبارہ آپ سے معافی کا خواستگار ہوں۔ مگر ساتھ ہی میری یہ بھی خواہش ہے کہ آپ کے اس نقصان کو کسی طرح پورا کروں۔ کس طرح یہ بات چیت آپ سے ملنے کے بعد ہو گی مجھے یقین ہے کہ آپ مجھے اپنا مہمان بننے کا اعزاز بخشیں گے۔ اور اسی لیے میں آپ کی خدمت میں اٹھارہ نومبر بروز پیر شام چار بجے آپ کے دولت خانے میں حاضری

دوں گا۔ امید ہے کہ اس سے اگلے ہفتے تک آپ مجھے بطور مہمان برداشت کریں گے۔ میرے لیے بھی اتنے دن آپ کے پاس اس لیے رہنا ممکن ہو گا کیونکہ لیڈی کیتھرین مجھے اس کی اجازت دے چکی ہیں اور انہوں نے ایک پادری کا بھی بندوبست کر لیا ہے۔ آپ بیگم صاحبہ اور آپ کی دختران کو میری طرف سے بہت سلام قبول ہو۔

آپ کا مخلص اور دوست

ولیم کولنز

مسٹر بینٹ نے خط پڑھنے کے بعد کہا کہ یہ شریف انسان اور صلح کا خواہشمند لگتا ہے۔ اور اگر کوئی اچھی بات اس کے ذہن میں ہے تو میں اس کی تعریف کروں گا۔ جین نے کہا کہ ہماری جائیداد ہم سے لینے کے بعد وہ ہمارے نقصان کو کیسے پورا کر سکتا ہے لیکن پھر بھی اس نے اچھے الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ جبکہ ایلزبیتھ کو خط کی تحریر کا انداز بہت ہی عجیب و غریب معلوم ہوا اور کہنے لگی کہ کچھ لوگ اتنے اعلی نہیں ہوتے جتنا وہ اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ مجھے تو لگتا ہے کے اس میں عقل ہی نہیں جبکہ مسٹر بینٹ نے کہا کہ مجھے خواہش ہے کہ میں جلد از جلد اس سے ملوں اور دیکھوں کہ وہ کیا کہنا اور کرنا چاہتا ہے۔ میری نے علمیت جھاڑی کے خط کی تحریر میں کوئی خاص بات نہیں ہاں زیتون کی شاخ کا جو ذکر کیا گیا ہے وہ توجہ کے قابل ہے۔ لیڈیا اور کیتھرین کی خواہشات بہت بلند تھیں اور انہیں اس خط میں یا اس کے لکھنے والے میں کوئی کشش محسوس نہیں ہوئی۔ ان کے ذہن میں اعلی لباس میں ملبوس آفیسر موجود تھے۔ جبکہ مسز بینٹ نے جب اس شخص کے اچھے طریقے سے استقبال کا کہا تو تمام لوگ یہ سن کر حیران رہ گئے۔

مسٹر کولنز بتائے ہوئے وقت پر وہاں پہنچ گیا۔ پچیس سال عمر تھی اور موٹا تازہ تھا دیکھنے اور چلنے پھرنے میں سنجیدہ اور اعلی خاندان کا نظر آتا جبکہ بات کرنے میں بہت زیادہ مصنوعی پن تھا۔ مسز بینٹ کی تعریف کی کہ وہ اور اس کی بیٹیاں بہت خوبصورت ہیں اور وقت آنے پر سب کی اچھی جگہ شادی ہو جائے گی۔ مسز بینٹ نے اس کی تعریف کو پسند کیا اور کہنے لگی کہ آپ کی زبان مبارک ہو ورنہ وصیت کے مطابق تو ان کے پاس کچھ بھی نہیں باقی رہے گا۔ کولنز بولا آپ کا اشارہ وصیت کے بارے میں ہے جس کے مطابق مرد کو ہی جائیداد مل سکتی ہے یعنی مجھے۔ مسز بینٹ نے کہا بالکل ایسی ہی بات ہے آپ بالکل قصوروار نہیں اتفاق سے وصیت ہی ایسی لکھ دی گئی اور وہ مرد آپ کی جگہ کوئی دوسرا بھی ہو سکتا تھا۔ کولنز نے جواب دیا کہ مجھے اس بارے میں آپ سے زیادہ احساس ہے مگر میں اس وقت کوئی بات کرنے میں احتیاط سے کام لوں گا میں آپ کی بیٹیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ان کی تعریف ہی کرنے آیا ہوں اور ایک دوسرے سے تعارف کے بعد اس بارے میں گفتگو کروں گا۔ رات کے کھانے پر جانے کی وجہ سے اسے اپنی بات ادھوری چھوڑنی پڑی۔ مگر سب لوگوں کو یہ علم ہو گیا تھا کہ نہ صرف وہ مسز بینٹ کی بیٹیوں کی تعریف کرنا چاہتا ہے بلکہ گھر اور اس کی ایک ایک

چیز کی اس نے کھل کر تعریف کی۔ مسز بینٹ ایک طرف تو اس کی تعریفوں سے خوش ہو رہی تھیں اور دوسری طرف ذہن میں یہ تھا کہ کہیں اس کے ذہن میں یہ تو نہیں کہ مستقبل میں یہ تمام چیزیں اس کے پاس آنے والی ہیں۔ کولنز نے کھانے کی ایک ایک چیز کی تعریف کی اور پوچھا کہ اتنا شاندار کھانا بنانے کا شرف کس بیٹی کو حاصل ہوا ہے۔ مسز بینٹ نے کہا کہ جب ایک اچھا کھانا پکانے والا ملازم وہ رکھ سکتے ہیں تو پھر بیٹیوں کو کھانا پکانے کی کیا ضرورت ہے۔ جس پر اس نے شرمندگی کا اظہار کیا کہ اس کی بات مسز بینٹ کو بری لگی۔ مسز بینٹ کہ کہنے کے باوجود کہ وہ ناراض نہیں ہیں کولنز بہت دیر تک ان سے معافی مانگتا رہا۔

رات کے کھانے کے بعد مسٹر بینٹ نے کولنز سے اس کے پسندیدہ موضوع پر بات کی تاکہ وہ دیر تک اس بارے میں بات کریں یعنی اس کی عظیم سرپرست محترمہ لیڈی کیتھرین ڈی برگ۔ اور پھر تو واقعی اسے موقع مل گیا ان کی بہت زیادہ تعریف کرنے کا۔ اپنے چہرے پر ایسے تاثرات لے کر آیا جیسے وہ کسی بہت عظیم المرتبت شخصیت کے بارے میں گفتگو کرنے والا ہو۔

جناب مجھے زندگی میں کوئی اور اتنی عظیم ہستی نہیں ملیں جتنی محترمہ لیڈی کیتھرین ڈی برگ۔ اگرچہ اپنے رتبے کا ہمیشہ لحاظ رکھتی ہیں تاکہ انہیں اندازہ رہے کہ وہ ایک عظیم شخصیت سے ہم کلام ہیں مگر اپنے سے کم تر لوگوں سے بھی بہت محبت سے پیش آتی ہیں۔ میری گفتگو کو ہمیشہ انہوں نے پسند فرمایا۔ کئی مرتبہ مجھے روزنگز میں ان سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور جس کام کا انہوں نے حکم فرمایا وہ میں بجالایا۔ لوگ کہتے ہیں کہ دراصل وہ بہت غرور میں رہتی ہیں مگر میں نے ایسا کبھی محسوس نہیں کیا۔ دراصل وہ گفتگو اعلی حیثیت میں رہتے ہوئے ہی کرتی ہیں۔ میرے ہمسایوں کے ساتھ مراسم کا بھی انہوں نے کبھی برا نہیں منایا اور جب کبھی دس پندرہ دن کے لیے کہیں اور جانا پڑے تو اس چیز کو بھی نظر انداز کر دیتی ہیں۔ اگرچہ اپنے سے کم تر لوگوں کو مشورہ دینے میں انہیں برا ماننا چاہیے تھا مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا اور مجھے بذات خود شادی کا مشورہ دیا۔ اس شرط کے ساتھ کہ میں اپنی ہونے والی بیوی کے انتخاب میں بہت احتیاط سے کام لوں۔ اور تو اور انہوں نے میرے گھر میں تشریف لانے کا بھی مجھے شرف بخشا اور اس میں چند تبدیلیوں کا بھی مشورہ دیا۔

مسٹر اور مسز بینٹ نے بھی ان کی تعریف کی بلکہ مسز بینٹ نے تو کہہ دیا کہ ایسی خواتین تو دنیا میں بہت ہی کم ملتی ہیں۔ پوچھنے پر بتایا کہ وہ اس کے گھر کے قریب ہی رہتی ہیں۔۔ بہت بڑی جائیداد کی مالک ہیں اور صرف ایک بیٹی ہے جو بہت حسین ہے۔ بلکہ محترمہ لیڈی کیتھرین ڈی برگ تو فرماتی ہیں کہ حسین کا لفظ اس کے لئے بہت کم ہے۔ دیکھنے سے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ وہ کسی بہت اعلی خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ لیکن جسم کچھ اس طرح کا ہے کہ وہ ہمیشہ بیمار دکھائی دیتی

ہی۔ اس لیے کسی بھی فن میں اعلی مقام حاصل کرنے سے ناکام رہیں۔ اسے جو خاتون تعلیم دیتی ہے اس کے منہ سے ہی یہ سب کچھ معلوم ہوا۔ محترمہ لیڈی کیتھرین ڈی برگ صحت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے شہر نہ جا سکیں اور اس لیے برطانیہ کا محل ایک عظیم الشان ہیرے سے محروم رہ گیا۔ میری یہ بات انہیں بہت اچھی لگی اور میں مختلف اوقات میں انھیں تحائف بھی پیش کرتا رہتا ہوں۔ اور ان کی بیٹی کے لیے بھی میں نے کہا کہ وہ دنیا میں اس لیے بھیجی گئی ہیں کہ ان کا شمار عظیم ترین بیگمات میں ہو۔ میں اس طرح کی گفتگو کرتا ہوں کیونکہ یہ میری ذمہ داری ہے کہ ایک عظیم الشان عورت کے شایان شان تعریف کروں۔

مسز بینٹ نے کہا کہ آپ انہیں مکھن لگاتے رہتے ہیں یہ بہت عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور آپ اس فن میں ماہر بھی نظر آتے ہیں۔ اس قسم کی چکنی چپڑی اور مکھن لگانے والی گفتگو کو پہلے سے آپ تیار کرتے ہیں یا فری طور پر آپ کے ذہن میں آجاتی ہیں۔ مسٹر کولنز نے جواب دیا کہ بعض اوقات فوری طور پر ذہن میں آتی ہیں اور بعض اوقات میں انہیں پہلے سے تیار رکھتا ہوں۔ مگر انہیں کہتا ہمیشہ ایسے ہی ہوں جیسے ابھی ابھی میرے ذہن میں آئی ہو۔

مسٹر بینٹ یہ بیوقوفی کی گفتگو سن کر دل میں ہنس رہے تھے مگر چہرے سے اس بات کا اظہار نہ کرتے۔ انہیں معلوم ہو چکا تھا کہ یہ شخص انتہائی بے وقوف ہے مگر اسے برداشت تو کرنا ہی تھا۔ بعد میں اسے ایک کتاب پڑھنے کو دی جو لائبریری سے لایا ہوا ناول تھا۔ اسے دیکھ کر اس نے منع کر دیا کہ وہ ایسی کتاب نہیں پڑھ سکتا۔ مسز بینٹ کی چھوٹی بیٹیوں نے حیرت کا اظہار کیا تو ایک سنجیدہ کتاب پڑھنے پر اس نے رضامندی ظاہر کر لی۔ تھوڑی دیر ہی پڑھا تھا کہ لیڈیا اسے نظر انداز کرتے ہوئے اپنی گفتگو کرنے لگی جو میریٹن اور وہاں کے فوجی آفیسرز سے متعلق تھی۔ باقی بہنوں نے اسے چپ کرانے کی کوشش کی مگر کولنز غصے میں آچکا تھا اور کہنے لگا کہ اگرچہ کتابیں خواتین کی تربیت کے لیے تیار کی جاتی ہیں مگر یہ ان سے فائدہ نہیں اٹھاتیں۔ کتابوں میں لکھی ہوئی نصیحتیں دنیا کی بہترین چیزوں میں سے ایک ہے مگر میری کزن کی مرضی۔

مسز بینٹ نے اس سے معذرت کی کے اس کی بیٹی نے غلط رویہ اختیار کیا۔ مگر اس نے کہا کہ میں نے یہ بات محسوس نہیں کی اور مسٹر بینٹ کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گیا۔

دراصل اس میں عقل کی کمی تھی۔ وہ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرتا رہا اعلی طبقے سے بھی ملتا مگر پھر بھی اپنی اصلاح نہ کر سکا۔ باپ اس پر بہت سختی کرتا جس سے بات چیت میں نرم رویہ آگیا تھا۔ مگر ابتدائی عمر میں ہی بہت زیادہ دولت ملنے کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو عظیم المرتبت خیال کرنے لگا۔ ایک چرچ جس کے پاس زمینوں کی بہت زیادہ آمدنی ہوتی تھی وہاں پر پادری کی ضرورت تھی تو لیڈی کیتھرین نے اس کی سفارش کر دی۔ جس سے اس کی عاجزی کے ساتھ تکبر اور

غرور بھی شامل ہو گیا۔ اور اب اسے ایک بیوی کی تلاش تھی۔ لونگ بورن آنے کا مقصد بھی اسی سوچ کی تکمیل تھی تا کہ ان لڑکیوں میں سے ایک بطور اپنی بیوی انتخاب کر لے۔ کیونکہ ان کی خوبصورتی کی اس نے کافی تعریفیں سنی تھیں۔ اور یہی اس کا پلان تھا کہ اس طرح اپنے باپ کی لڑائی کو بھی ختم کر سکے گا اور اس کے خیال میں ایک بہت سخی دل والا ہی اس طرح کا کام کر سکتا تھا۔ پہلی نظر میں ہی اسے جین بہت خوبصورت لگی۔ مسز بینٹ نے اس کی گفتگو سے یہ بات جان کر اسے بتا دیا کہ اس کی تو جلد ہی شادی ہونے والی ہے۔ ہاں چھوٹی بیٹیوں نے آج تک کسی کو پسند نہیں کیا تو اپنی توجہ ایلزبیتھ کی طرف منتقل کر دی۔ مسز بینٹ نے بھی اس چیز پر بالکل اعتراض نہ کیا اور سوچنے لگی کہ اس کی دو بیٹیوں کی شادی جلد ہی ہو جائے گی اور پہلے جسے ناپسند کر رہی تھیں اب اس سے بہت محبت سے گفتگو کرنے لگیں۔

لیڈیا نے میریٹن جانے کا فیصلہ کیا تو میری کے علاوہ تمام بہنیں اس کے ساتھ جانے کے لئے تیار تھیں۔ مسٹر بینٹ کی خواہش تھی کہ کچھ دیر کو لنز سے جان چھوٹ جائے تو ان کے کہنے پر وہ تمام لڑکیوں کو اپنی حفاظت میں وہاں لے جانے کے لیے تیار ہو گیا۔ مسٹر بینٹ کے ساتھ وہ لائبریری میں وقت گزارتا تو سب سے بھاری کتاب اس کے ہاتھ میں ہوتی مگر مسلسل اپنی جائیداد کے بارے میں گفتگو کرتا۔ اسی لیے مسٹر بینٹ نے اپنی جان چھڑائی تو وہ لڑکیوں کے ساتھ فوری طور پر روانہ ہو گیا اور راستے میں اس طرح کی گفتگو جاری رکھی کہ اس میں دماغ نام کی کوئی شے ہے ہی نہیں۔ مروت میں لڑکیوں نے کوئی جواب نہ دیا اور وہ میریٹن پہنچ گئے۔ وہاں انہیں ایک بہت ہی خوبصورت آفیسر نظر آیا جو مسٹر ڈینی سے گفتگو میں مصروف تھا۔ لیڈیا اور کٹی اس کے ساتھ خاص طور پر تعلقات استوار کرنا چاہتی تھیں۔ مسٹر ڈینی نے اس کا تعارف مسٹر وکہم کے نام سے کروایا جس نے فوج میں افسر بننا قبول کر لیا تھا۔ خوبصورت بھی تھا اور فوجی وردی نے چار چاند لگا دیے۔ باتیں کرنے میں اس کا کوئی جواب نہ تھا۔ دل میں اتر جانے والی گفتگو وہ کر رہا تھا کہ اسی وقت گھوڑوں پر ڈارسی اور بنگلی بھی وہاں پر آ گئے۔ خواتین سے مل کر بہت خوش ہوئے اور بنگلی نے جین سے گفتگو کرنے میں خاص طور پر خوشی محسوس کی اور بتایا کہ وہ ان سے ملنے لونگ بورن ہی جا رہے تھے۔ ڈارسی نے اس کی بات کی تائید سر ہلا کر کی مگر جیسے ہی وکہم نظر آیا تو اسے غور سے دیکھنے لگا۔ ایلزبیتھ نے دیکھا کہ دونوں آدمیوں نے ایک دوسرے کو بہت مختلف انداز سے دیکھا۔ ایک خوفزدہ ہو چکا تھا اور دوسرا سخت غصے میں آ چکا تھا۔ وکہم نے ڈارسی کو سلام کیا تو بہت بے دلی سے سلام کا جواب دیا۔

ایلزبیتھ سوچ رہی تھی کہ ایسا کیا ہے ان دونوں کے درمیان اگرچہ بنگلی کو یہ سب کچھ معلوم نہیں ہو سکا تھا۔ کچھ دیر بعد دونوں اجازت لے کر آگے روانہ ہو گئے۔ جبکہ مسٹر ڈینی اور وکہم لڑکیوں کے خالو مسٹر فلپس کے دروازے تک آئے تو

لیڈیا نے انہیں اندر آنے کا کہا اور مسز فلپس نے بھی انہیں دیکھنے کے بعد اندر آنے کی دعوت دی مگر دونوں آدمیوں نے کہا کہ پھر کبھی اور سلام دعا کے بعد وہاں سے چلے گئے۔

خالہ ہمیشہ اپنی بھانجیوں کو دیکھ کر خوش ہوتی تھیں اور ایسا ہی ہوا۔ مسٹر کولنز سے خالہ کا تعارف کروایا گیا جس نے اپنے اسی مصنوعی انداز سے بہت زیادہ شرمندگی کا اظہار کیا کہ وہ بغیر بلاوے کے وہاں پر آ گیا ہے۔ لڑکیوں نے خالہ سے وکہم کے متعلق سوالات کیے تو انہوں نے کہا کہ انہیں بھی زیادہ علم نہیں۔ باقی آفیسرز کو کھڑکی سے دیکھا تو وہ اس قابل نہیں تھے کہ انہیں زیادہ توجہ دی جاتی۔

دوسرے دن مسٹر فلپس نے چند فوجی آفیسرز کی دعوت کر رکھی تھی تو خالہ نے کہا کہ اگر لڑکیاں کل وہاں پر موجود ہوں تو وہ وکہم کو بھی دعوت میں بلا سکتی ہے۔ ان کے خالو مسٹر فلپس نے بھی کہا کہ ہاں کل کی دعوت شاندار کی جائے گی۔ واپس جاتے ہوئے مسٹر کولنز نے دوبارہ بغیر اجازت وہاں آنے پر بار بار معافی طلب کی۔ ایلزبیتھ نے جین سے اس بارے میں بات کی جو اس نے ڈارسی اور وکہم کے رویے کو دیکھ کر محسوس کی تھی۔ گھر پہنچے اور اپنے اچھے استقبال کے بارے میں بتایا تو مسز بینٹ نے بہت خوشی محسوس کی۔ کولنز کہنے لگا کہ اگر مسز فلپس کی کوئی برابری کر سکتا ہے تو وہ صرف لیڈی کیتھرین اور ان کی صاحبزادی ہیں۔ مسز فلپس کی اس لئے بھی بہت تعریف کی جس نے پہلی ہی ملاقات میں دعوت پر بلا لیا۔ شاید یہ بھی وجہ ہو گی کہ وہ ان کی بھی دور کی رشتہ دار ہیں مگر ان کا رویہ بہت ہی اعلی لوگوں جیسا تھا۔

دعوت میں جانے کے وقت وہ بضد تھا کہ مسٹر اور مسز بینٹ کے ساتھ ہی رکے گا مگر بڑی مشکل سے اسے تیار کیا گیا کہ لڑکیوں کے ساتھ وہ دعوت میں شریک ہو۔ سب دعوت میں پہنچ گئے اور علم ہونے پر کے وکہم بھی اس میں شرکت کر رہا ہے وہ بے حد خوش ہوئے۔ وکہم نے ہر ایک شے کی بھرپور طریقے سے تعریف کی اور اس گھر کو روزنگز کے گرمیوں کے چھوٹے گھر سے ملانے کی کوشش کی جو مسز فلپس کو اچھی نہ لگی۔ مگر جب تفصیل سے لیڈی کیتھرین کے گھر کے بارے میں بتایا تو پھر مسز فلپس کو تسلی ہوئی۔ کولنز دیر تک اس عظیم الشان عمارت کی تعریف کرتا رہا اور درمیان میں اپنے گھر کی بھی۔ مسز فلیپس اس کی باتوں سے متاثر ہو چکی تھی اور سوچ رہی تھی کہ اپنی باقی سہیلیوں کو بھی اس بارے میں بتائیں گی۔ جبکہ لڑکیاں اس کی باتوں میں بالکل دلچسپی نہیں لے رہی تھیں اور کوشش کر رہی تھیں کہ اگر پیانو وہاں پر ہوتا تو موسیقی بجاتیں اور لطف اندوز ہوتیں۔ انہیں کافی انتظار کے بعد مہمان مرد نظر آئے جن کے ساتھ وکہم بھی موجود تھا۔ وہ خوبصورت نوجوان اعلی طبقے سے تعلق رکھتے تھے مگر ان سب میں وکہم سب سے بلند و برتر نظر آ رہا تھا۔ سب خواتین ہی اسے پسند کر رہی تھیں مگر وہ جس کے قریب بیٹھا وہ ایلزبیتھ تھی اور جلد ہی ایلزبیتھ اندازہ لگا چکی تھی کہ

یہ شخص گفتگو سے دل جیتنے کا فن جانتا۔ اگرچے مسٹر کولنز کو اب بالکل نظر انداز کر دیا گیا تھا مگر مسز فلپس اس سے گفتگو کرتی رہیں۔ تاش کے کھیل میں اسے شامل ہونے کا کہا گیا تو اس نے کہا کہ اس کے عظیم رتبہ کی وجہ سے اسے یہ کھیل نہیں آتا۔

پھر وکہم الزبتھ اور لیڈیا کے قریب بیٹھ گیا۔ ایلزبیتھ کا خیال تھا کہ لیڈیا سے اس کی زیادہ باتیں ہوں گی کیونکہ وہ لاٹری کے کھیل میں جیت بھی رہی تھی اور بہت خوش تھی۔ وکہم نے ایلزبیتھ کو بتایا کہ وہ ڈارسی کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے۔ پوچھنے لگا کہ میریٹن اور نیدر فیلڈ پارک میں کتنا فاصلہ ہے اور ڈارسی کتنے دنوں سے وہاں رہائش پذیر ہے۔ ایلزبیتھ نے بتایا کہ ایک مہینہ ہو چکا ہے۔ وکہم بتانے لگا کہ ڈارسی بہت بڑی جائیداد کا مالک ہے دس ہزار پاؤنڈ کی اس کی سالانہ آمدنی ہے۔ بچپن سے ہی میں اسے جانتا ہوں۔ کل آپ نے دیکھا ہو گا کہ اس کا رویہ میرے ساتھ اچھا نہ تھا۔ جس پر ایلزبیتھ نے جواب دیا کہ چند دنوں کی ملاقات سے ہی وہ سمجھ چکی ہے کہ وہ کتنے ناپسندیدہ ہیں۔ جبکہ وکہم نے کہا کہ وہ اس بارے میں کچھ کہنے سے گریز کرے گا۔ ایلزبیتھ نے کہا مگر یہاں پر ہر شخص اس کے بارے میں غلط رائے ہی رکھتا ہے۔ وکہم نے کہا مگر دنیا کا دستور ہے کہ اگر ایک شخص خوبصورت ہو اور بہت بڑی جائیداد کا مالک ہو تو اس کے غرور اور بری عادات کو بھی نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور اسے اچھا انسان ہی کہتی ہے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ اگرچہ میری اس سے بہت کم ملاقات ہوئی ہے مگر میں اسے مغرور ہی کہوں گی۔ وکہم کے پوچھنے پر اس نے جواب دیا کہ لگتا ہے کہ وہ یہاں پر کافی عرصے رہائش رکھیں گے اور امید ہے کہ آپ اپنے پروگرام ان کی وجہ سے تبدیل نہیں کریں گے۔ جس پر اس نے جواب دیا کہ میں اس سے خوفزدہ نہیں ہوں اور اگر وہ چاہیں تو میری موجودگی کی وجہ سے یہاں سے جا سکتے ہیں۔ دراصل ہمارے درمیان کافی کشیدگی ہے اور میں اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس کی وجہ سے میرا حق مارا گیا ہے اور یہ بات ساری دنیا کے سامنے کہنے کے لیے تیار ہوں۔ ڈارسی کے والد صاحب دنیا کے عظیم ترین انسان تھے ان سے میرے بہت ہی اچھے تعلقات تھے اور اس شخص کو دیکھ کر ان کی اچھی یادیں میرے ذہن میں آجاتی ہیں۔ وہ میرے لئے بہت کچھ کرنا چاہتے تھے مگر اس شخص نے تمام منصوبے خاک میں ملا دیئے اپنے والد کا بھی بالکل نہ سوچا۔ ایلزبیتھ کی خواہش تھی کہ وہ اس بارے میں مزید جانے مگر خاموش رہی۔ وکہم میریٹن اور وہاں کے لوگوں کی بہت زیادہ تعریف کرتا رہا اور کہا کہ اچھے لوگوں سے ملاقات کرنا اس کی کمزوری ہے۔ میں اکیلا رہ ہی نہیں سکتا۔ دراصل نوکری اور دوسروں سے ملاقات کرنا میری کمزوری میں شامل ہے کیونکہ میرا دل ٹوٹا ہوا ہے۔ فوج کی نوکری میری طبیعت کے خلاف ہے مگر پھر بھی میں کر رہا ہوں۔ مجھے چرچ کے لئے تیار کیا گیا تھا اور اگر یہ شخص راستے میں نہ آتا تو میں اپنی منزل حاصل کر چکا ہوتا۔ ڈارسی کے والد کی یہ وصیت تھی کے بہترین چرچ میں مجھے نوکری دی جائے کیونکہ وہ مجھے بہت پسند

کرتے تھے اور خواہش تھی کہ میں اچھی زندگی بسر کروں۔ مگر جیسے ہی چرچ میں جگہ خالی ہوئی تو وہ ایک دوسرے شخص کہ حوالے کر دی گئی۔ ایلزبیتھ نے بلند آواز سے کہا تو پھر آپ کو قانون کا سہارا لینا چاہیے تھا۔ جس پر وکہم نے جواب دیا کہ قانون مجھے مدد نہیں دے سکتا تھا اور اس شخص نے کہا کہ میں اس جگہ کے لیے اہل نہیں ہوں۔ اگرچہ مجھ پر سراسر الزام لگایا گیا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ جب مجھے غصہ آتا ہے تو میں کسی کا بھی لحاظ نہیں کرتا اور ڈارسی کے ساتھ بھی اسی طرح گفتگو کرتا ہوں۔ دراصل ہماری عادات میں زمین آسمان کا فرق ہے اور اسی لیے وہ مجھے پسند نہیں کرتا۔

ایلزبیتھ یہ سب کچھ سن کر غصے میں آگئی تھی اور کہنے لگی کے اس کے لیے تو اس کی سرعام سرزنش کرنی چاہیے۔ جواب آیا کہ وقت آنے پر ایسا ہی کیا جائے گا۔ دل تو کرتا ہے کہ سب کے سامنے اس کا سر پھاڑ دوں۔ مگر اس کے باپ کی محبتوں کی وجہ سے میں ایسا نہیں کرتا۔ اس نے اس قسم کی گفتگو کی جس سے ایلزبیتھ اس کی بہت زیادہ عزت کرنے لگی اور پوچھا کہ اس کا آپ کے ساتھ رویہ اتنا خراب کیوں ہے تو جواب دیا کہ وہ دراصل مجھ سے نفرت کرتا ہے حسد کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا باپ مجھ سے بہت محبت کرتا تھا اور یہی بات میرے لئے اسکی نفرت کا باعث بنی۔ دراصل یہ شخص اپنے سامنے کسی کو برداشت نہیں کر سکتا۔

ایلزبیتھ نے کہا کہ اگرچہ میں اسے اچھا نہیں سمجھتی تھی مگر وہ اتنا برا نکلے گا یہ مجھے علم نہ تھا۔ ہاں میں نے اسے کہتے سنا کہ اگر وہ کسی کو برا سمجھنے لگے تو اتنی جلدی اپنی سوچ تبدیل نہیں کرتا نہ ہی اسے معاف کرتا ہے۔ کتنے برے مزاج کا انسان ہے۔ وکہم نے کہا کہ دراصل اس موضوع پر بات کرتے ہوئے میں خاموش ہو جاتا ہوں۔ ایلزبیتھ سوچ رہی تھی کہ ایک دفعہ وکہم کو دیکھنے سے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ دل کا بھی کتنا اچھا ہو گا۔

وکہم نے بات جاری رکھی کہ ہم نے ایک ساتھ بچپن گزارا۔ میرے والد اور آپ کے خالو ایک ہی پیشے سے منسلک تھے۔ لیکن میرے والد کو نقصان ہوا اور وہ ڈارسی کے والد کے ساتھ کام کرنے لگے۔ پیمبرلے جائیداد کے نگران مقرر ہوئے اور وہاں پر میرے والد کی بہت عزت کی جاتی تھی۔ جب میرے باپ کا انتقال ہو رہا تھا تو اس وقت بھی کہا گیا کہ میرا مکمل خیال رکھا جائے گا۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ لڑائی کے باوجود بھی انسان کو اس کے حق سے تو محروم نہیں کیا جا سکتا۔ وکہم نے جواب دیا کہ یہ نیکی کے کام بھی کرتا ہے تو تکبر اور غرور اور دنیا کو دکھانے کے لئے۔ لوگوں سے اچھے طریقے سے ملتا ہے ان کی مدد بھی کرتا ہے مگر صرف اپنے خاندان کا نام بلند کرنے کے لیئے اور دکھاوے کے لیے۔ اور دکھاوے کے لیے ہی اپنی بہن کا بھی بہت خیال رکھتا ہے۔ آپ محسوس کریں گی کہ اس سے بہتر بھائی دنیا میں کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا۔ ایلزبیتھ نے اس کی بہن کے بارے میں پوچھا تو جواب آیا کہ اس خاندان کے کسی بھی فرد کے بارے میں برائی کرنا مجھے پسند نہیں ہے مگر اس میں بھی بہت زیادہ غرور اور انا پسندی ہے۔ کم عمری میں وہ بہت اچھی تھی اور کئی کئی

گھنٹے میں اس کے ساتھ کھیلنے میں مصروف رہتا مگر بڑی ہو کر وہ مغرور ہو چکی ہے۔ اب لندن میں ایک خاتون کے ساتھ رہتی ہے جو اس کی تعلیم و تربیت بھی کرتی ہے۔ ایلزبیتھ نے حیرانگی سے پوچھا کہ ایسا شخص بنگلی جیسے اچھے انسان کا دوست کیسے ہو سکتا ہے تو وکہم نے کہا کہ وہ بنگلی کو بالکل بھی نہیں جانتا۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ ڈارسی ایک فن میں ماہر ہے کہ جب چاہے دوسروں کا دل جیت سکتا ہے مگر وہ دوستی اپنے سے برابر کے لوگوں سے ہی کرتا ہے۔ غریب کو تو اپنے قریب پھٹکنے نہیں دیتا۔

مسٹر کولنز کی طرف سے مسز فلپس کو پریشانی لاحق ہوئی کیونکہ وہ بہت زیادہ کھیل میں ہار رہا تھا۔ مگر اس نے کہا کہ کوئی مسئلہ نہیں اور اس بارے میں فکر نہ کی جائے۔ میرا تعلق لیڈی کیتھرین کے ساتھ ہے اور ان کی شفقت اور دولت سے مالا مال ہوں۔ وکہم نے لیڈی کیتھرین کا نام سنا تو ایلزبیتھ سے کہنے لگا کہ یہ شخص انہیں کیسے جانتا ہے۔ ایلزبیتھ نے جواب دیا کہ اسے زیادہ علم نہیں ہے۔ تو وکہم نے کہا کہ لیڈی کیتھرین اور ڈارسی کی ماں آپس میں بہنیں تھیں۔ یہ بات بہت مشہور ہے کہ لیڈی کیتھرین اپنی تمام جائیداد اپنی بیٹی کے شوہر کو دے دیں گی جو شاید ڈارسی ہی ہو گا۔ جس پر ایلزبیتھ نے سوچا کہ اس کی سہیلی مس بنگلی کے خواب تو چکنا چور ہو جائیں گے کیونکہ وہ تو ڈارسی کا دل جیتنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتی ہے۔ دونوں ہی اس بات پر متفق نظر آئے کہ لیڈی کیتھرین ایک مغرور اور دوسروں کو بیوقوف بنانے والی عورت ہے۔ وکہم نے دوسری عورتوں کو بھی وقت دیا جنہوں نے بھی اسے بہت پسند کیا۔ وہاں سے جانے کے بعد ایلزبیتھ اس تمام گفتگو کے متعلق سوچتی رہی۔ دراصل وکہم کی شخصیت نے اس پر بہت اچھا اثر ڈالا تھا۔ پارٹی ختم ہونے کے بعد تمام لوگ لونگ بورن واپس پہنچ گئے۔

ایلزبیتھ کی زبانی جب جین کو ان تمام باتوں کا علم ہوا تو وہ سخت پریشان ہوئی کیونکہ بنگلی اور ڈارسی کے درمیان بہت ہی گہرے تعلقات تھے۔ مگر وکہم جیسے ملنسار اور خوبصورت شخص کے بارے میں یہ نہیں کہہ سکتی تھی کہ وہ جھوٹ بول رہا ہو گا۔ مگر اپنی اچھی عادت کی وجہ سے اس نے دونوں طرف کے لوگوں کی تعریف کی کہ دونوں طرف سے ہی کچھ نہ کچھ غلط فہمی موجود ہے اور غلطی بھی دونوں طرف سے ہی ہوتی ہے۔ ایلزبیتھ نے پھر ڈارسی کے ناپسندیدہ ہونے پر زور دیا اور کہنے لگی کہ بنگلی اپنے اچھے ہونے کی وجہ سے اسے کچھ نہیں کہتے۔ وکہم کے الفاظ میں بہت سچائی تھی اور ان کا چہرہ بھی ان کی گواہی دے رہا تھا۔ جین کو اگر فکر تھی تو اس بات کی کہ کہیں بنگلی کے ساتھ بھی دھوکا نہ ہو جائے۔

اسی وقت بنگلی اپنی بہنوں کے ساتھ وہاں پر آ گیا۔ دراصل وہ پارٹی میں دعوت دینے کے لئے وہاں پر آیا تھا۔ سہیلیاں مس بنگلی اور جین ایک دوسرے سے مل کر بہت خوش ہوئیں اگرچے دوسری بہنوں اور ان کی ماں سے ذرا دور ہی رہنے

کی کوشش کی۔ ایلزبیتھ کے بھی قریب نہ آئیں اور ماں سے بچنے کے لئے تو انہوں نے فوری طور پر واپسی کا کہہ دیا جس پر ان کا بھائی حیران ہوا۔

ان کے جانے کے بعد مسز بینٹ نے کہا کہ اصل میں جین کیلئے یہ دعوت منعقد کی جا رہی ہے۔ جبکہ ایلزبیتھ کی سوچ تھی کہ وہ جی بھر کے وکھم کے ساتھ بات کرے گی اور ڈارسی کو دیکھ کر اندازہ لگائے گی کہ اس کے کیا تاثرات ہیں۔ لیڈیا اور کٹی ان آدمیوں کے بارے میں سوچ رہی تھیں جن کے ساتھ وہ رقص کریں گی۔ جبکہ میری نے بھی دعوت میں شرکت کرنے کے لئے ہاں کر دی۔

ایلزبیتھ جو مسٹر کولنز سے ذرا دور ہی رہتی تھی اسے پوچھنے لگی کہ کیا وہ بھی دعوت میں شرکت کر رہے ہیں۔ وہ کہنے لگا کہ رات کی محفل کو وہ پسند نہیں کرتا مگر ٹھیک ہے دعوت میں شرکت کرے گا اور رقص بھی کرے گا اور اس کا بھی امکان نہیں کہ لیڈی کیتھرین یا بڑے بشپ اس چیز کا برا منائیں۔ اس طرح کی دعوتیں اخلاق کو تباہ نہیں کرتیں بلکہ اپنی تمام کزنز اور خاص طور پر ایلزبیتھ سے توقع کرتا ہے کہ وہ مجھے اپنے ساتھ رقص کرنے دیں گی۔ جین کو سمجھنا چاہئے کہ میں اس کا نام کیوں نہیں لے رہا اور اسے ناراض نہیں ہونا چاہیے۔ ایلزبیتھ یہ بات سن کر پریشان ہو گئی کیونکہ اس کے ذہن میں وکھم تھا جبکہ اسے دعوت مسٹر کولنز کی طرف سے مل رہی تھی۔ مگر پھر بھی تکلیف میں اس نے ہاں کہہ دی اگرچہ اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ مسٹر کولنز کی سوچ کیا ہے۔ اور پھر ان کی گفتگو سے شک یقین میں تبدیل ہو گیا۔ ماں نے بھی یہ بات ذہن میں ڈالنے کی کوشش کی کہ مسٹر کولنز کے ساتھ شادی سے وہ خوش رہے گی۔ ایلزبیتھ نے لڑائی جھگڑے کی وجہ سے کسی قسم کے جواب دینے سے گریز کیا اور سوچا کہ شاید یہ سب کچھ اس کا شک اور وہم ہو اور مسٹر کولنز شادی کے بارے میں سوچ ہی نہ رہے ہوں۔ دعوت نامہ ملنے کے بعد بہت زیادہ بارشیں شروع ہو گئیں جسکی وجہ سے لڑکیاں میریٹن نہ جا سکیں نہ ہی کسی آفیسر کے متعلق کوئی خبر لے سکیں۔ اپنی تیاری کے سلسلے میں سامان بھی دوسرے آدمی سے منگوایا۔ ایلزبیتھ خاص طور پر پارٹی کی خواہش کر رہی تھی تاکہ وکھم سے ملاقات ہو سکے۔ لیڈیا اور کیتھرین بھی وہاں جانے کے لیے بے چین تھیں۔

پارٹی میں ایلزبیتھ خاص طور پر تیار ہو کر گئی۔ اس کی نظروں نے وکھم کو ہر جگہ تلاش کیا مگر وہ کہیں نظر نہ آیا۔ لیڈیا نے مسٹر ڈینی سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ شہر میں کام کی وجہ سے اسے وہاں جانا پڑا ہے۔ جبکہ ایلزبیتھ کا خیال تھا کہ مسٹر بنگلی نے ڈارسی کی وجہ سے جان بوجھ کر اس کا نام مہمانوں کی فہرست میں نہیں ڈالا ہو گا۔ اس لیے اب وہ ڈارسی کو پہلے سے بھی زیادہ ناپسند کر رہی تھی اور جب وہ اس کے قریب اس کی خیریت معلوم کرنے آیا تو بہت ہی غلط لہجے میں جواب دیا۔ دراصل وہ اسے احساس دلانا چاہتی تھی کہ وہ لوگوں کے ساتھ بہت غلط کرتا رہا ہے۔ ڈارسی سے

اچھے طریقے سے بات کرنے کے بجائے وہ جب بنگلی کے پاس پہنچی تو وہ بھی اپنی جانب داری کی وجہ سے پسند نہیں آرہا تھا۔ لیکن اس کی فطرت اس طرح کی تھی کہ زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتی تھی اس لئے اپنی سہیلی شارلٹ لوکس سے اس بارے میں بات کی اور اسے مسٹر کولنز کی احمقانہ حرکتوں کے بارے میں بھی بتایا۔ اور یہ بھی کہ ان کے ساتھ جو دو رقص کیے وہ اس کے لیے اذیت تھے۔

ایک اور آفیسر کے ساتھ رقص کرتے ہوئے اسے علم ہوا کہ وہ بھی وکہم کو پسند کرتا ہے۔ پھر اچانک ڈارسی اس کے پاس آیا اور رقص کی دعوت دی جو نا چاہتے ہوئے بھی اسے قبول کرنی پڑی اگرچہ اپنے آپ پر غصہ تھا۔ شارلٹ نے اسے کہا کہ وہ اپنے غصے کو ظاہر نہ ہونے دے۔ رقص کے درمیان میں سنجیدہ گفتگو جاری رہی۔ ایلزبیتھ کہنے لگی کہ ہم دونوں کی عادات کتنی ملتی جلتی ہیں۔ دونوں ہی بہت کم گفتگو کرتے ہیں اور ملنسار بھی نہیں ہیں۔ اور بات کریں گے تو اس وقت جب دیکھیں گے اس میں اختلاف نہیں کیا جائے گا اور ہاں میں ہاں ملائی جائے گی۔ ڈارسی نے کہا کہ ایلزبیتھ بالکل بھی ایسی نہیں ہے جب کہ اپنے بارے میں کچھ کہنے سے قاصر ہے۔ پھر ایلزبیتھ نے وکہم کے بارے میں جیسے ہی بات شروع کی تو ڈارسی کے چہرے پر غصے کے اثرات نمایاں ہو گئے۔ ایلزبیتھ کو اپنی غلطی کا فوری طور پر احساس ہو گیا کہ اسے وکہم کا ذکر نہیں کرنا چاہیے تھا۔ ڈارسی نے کہا کہ وکہم کی عادات اچھی ہیں جو کوئی بھی اس سے ملتا ہے فوری طور پر اسے اپنا دوست تصور کرتا ہے بعد میں نتیجہ کیا ہو اس چیز سے بے پرواہ۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ وہ بد قسمت ہیں کہ انہیں آپ کی دوستی نصیب نہ ہوئی اور اس چیز کا نقصان بھی اٹھا رہے ہیں۔ ڈارسی کی خاموشی بتا رہی تھی کہ وہ اس موضوع پر مزید بات نہیں کرنا چاہتا۔

سر ولیم لوکس نے ڈارسی کو دیکھا تو سلام دعا کے بعد رقص اور رقص کرنے والوں کی بہت تعریف کی اور کہا کہ ایسی ہی دعوتیں اسے خوشیاں پہنچاتی ہیں۔ پھر جین اور بنگلی کو دیکھتے ہوئے کہا کہ جلد ہی ہمیں مبارکباد بھی دینی پڑے گی۔ مگر اس وقت تو یہ اچھی خاتون چاہتی ہیں کہ میں یہاں سے چلا جاؤں تا کہ وہ رقص سے لطف اندوز ہو سکیں۔ ڈارسی سمجھ گیا کہ وہ بنگلی اور جین کی شادی کے بارے میں اشارہ کر رہا تھا جو اس کے لیے بہت حیران کن خبر تھی اور اب غور سے ان دونوں کو دیکھنے لگا۔ پھر اپنے آپ کو سنبھال کر ایلزبیتھ سے پوچھا کہ وہ کس موضوع پر بات کر رہے تھے۔ ایلزبیتھ نے جواب دیا کہ وہ کچھ بھی بات نہیں کر رہے تھے اور نہ ہی کوئی ایسی بات ہے جو آگے کی جا سکے۔ اس نے کہا کہ کتابوں کے بارے میں گفتگو کی جا سکتی ہے۔ جس پر ایلزبیتھ نے کہا کہ کتابوں کے بارے میں بھی ان کا شوق مختلف ہے۔ ڈارسی نے کہا تو پھر ہم اپنی مختلف سوچوں اور عادات کے بارے میں گفتگو کر سکتے ہیں۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ کیا رقص کے کمرے میں ایسی گفتگو پسندیدہ ہو سکتی ہے۔ پھر اسے یاد دلایا کہ اس نے کہا تھا کہ اگر کسی سے ناراضگی ہو جائے تو آسانی سے معاف

نہیں کرتے اس لیے کوشش کرتے ہوں گے ناراضگی لوگوں سے کم سے کم ہو۔ لوگوں کے ساتھ تعصب سے بھی کام نہیں لیتے ہوں گے۔ اس نے جواب دیا کہ وہ آخر پوچھنا کیا چاہتی ہے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ ان کی شخصیت کو جاننے کی خواہش مند ہے۔ ڈارسی نے کہا کہ کیا کچھ کامیابی ہوئی۔ ایلزبیتھ نے نفی میں جواب دیا اور کہا کہ اس نے ڈارسی کے متعلق اتنی متضاد باتیں سنی ہیں کہ حقیقت میں وہ پریشان ہو چکی ہے۔ ڈارسی نے کہا کہ ہاں یہ حقیقت ہے کہ اس کے بارے میں لوگ بہت مختلف قسم کی گفتگو کرتے ہوں گے مگر اس وقت اپنے ذہن میں میرے بارے میں کوئی بھی خاکہ آپ کو تشکیل نہیں دینا چاہیے کیونکہ ناتو یہ آپ کے لیے خوشی کا باعث ہو گی اور نہ ہی میرے لئے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ اگر اس وقت وہ ڈارسی کے بارے میں کوئی تصور ذہن میں نہیں بنائے گی تو دوبارہ اس چیز کا موقع نہیں ملے گا۔ ڈارسی نے کہا ٹھیک ہے جیسے آپ کی خوشی۔

کچھ دیر خاموشی سے رقص کرنے کے بعد وہ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ دونوں کو ہی خوشی حاصل نہیں ہوئی تھی۔ ایلزبیتھ تو اسے ناپسند کر رہی تھی جب کہ وہ ایلزبیتھ کو پسند کرنے لگا تھا۔ اس لیے اس کی ناپسندیدہ گفتگو کو بھی برداشت کر لیا جب کہ غصہ اگلے شخص پر نکال دیا۔ کچھ دیر بعد ہی مس۔ بنگلی غصے میں وہاں آئی اور ایلزبیتھ سے کہنے لگی کہ اس کی بہن کی زبانی پتہ چلا ہے کہ وہ وکہم کو اچھا انسان خیال کر رہی ہے مگر وہ ایک برا انسان ہے جس کی باتوں پر کبھی یقین نہ کرنا۔ اس کے والد ڈارسی کی جائیداد کی نگرانی کرنے پر ملازم رکھے گئے تھے اور اب وہ سب سے کہتا پھرتا ہے کہ ڈارسی نے اس کے ساتھ زیادتی کی ہے۔ مگر حقیقت تو یہ ہے کہ وکہم جیسے شخص کے ساتھ جو کچھ کرنا چاہیے تھا انھوں نے شفقت فرماتے ہوئے ایسا رویہ نہ رکھا اور مسٹر ڈارسی اب اس کا نام سننا بھی گوارا نہیں کرتے۔ جہاں تک تعلق ہے انہیں دعوت میں بلانے کا تو انہیں بلانا مجبوری تھی مگر انہوں نے خود ہی یہاں آنے سے انکار کر دیا اور مسئلہ حل کر دیا۔ لیکن اگر وہ شخص اچھا انسان ہوتا تو اس علاقے میں آنے کی ہمت ہی نہ کرتا۔ میں امید کرتی ہوں کہ تم اس گھٹیا شخص کی اب تعریف نہیں کرو گی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ کسی انسان کے پیشے یا خاندان کی وجہ سے اسے حقیر یا کم تر خیال نہیں کیا جا سکتا اور وہ خود مجھے یہ بات بتا چکا تھا کہ اس کے والد ڈارسی کے زمینوں میں ملازم تھے۔ مس۔ بنگلی نے کہا کہ میں تو تمہیں اس کی شخصیت کے بارے میں بتانا چاہتی تھی آگے تمہاری مرضی۔

اس کے جانے کے بعد ایلزبیتھ نے اپنے آپ سے کہا کہ کتنی خراب لڑکی ہے۔ یہ سمجھتی تھی کہ میں اس کی باتوں میں آ جاؤں گی۔ مجھے تو لگتا ہے کہ دراصل اسے حقیقت کا علم نہیں ہے کہ درحقیقت ڈارسی اس سے نفرت کرتا ہے۔ جین کو دیکھا جو بہت خوش تھی تو اسے کہنے لگی کہ وہ اتنی خوش نظر آ رہی ہے کہ اسے وکہم کا خیال ہی نہیں رہا ہو گا۔ جین نے جواب دیا کہ جو معلومات مجھے حاصل ہوئی ہیں اس کے مطابق مسٹر۔ بنگلی اسے بالکل بھی نہیں جانتے اور میریٹن میں اسے

پہلی مرتبہ ملے ہیں۔ اور جو رقم اسے ملنی تھی اس میں کچھ شرائط شامل تھیں۔ ہاں وہ قسم کھا کر یہ بات کہنے کے لیے تیار ہیں کہ ان کا دوست ڈارسی انتہائی شریف اور نیک انسان ہے۔ مگر ان کی بہن نے جو کچھ مجھے اس شخص کے بارے میں بتایا اس کے مطابق وہ ایک بہت برا شخص ہے اور ڈارسی کا رویہ اسی لئے اس کے ساتھ برا ہے۔

ایلزبیتھ نے کہا کہ بنگلی بہت اچھے دل کے انسان ہیں اور اپنے دوست کا دفاع اسی لئے کر رہے ہیں مگر حقیقت میں انہیں تمام باتوں کا علم نہیں۔ اسی لیے میں جسے پہلے اچھا سمجھتی تھی اب بھی اچھا سمجھتی ہوں اور دوسرے کے خلاف ہی بات کروں گی۔ پھر دونوں اس گفتگو کو ختم کر کے دوسری خوشگوار باتوں میں مصروف ہو گئیں اور جب بنگلی وہاں پر آیا تو ایلزبیتھ ان سے علیحدہ ہو گئی تا کہ وہ جین سے دل کھول کر باتیں کر سکے۔

ایلزبیتھ کے پاس کولنز آ گیا اور کہنے لگا کہ اسے ایک اہم بات معلوم ہوئی ہے کہ یہاں پر لیڈی کیتھرین کا بھانجا موجود ہے جس نے ان کا اور ان کی بیٹی کا ذکر ایک مہمان کے سامنے کیا ہے۔ یہ کتنی حیرت انگیز بات ہے اور مجھے پہلے ان سے ملاقات کا شرف حاصل کرنا چاہیے تھا مگر اب ان کے پاس جا کر معافی مانگتے ہوئے میں ان سے ملاقات کا شرف حاصل کروں گا اور وہ میری غلطی کو معاف فرما دیں گے کیونکہ یہ دراصل انجانے میں ہوئی ہے کہ میں نے پہلے ان سے ملاقات نہیں کی اور انہیں بتاؤں گا کہ آٹھ روز پہلے جب میں نے ان سے ملاقات کی تھی تو وہ بالکل خیریت سے تھیں۔ ایلزبیتھ گھبرا گئی اور اسے روکنے کی کوشش کی کے مسٹر ڈارسی اس چیز کو پسند نہیں کریں گے بلکہ ڈارسی کو پہلے آپ سے ملاقات کرنی چاہیئے کیونکہ رتبے میں وہ بلند تر ہیں۔

کولنز نے اس کی بات تو سنی مگر وہ ملاقات کا پکا ارادہ کر چکا تھا اور کہنے لگا کے میں ایک پادری ہوں اور عام لوگوں کا رویہ اور ایک پادری کا طرز عمل مختلف ہوتا ہے۔ پادری اپنے عزت و احترام کی وجہ سے بہت بلند مرتبے پر فائز ہوتا ہے مگر ہمیشہ انکساری کو سامنے رکھتا ہے۔ تو آپ کے مشورے کے بجائے میں اپنے ضمیر کی طرف دیکھوں گا کیونکہ میں آپ سے زیادہ پڑھا لکھا بھی ہوں اور دنیا بھی آپ سے زیادہ دیکھی ہے۔ ایلزبیتھ کو سلام کرتے ہوئے وہ ڈارسی کو تلاش کرنے لگا۔ ایلزبیتھ بھی غور سے دیکھ رہی تھی کہ ڈارسی کا رویہ کیسا ہوتا ہے۔ کولنز نے اسے جھک کر سلام کیا اور مصنوعی انداز میں گفتگو کرتا رہا جسے ڈارسی حیران ہو کر سن رہا تھا اور جب بہت طویل گفتگو ختم نہ ہوئی تو اسے غصہ چڑھنے لگا اور پھر دوسری طرف چلا گیا۔ کولنز ایلزبیتھ کے پاس واپس آ کر کہنے لگا کہ میں ان سے ملاقات کر کے بالکل مایوس نہیں ہوں۔ انہوں نے میری گفتگو بہت اطمینان سے سنی اور میری تعریف بھی کی یعنی لیڈی کیتھرین کی تعریف کی کہ ان کے قریب ایک قابل انسان ہی جا سکتا ہے۔ ڈارسی کو میں نے ایک بہت اچھا انسان پایا۔

ایلزبیتھ اور مسز بینٹ دیکھ چکی تھیں کہ جین اس گھر میں بہت خوش ہے اور یقین ہو گیا کہ جلد ہی اس کی شادی بنگلی سے ہو جائے گی۔ مگر ایلزبیتھ نے جب لیڈی لوکس سے اپنی ماں کو اس بارے میں بات کرتے ہوئے سنا تو اسے پریشانی ہوئی کیونکہ وہ بات کر رہی تھیں کہ یہ شادی ان کی باقی بیٹیوں کی بھی اچھی جگہ شادی کرنے میں مددگار ثابت ہو گی کیونکہ باقی بچیوں کو پھر اچھے خاندانوں سے ملاقات کرنے کا موقع مل جائے گا۔ لیڈی لوکس نے انہیں مبارک باد دی تو مسز بینٹ نے کہا کہ اسے بھی ایسا ہی موقع نصیب ہو مگر اس کے انداز سے لگ رہا تھا کہ اسے اس چیز کا یقین نہیں۔ ایلزبیتھ نے دیکھا کہ ان کی ماں مسلسل اس بارے میں گفتگو کر رہی ہے اور قریب بیٹھا ڈارسی بھی یہ گفتگو سن رہا ہے تو اس نے اپنی ماں کو روکنے کی بہت کوشش کی مگر مکمل ناکام رہی۔ بلکہ ماں نے اسے چپ کروا دیا اور کہنے لگی کہ مجھے ڈارسی کی کوئی فکر نہیں ہم کونسا ان کے احسان تلے دبے ہوئے ہیں۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ ایسی بات کر کے وہ ان کے دوست کو ناراض کر رہی ہیں اور شرمندگی کی حالت میں ڈارسی کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر پہلے غصہ دکھائی دیا مگر پھر وہ اپنے جذبات پر قابو پانے میں کامیاب ہو گیا اور مطمئن نظر آنے لگا۔ مسز لوکس نے بھی مسز بینٹ کی باتوں میں بوریت محسوس کی اور اپنی توجہ بھنے ہوئے گوشت کی طرف مرکوز کر دی۔

ایلزبیتھ نے بھی سکھ کا سانس لیا ہی تھا کہ ایک اور پریشانی اس کے سامنے آموجود ہوئی۔ دراصل گانا گانے کی فرمائش ہوئی تو میری کو اپنی نمائش کرنے کا بہترین موقع ہاتھ آ گیا اور اس نے فوری طور پر گانا شروع کر دیا۔ اگرچہ ایلزبیتھ نے اسے اس کام سے روکنے کی بہت زیادہ کوشش کی۔ بہت طویل گانا گانے کے بعض لوگوں نے رسمی طور پر اس کی تعریف کی تو اس نے دوبارہ ایک اور گانا شروع کر دیا۔ دراصل اس کی آواز ایسی تھی کہ تعریف کے بجائے صرف مذاق ہی اڑایا جا سکتا تھا۔ جین کی طرف نظر ڈالی تو وہ اطمینان کے ساتھ بنگلی سے گفتگو کر رہی تھی جبکہ اس کی دو بہنیں میری کا مذاق اڑا رہی تھیں۔ اس موقع پر اس نے باپ سے مدد لینے کا فیصلہ کیا وہ سمجھ گیا اور کہنے لگا کہ میری دوسروں کو بھی موقع ملنا چاہیے۔ یہ بات سن کر وہ پریشان ہوئی تو ایلزبیتھ نے شرمندگی محسوس کی اور اس موقع پر کولنز نے کہا کہ اگر اسے گانا آتا تو وہ ضرور لوگوں کو خوش کرتا۔ کسی پادری کو منع نہیں کیا جاتا کہ وہ گانا نہ گائے مگر درحقیقت ہمیں دوسرے بہت سے اہم کام سرانجام دینے ہوتے ہیں۔ اپنے خطبات کو تحریر کرنے میں بہت وقت صرف کرنا پڑتا ہے۔ لوگوں کو بھی وقت دینا پڑتا ہے اور جن لوگوں نے انہیں پادری کا بلند مرتبہ خطاب عطا کیا ہے ان سے بھی دوستی برقرار رکھنا ضروری ہوتی ہے۔ اس کی تقریر کی آواز اتنی بلند تھی کہ آدھے کمرے کے لوگ اسے سن رہے تھے۔ اس کا خاص موضوع ڈارسی کی ذات تھی۔ لوگ حیران ہو کر اسے دیکھ رہے تھے۔ مسٹر بینٹ کے لیے یہ بات بہت دلچسپ تھی مگر مسز بینٹ نے اسے بہت سنجیدگی سے لیا اور کولنز کی ذہانت کی بہت زیادہ تعریف کی اور مسز لوکس کو کہا کہ یہ بہت عقلمند

اور نیک انسان ہے۔ جبکہ ایلزبیتھ سخت پریشان تھی کہ اس کے تمام خاندان والوں نے اپنے آپ کو بیوقوف ثابت کرنے کا ٹھیکہ لے لیا ہے۔ جین کی طرف سے وہ پریشان نہیں تھی کیونکہ وہ اور بنگلی صرف ایک دوسرے پر توجہ دے رہے تھے جبکہ اس کی بہنیں اور ڈارسی اس کے خاندان کے بارے میں کتنی خراب رائے رکھ رہا ہوگا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ بنگلی کی بہن کھل کر اس چیز کا اظہار کر رہی ہیں جبکہ ڈارسی اپنی سنجیدگی سے اسے چھپا رہا ہے۔ کولنز نے بھرپور کوشش کی کہ وہ ایلزبیتھ کے ساتھ رقص کر سکے مگر اس نے انکار کر دیا اور اسی کی وجہ سے وہ دوسروں کے ساتھ بھی رقص نہ کر سکی۔ ایلزبیتھ نے بھرپور کوشش کی مگر کولنز نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا اور اگر تھوڑی دیر کو موقع ملتا تو اس وقت جب مس لوکس وہاں پر آتی اور خوشی سے کولنز کو اپنی باتوں میں مصروف کر لیتی۔ ڈارسی کی خواہش تھی کہ وہ ایلزبیتھ کے ساتھ رقص کرے مگر پھر بھی اس کے قریب آنے سے گریز کیا جس پر ایلزبیتھ نے بھی خوشی محسوس کی۔

پارٹی ختم ہونے کے بعد مسز بینٹ نے جان کر گاڑی دیر میں منگوائی اور وہ سب سے آخر میں روانہ ہوئے۔ مسز ہرسٹ لوگوں کی دعوت کر کے تھک چکی تھی یہ ان کے لہجے سے صاف نظر آ رہا تھا اور کولنز بے وقوفوں کی طرح سے بنگلی کی دونوں بہنوں کا شکریہ ادا کئے جا رہا تھا کہ انہوں نے بہت شاندار دعوت کا اہتمام کیا۔ ڈارسی چپ چاپ اکیلا کھڑا رہا جبکہ جین اور بنگلی ایک دوسرے سے ہی گفتگو میں مصروف رہے۔ ایلزبیتھ مس بنگلی مسز ہرسٹ بالکل خاموش تھیں۔ مسز بینٹ نے سب لوگوں کو لونگ بورن کھانے کی دعوت دی اور بنگلی سے کہا کہ وہ جب چاہے بغیر بلاوے کے ان کے پاس آ سکتا ہے۔ اسے دیکھ کر وہ بہت خوشی محسوس کریں گے۔ یہ بات اس کے لیے بہت خوشی کا باعث تھی اور اس نے بتایا کہ کام کے لیے وہ لندن جا رہا ہے اور واپسی پر ضرور ان کے پاس آئے گا۔ مسز بینٹ کا خیال تھا کہ جلد ہی اس کی بیٹی کی شادی نیدر فیلڈ میں ہو جائے گی اور اب اسے جہیز کا سامان جمع کرنا چاہیے۔ ان کا یہ بھی خیال تھا کہ ایلزبیتھ کی شادی کولنز سے ہو جائے گی مگر اس کے لیے اتنی خوش نہیں تھی جتنی بڑی بیٹی کے لیے۔ وہ ایلزبیتھ کو اپنی تمام بیٹیوں میں سب سے کم پسند کرتی تھیں۔ ان کے نزدیک کولنز اور بنگلی میں تو کوئی مقابلہ ہی نہیں تھا۔

کولنز ایلزبیتھ کو شادی کی دعوت دیتا ہے مگر وہ انکار کر دیتی ہے

دوسرے دن مسٹر کولنز نے فیصلہ کر لیا کہ وہ مسز بینٹ سے اپنی اور ایلزبیتھ کی شادی کے بارے میں بات کر لیں گے اور ناشتے کے بعد مسز بینٹ سے درخواست کی کہ وہ اجازت دیں کے الزبتھ کے ساتھ کچھ دیر کیلے میں گفتگو کر سکے۔ ایلزبیتھ حیران پریشان بیٹھی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی مسز بینٹ نے کہہ دیا کہ یہ تو میرے لئے بہت خوشی کی بات ہے اور یقینی طور پر ایلزبیتھ کو بھی خوشی ہو گی اور اپنی دوسری بیٹی کو لے کر وہاں سے چلی گئی۔ ایلزبیتھ پریشان ہو کر

اپنی ماں سے کہہ رہی تھی کہ آپ یہاں سے نہ جائیں ہمارے درمیان کوئی ایسی بات نہیں ہو سکتی جسے دوسرے نہ سن سکیں۔ مگر ماں نے اسے سختی سے وہاں پر بیٹھ کر کولنز کی بات غور سے سننے کا حکم دیا۔ ایلزبیتھ ماں کا حکم مان کر بیٹھ تو گی مگر فیصلہ کر چکی تھی کہ اب بات صاف اور واضح ہو جانی چاہیے۔

کولنز نے کہا کہ ہر لڑکی شرم وحیا کی وجہ سے منع کر رہی ہوتی ہے اور ایسا کرنے سے ایلزبیتھ کی دلکشی میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ میں آپ کی والدہ کی اجازت سے آپ سے گفتگو کر رہا ہوں۔ تم نے دیکھا ہو گا کہ میں تمہاری جانب بہت زیادہ توجہ دے رہا ہوں بلکہ اس گھر میں داخل ہوتے ہی اور تمہیں دیکھتے ہی میں تم سے شادی کرنے کا خواہش مند ہو چکا تھا۔

اپنے جذبات میں بہنے سے پہلے میں ان باتوں کو تم پر واضح کرنا چاہتا ہوں جن کی وجہ سے میں نے تم سے شادی کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایلزبیتھ کے لئے اس کے جذبات میں بہہ جانے کی بات مضحکہ خیز تھی جس پر اس کی ہنسی نکل گئی جبکہ کولنز اس چیز سے بے پرواہ مسلسل بولے جا رہا تھا کہ ایک پادری کو شادی کر کے ایک بلند مثال تمام علاقے کے لئے قائم کرنی چاہیے۔ دوسرے شادی سے مجھے بہت خوشیاں مل جائیں گی اور تیسرے یہ کہ اعلی خاتون لیڈی کیتھرین نے مجھے شادی کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ مجھے ایسی عورت سے شادی کرنی چاہیے جو کبھی فارغ نہ بیٹھے جس کی پرورش بہت زیادہ ناز و نخرے سے نہ کی گئی ہو اور کم آمدنی میں گزارا کر سکتی ہو۔ شادی کے بعد ایسی عورت سے وہ ملاقات کر کے خوشی محسوس کریں گی اور تم بھی جب ان سے ملاقات کرو گی تو بے حد خوش ہو جاؤ گی اور تمہارا کم بولنا اور ان کے لئے احترام انہیں بہت پسند آئے گا۔ اب تم سوچ رہی ہو گی کہ میں جہاں پر رہتا ہو وہاں پر بھی تو خوبصورت لڑکیاں ہوں گی تو میں لونگ بورن میں شادی کی غرض سے کیوں آیا۔ دعا کرتا ہوں کہ آپ کے والد کی عمر بہت طویل ہو مگر ان کی وفات کے بعد تمام جائیداد میرے پاس آجائے گی تو ان کی کسی بیٹی سے شادی کرنے کے بعد ان کی بیٹیوں کو کم سے کم نقصان ہو گا۔ اس لئے میں اپنی خوبصورت کزن کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہ میرے ارادوں کو یقینی طور پر نیک سمجھے۔ میرے ان الفاظ سے تمہیں یقین ہو جانا چاہیے کہ میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں۔ نہ مجھے جہیز کی تمنا ہے اور نہ ہی تمہارے والد سے اس کا تقاضا کروں گا کیونکہ مجھے علم ہے کہ وہ دے بھی نہیں سکتے۔ ہاں تمہاری والدہ کی وفات کے بعد اگر کچھ رقم تمہیں ملے گی تو میں اس پر اعتراض نہیں کروں گا۔ ایلزبیتھ اب مزید خاموش رہ نہیں سکتی تھی کہنے لگی کہ مسٹر کولنز آپ نے اپنی سوچ کا اظہار کر دیا جو کہ آپ کے ذہن میں تھی اور میرا جواب سننے کی زحمت بھی گوارا نہیں کر رہے۔ آپ نے جو کچھ میری تعریف کی اس کا بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے شادی کی دعوت دی اس کا بھی شکریہ۔ مگر میں اسے قبول نہیں کر سکتی۔

کولنز نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ جب پہلی مرتبہ کسی لڑکی کو شادی کی دعوت دی جاتی ہے تو وہ اسے پسند کرنے کے باوجود پہلے پہل منع کرتی ہے۔ بعض اوقات تو یہ انکار دوسری اور تیسری دفعہ بھی ہوتا ہے۔ مگر مجھے امید ہے کہ ہماری جلد ہی چرچ کے اندر شادی ہو جائے گی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ میں صاف طور پر آپ کو بتا چکی ہوں کہ میں آپ سے شادی نہیں کر سکتی اور کئی بار پوچھنے کے بعد بھی میرا یہی جواب ہو گا کیوں کہ میرا نہیں خیال کہ میں آپ کو خوش رکھ سکتی ہو۔ بلکہ میرا تو خیال ہے کہ لیڈی کیتھرین بھی اگر مجھ سے ملیں گی تو مجھے ناپسند ہی کریں گی۔ کولنز نے جواب دیا کہ مجھے یقین ہے کہ لیڈی کیتھرین کبھی بھی تمہیں ناپسند نہیں کریں گی۔ جیسے ہی وہ مجھے شرفِ ملاقات بخشیں گی تو میں آپ کے بارے میں بہت زیادہ تعریف کروں گا۔ ایلزبیتھ نے جواب دیا کہ میری جھوٹی تعریف کرنے کی آپ کو بالکل ضرورت نہیں ہے اور جو کچھ میں نے کہا ہے آپ کو اس کا یقین کر لینا چاہیے۔ میں آپ کی خوشیوں کے لیے دعا گو ہوں آپ کے پاس بہت زیادہ دولت آئے مگر یہ میرا آخری فیصلہ ہے کہ میں آپ سے شادی نہیں کر سکتی۔ آپ نے اپنا یہ فرض محسوس کیا کہ مجھے شادی کی دعوت دے دی اور اس فرض کو نبھانے کے لیے بھی میرا شکریہ قبول کریں۔ اور جیسے ہی یہ جائیداد آپ کے حصے میں آئے تو بغیر شرمندگی کے اسے لے لیں۔ شادی کا معاملہ اب ختم ہو جانا چاہیے۔ وہ یہ کہہ کر تیزی سے نکل جاتی مگر مسٹر کولنز فوری طور پر اس سے کہنے لگے کہ میں دوبارہ اس سلسلے میں تم سے بات کروں گا اور مجھے یقین ہے کہ تم شادی کے لئے تیار ہو جاؤ گی۔ تمھارے جواب سے مجھے اس لیے مایوسی نہیں ہوئی کیونکہ لڑکیاں پہلی مرتبہ انکار ہی کرتی ہیں اور چونکہ لڑکیاں اس طرح ہی کرتی ہیں اس لئے مجھے امید ہے کہ جلد ہی تمہارا انکار ہاں میں تبدیل ہو جائے گا۔

ایلزبیتھ اب غصے میں آچکی تھی اور کہنے لگی کہ میں نے مکمل طور پر انکار کر دیا ہے اور ابھی بھی آپ امید لگائے بیٹھے ہیں۔ کولنز نے کہا کہ میں ابھی بھی یہی خیال کروں گا کہ آپ دل سے چاہتے ہوئے بھی زبانی طور پر شادی سے انکار کر رہی ہیں اور یہ میں اس لئے سوچ رہا ہوں کیونکہ میرا نہیں خیال کہ تمہیں میرے جیسے شخص سے شادی سے انکار کرنا چاہیے اور میں نہیں سمجھتا کہ میرے شاندار گھر کو تم قبول کرنے سے انکار کر سکتی ہو۔ لیڈی کیتھرین جیسے اعلیٰ خاندان سے میرے خاص تعلقات ہیں اور تمہارے خاندان کے ساتھ بھی تو میرے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ کیا یہ سب باتیں شادی کے لئے کافی نہیں اور اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ تمہاری خوبصورتی کے باوجود شاید تمہیں کسی اور اچھی جگہ سے شادی کی پیشکش نہ ہو۔ کیونکہ تمہیں جہیز میں کوئی بڑی رقم نہیں ملے گی اس لیے تمہاری خوبصورتی بھی کوئی کام نہیں آسکے گی۔ یہی وہ حقیقت ہے جس کی وجہ سے میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ تم مجھ سے شادی سے انکار کر سکتی ہو۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ تم اچھی خواتین کی طرح شادی کے لئے ہاں کہنے میں کچھ دیر لگانا چاہتی ہو۔ ایلزبیتھ نے جواب

دیا کہ ناتو میں اعلی خاتون ہوں اور سوچ بھی نہیں سکتی کہ آپ جیسے ایک عالی رتبہ انسان کو انتظار میں رکھوں۔ آپ نے مجھے شادی کی دعوت دے کر یقینی طور پر اعزاز بخشا مگر میں یہ شادی نہیں کر سکتی اور یہ بات اپنے دل اور جذبات کو سامنے رکھ کر کہہ رہی ہوں۔ کولنز نے عجیب و غریب طریقے سے کہا کہ تم بہت اچھی ہو اور تمہارے ماں باپ جب اس رشتے کی اجازت دے دیں گے تو تمہیں بھی کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ جواب دینے کے بجائے الزبتھ نے وہاں سے چلے جانا ہی مناسب سمجھا۔ وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ اب بھی وہ اس کے انکار کو مروت خیال کرے گا تو اپنے باپ کے ذریعے اس معاملے کو ختم کروائے گی۔

مسز بینٹ نے جب ایلزبیتھ کو کمرے سے باہر جاتے ہوئے دیکھا تو جلدی سے کولنز کے پاس پہنچ گئی جو اپنی محبت کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ ان کے خیال میں شادی کی بات پکی ہو چکی ہو گی تو جلدی سے مبارکباد پیش کی۔ اس نے بھی مبارکباد پیش کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا مگر پھر بتانے لگا کہ لڑکی ہونے کی وجہ سے انہیں بہت زیادہ شرم وحیا ہے اور اس لئے مسلسل انکار کر رہی تھیں۔ مسز بینٹ اپنی خواہش کے باوجود اپنے آپ کو جھوٹی تسلی نہیں دے سکیں کہ اس کی بیٹی شرم وحیا ہی کی وجہ سے انکار کر رہی تھی تو کولنز کو جواب دیا کہ جلد ہی وہ اپنی بیوقوفی چھوڑ دے گی۔ اسے اپنے اچھے اور برے کے بارے میں کچھ علم نہیں۔ میں ابھی جا کر اسے سمجھاتی ہوں۔ کولنز کو بھی اب کچھ غصہ چڑھ گیا تھا تو کہنے لگا کہ میں آپ سے معافی چاہتے ہوئے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ واقعی بے وقوف اور احمق ہے تو مجھ جیسے اعلی اور خاندانی انسان کی بیوی بننے کا اسے حق حاصل نہیں ہے وہ یقینی طور پر مجھے خوشیاں نہیں دے سکتی۔ اگر وہ خود سر اور ضدی ہے تو برائے مہربانی اسے مجبور نہ کریں کہ وہ مجھ سے شادی کرے کیونکہ اس سے ہماری زندگی برباد ہو گی۔ مسز بینٹ اس کی یہ بات سن کر پریشان ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ وہ لڑکی صرف شادی کے معاملے میں ہی ضد کرتی ہے ورنہ تو بہت شریف اور نیک لڑکی ہے۔ مسٹر بینٹ کے ساتھ مل کر ابھی فیصلہ کروا دیتی ہوں۔

یہ کہنے کے بعد وہ تیزی سے لائبریری میں مسٹر بینٹ سے ملنے چلی گئیں اور شوہر سے کہا کہ بہت سنجیدہ مسئلہ پیش آ گیا ہے جسے فوری طور پر انہیں حل کروانا چاہیے۔ ایلزبیتھ نے کولنز سے شادی کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ فوری طور پر اسے سمجھائیں ورنہ وہ بھی شادی سے انکار کر دے گا۔ کتاب سے چہرہ ہٹا کر انہوں نے اپنی بیوی کی طرف دیکھا تسلی سے بات سنی پھر پوچھا کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے تو جواب آیا کہ ایلزبیتھ نے کولنز سے شادی سے انکار کر دیا ہے اور اب وہ بھی ویسے ہی سوچ رہا ہے۔ مسٹر بینٹ نے کہا کہ اس معاملے میں وہ کیا کر سکتا ہے تو بیوی نے کہا کہ ایلزبیتھ کو بلائیں اور سمجھائیں۔ مسٹر بینٹ میں نے کہا ٹھیک ہے اسے بلائیں تا کہ اس بارے میں میری سوچ کو بھی وہ جان سکے۔

ایلزبیتھ کے آنے کے بعد انہوں نے اس سے کہا کہ انہیں بتایا گیا ہے کہ کولنز نے اسے شادی کی دعوت دی ہے اور اس پیشکش کو تم نے مسترد کر دیا ہے۔ ایلزبیتھ نے ہاں میں جواب دیا تو اس کے باپ نے کہا کہ اب میرا فیصلہ بھی سنو۔ تمہاری ماں کی خواہش ہے کہ تم اس سے شادی کر لو ورنہ وہ تمہاری شکل نہیں دیکھے گی اور میرا فیصلہ ہے کہ اگر تم نے اس سے شادی کر لی تو پھر میں تمہاری شکل کبھی نہیں دیکھوں گا۔ اب تم نے اپنی ماں اور باپ میں ایک کے فیصلے کو ماننا ہے۔ اپنے باپ کی اس بات کو سن کر ایلزبیتھ کے چہرے پر تو مسکراہٹ آئی لیکن مسز بینٹ بے حد مایوس نظر آئیں اور کہنے لگیں کہ آپ نے تو کہا تھا کہ اسے مجبور کریں گے کہ یہ شادی کر لے۔ شوہر نے جواب دیا کہ اس وقت میری خواہش ہے کہ آپ میرے اوپر دو احسان کریں ایک یہ کہ مجھے اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق فیصلے کرنے دیں اور دوسرے یہ کہ لائبریری میں بیٹھ کر میں سکون سے کتب کا مطالعہ کر سکوں۔

اس کے باوجود مسز بینٹ ایلزبیتھ سے مسلسل اصرار کرتی رہیں کہ وہ شادی کے لئے ہاں کر دے۔ کبھی اس پر غصہ کرتیں اور کبھی محبت سے سمجھانے کی کوشش کرتیں۔ جین سے بھی کہا کہ وہ ایلزبیتھ کو شادی کے لیے مجبور کرے مگر اس نے بہت اچھے طریقے انکار کر دیا۔ ایلزبیتھ نے بھی ماں کی کوئی چال کامیاب نہ ہونے دی۔

دوسری طرف کولنز جس کے خیال میں وہ بہت ہی اہم ہستی تھی اب تک حیران ہو کر سوچ رہا تھا کہ ایلزبیتھ شادی سے کیسے انکار کر سکتی ہے۔ اپنے غرور کی وجہ سے اسے یہ بات بری تو لگی تھی مگر اس نے زیادہ محسوس نہیں کی کیونکہ وہ ایلزبیتھ سے کوئی خاص محبت نہیں رکھتا تھا اور خوش تھا کہ اس کی ماں اس پر غصہ کر رہی ہے۔

شارلٹ لوکس وہاں پر آئی تو لیڈیا نے اسے راستے میں ہی تمام باتیں بتا دیں۔ پھر کیتھرین نے بھی یہی بات بتائی اور اس کے بعد مسز بینٹ نے بھی اس سے درخواست کی کہ وہ ایلزبیتھ کو سمجھائے کہ وہ شادی کے لئے تیار ہو جائے۔ اس گھر میں کوئی بھی میری بات سننے کے لیے تیار نہیں ہے تو اس وقت صرف تم ہی میری مدد کر سکتی ہو۔ جین اور ایلزبیتھ وہاں پر آئیں تو مسز بینٹ کہنے لگیں کہ یہاں پر کسی کو میری پرواہ نہیں ہے ہر کسی نے وہی کچھ کرنا ہے جسے وہ پسند کریں اور میں تمہیں بتا دیتی ہوں کہ ایلزبیتھ اچھے شوہر اتنی آسانی سے نہیں ملتے۔ سوچو کہ تمہارے باپ کے مرنے کے بعد تمہارے اخراجات کس طرح پورے ہوں گے۔ میرے پاس کونسی جائیداد رکھی ہے۔ اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا اور آج ہمارے درمیان تعلقات ختم اور یہ نہ سمجھنا کہ میں مذاق کر رہی ہوں۔ بگڑے ہوئے اور ماں کا کہنا نہ ماننے والے بچوں کو میں بالکل پسند نہیں کرتی اور ان سے کبھی بات نہیں کروں گی۔ تمہیں تو احساس ہی نہیں کہ میں کتنی پریشان ہوں مگر تمہیں اس کی کیا پرواہ۔ بیٹیاں خاموشی سے سب کچھ سنتی رہیں کیونکہ انہیں علم تھا کہ اس وقت ان کی کسی بات کا ان کی ماں پر اثر نہیں ہو گا۔

اسی وقت کولنز وہاں پر پر وقار طریقے سے چلتا ہوا داخل ہوا تو مسز بینٹ نے کہا کہ اب ہم دونوں اہم گفتگو کر رہے ہیں تم لوگوں میں سے کوئی درمیان میں نہیں بولے گا۔ یہ سن کر ایلزبیتھ جین اور کیتھرین باہر چلی گئیں جبکہ لیڈیا جم کر بیٹھی رہی۔ دراصل وہ تمام باتیں سننے کی خواہش مند تھی۔ شارلٹ کو بھی مجبوری سے وہاں بیٹھنا پڑا کیوں کہ کولنز دیر تک اس کی اور اس کے گھر والوں کی خیریت دریافت کرتا رہا۔ شارلٹ جب باہر گئی تو اتنی دور ہی رہی جہاں سے اسے تمام آوازیں آتی رہیں مگر اس سے پہلے کے مسز بینٹ کوئی بات کرتی کولنز نے کہہ دیا کہ ہمیں اس موضوع پر مزید کوئی بات نہیں کرنی چاہیے۔ بلند مرتبے پر فائز ہوں اور ایلزبیتھ کے انکار سے میں غصہ کرنے کا حق رکھتا ہوں۔ بلکہ اب تو میں شک میں پڑ چکا ہوں کہ کیا اس سے شادی کرنے کے بعد خوش رہ بھی سکتا تھا یا نہیں۔ اب مسٹر اور مسز بینٹ سے یہ درخواست نہیں کروں گا کہ وہ اس سلسلے میں مزید میری مدد نہ کریں اور امید کرتا ہوں کے آپ میری اس بات کا برا بھی نہیں منائیں گے۔ دراصل یہ بات آپ کو خود کرنی چاہیے تھی کہ آپ اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے نہیں کر سکتے لیکن میں نے آپ کی بیٹی سے بات کی اور اس نے شادی سے انکار کر دیا اور میں نے بھی اس کی اس بات کو قبول کر لیا۔ اور شاید اس بات کو آپ پسند نہ کریں مگر ہم سب لوگ ہی غلطیاں کرتے ہیں۔ میں نے بالکل پاک صاف نیت کے ساتھ یہ تمام باتیں کیں کیونکہ میری خواہش تھی کہ مجھے ایک اچھی بیوی مل جائے اور اس کے ساتھ ہی آپ کے خاندان کی بھلائی بھی میری نظروں میں تھی۔ اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اس چیز کی آپ سے معافی چاہتا ہوں۔

ایلزبیتھ کو اپنے انکار کی وجہ سے اپنی ماں کے غصے کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا اور دوسری طرف مسٹر کولنز جہاں تک ممکن ہوتا اس سے ملنے سے پرہیز کر رہا تھا۔ وہ اپنی ناراضگی کا اظہار غرور اور تکبر کا انداز اپنا کر رہا تھا اور اپنی زیادہ سے زیادہ توجہ اب شارلٹ لوکس کی طرف رکھتا۔ ایلزبیتھ بھی اس بات سے خوش ہوتی کہ اس کی جان چھوٹ رہی ہے۔ مسز بینٹ نے ایلزبیتھ کے لئے اپنی ناراضگی کا اظہار جاری رکھا تو وہ سوچنے لگی کہ شاید اب کولنز ان کے پاس سے جلدی چلا جائے مگر ایسا نہ ہوا۔

بینٹ سسٹرز کو وکہم کے بارے میں جاننے کی بہت دلچسپی تھی تو انہوں نے میریٹن جانے کا فیصلہ کیا۔ راستے میں ہی وکہم سے ملاقات ہو گئی تو افسوس کا اظہار کیا کہ اس نے دعوت میں شرکت نہیں کی۔ پھر سب لوگ ایک ساتھ خالہ کے گھر گئے جہاں اس نے بتایا کہ اس نے خود فیصلہ کیا کہ دعوت میں شریک نہیں ہونا چاہئے ڈارسی سے دور رہنا ہی بہتر تھا۔ دعوت میں ایک ساتھ رہنے کی وجہ سے مجھ سے ناپسندیدہ حرکات بھی ہو سکتی تھی۔ ایلزبیتھ نے اس کی سوچ کی بہت تعریف کی اور پھر وکہم اپنے ایک دوست کے ساتھ لڑکیوں کی دعوت پر ان کے ساتھ ان کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

راستے میں ایلزبیتھ اوراس نے ایک دوسرے کی بہت زیادہ تعریف کی۔ ایلزبیتھ اس کے ساتھ چلتے ہوئے خوشی محسوس کر رہی تھی اور فخر بھی اور دوسرے اپنے والدین سے بھی اس کا تعارف کروانا چاہتی تھی۔

جیسے ہی وہ گھر پہنچے تو جین کے لیے ایک خط موجود تھا جو کہ نیدر فیلڈ پارک سے بھیجا گیا تھا۔ اس کے لفافے اور کاغذ ہر جگہ سے امیرانہ پن جھلک رہا تھا۔ یہ مس۔بنگلی کی طرف سے بھیجا گیا تھا اور ایلزبیتھ محسوس کر چکی تھی کہ اسے پڑھتے ہوئے اس کی بہن کا رنگ تبدیل ہو رہا ہے تاثرات بدل رہے ہیں۔ مگر اپنی عادت کی وجہ سے جلد ہی اپنے آپ پر قابو پالیا اور مطمئن نظر آنے لگی۔ وکہم اور اس کے دوست کے جانے کے بعد دونوں نے اس بارے میں گفتگو کی۔ کیرولائن بنگلی نے یہ بھیجا تھا اور اس نے لکھا تھا کہ وہ لوگ شہر جا رہے ہیں اور پھر واپس آنے کے بارے میں کچھ علم نہیں۔ ان کا بھائی پہلے ہی شہر جا چکا ہے اور اب اپنے بھائی کے پاس وہ بھی جا رہی ہیں۔ ہرفرڈشائر میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں تھی ماسوائے جین کے جسے چھوڑنے کا افسوس ہو۔ امید ہے کہ ہم پھر ملاقات کریں گے اور خوب دلچسپ گفتگو سے لطف اندوز ہوں گے۔ مگر فی الحال اس کمی کو خط و کتابت سے دور کیا جا سکتا ہے۔

ان کے اچانک جانے کے فیصلے نے ایلزبیتھ کو حیران کر دیا تھا مگر وہ مایوس نہیں تھی اور اس کا خیال تھا کہ اگر وہ لڑکیاں دوبارہ نیدر فیلڈ پارک نہیں آتیں تو بنگلی خود تو وہاں آ سکتا ہے۔ مگر یہ بات بھی جان چکی تھیں کہ بنگلی کی بہنیں ایسا کچھ نہیں چاہتیں۔ ایلزبیتھ نے جین سے کہا کہ اس چیز کا ضرور افسوس ہے کہ بنگلی کو جانے سے پہلے تم سے ملاقات کرنی چاہیے تھی لیکن ہو سکتا ہے کہ جلد ہی تمہاری شادی بنگلی کے ساتھ ہو جائے اور تم ان کی بہنوں سے ان کی خواہش کے مطابق ملاقات اور گفتگو کر رہی ہو۔

جین نے جواب دیا کہ اگلا حصہ سن کر تمہیں اندازہ ہو گا کہ کیا ہو رہا ہے۔ لکھا ہے کہ اس سردی کے موسم میں ان کے خاندان کے کسی فرد کو ہرفرڈشائر واپس آنے کی امید نہیں۔ بھائی تین چار دن کے لیے لندن گئے تھے مگر اب لگتا ہے کہ طویل عرصے تک وہاں پر قیام کریں گے اس لیے ہم نے بھی ان کے پاس جانے کا فیصلہ کیا۔ ہمارے دوسرے بہت سے رشتہ دار بھی وہاں پر پہنچ چکے ہیں۔ کاش تم بھی ہمارے ساتھ ہوتیں لیکن علم ہے کہ ایسا ممکن نہیں ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ کرسمس پر تمہیں بہت زیادہ مہمانوں کے ساتھ بہت اچھا وقت گزارنے کا موقع ملے گا۔

ایلزبیتھ نے کہا کہ دراصل بنگلی کی بہن کی خواہش ہے کہ اس کا بھائی تم سے نہ ملے۔ جین نے کہا کہ وہ آزاد انسان ہیں مجبور نہیں کہ اپنی بہن کے فیصلوں کو لازمی طور پر قبول کریں۔ اب میں تمہیں خط کا وہ حصہ سناتی ہوں جسے پڑھ کر مجھے خوشی نہیں ہوئی۔ وہ لکھتی ہے کہ مسٹر ڈارسی جس طرح اپنی بہن سے جلد از جلد ملاقات کرنا چاہتے ہیں ایسے ہی ہماری بھی اس سے ملنے کی خواہش ہے۔ جورجیانا ڈارسی ہر لحاظ سے ایک مکمل لڑکی ہے اسی لئے میری اور لوئزا کی شدید خواہش

ہے کہ وہ ہماری بہن بن جائے یعنی ہمارے بھائی سے اس کی شادی ہو جائے۔ مجھے یاد نہیں کہ پہلے کبھی تم سے اس موضوع پر بات کی تھی یا نہیں مگر مجھے پورا خیال ہے کہ تم اس رشتے کو درست خیال کرو گی۔ تمہیں تو علم ہے کہ میرے بھائی بنگلی کے گہرے دوست ہیں اور اب انہیں کافی عرصے ایک ساتھ رہنے کا موقع بھی ملے گا۔ جورجیانہ کے تمام رشتہ دار بھی اس شادی سے خوش ہوں گے جس طرح کے ہم خوش ہیں۔ مجھے اندازہ ہے کہ ڈارسی جیسے انسان کو کوئی بھی لڑکی پسند کر سکتی ہے۔ یہ بات صرف میں ایک بہن کے رشتے سے نہیں کہہ رہی مگر یہی حقیقت ہے۔ میں سوچ رہی ہوں کہ اس رشتے سے کتنے زیادہ لوگ خوش ہونگے۔

جین نے ایلزبیتھ سے پوچھا کہ کیا یہ بات واضح نہیں ہے کہ بنگلی کی بہنیں نہیں چاہتی کہ میری اس کے بھائی کے ساتھ شادی ہو۔ حقیقت تو یہ ہے کہ انہیں میرے اور ان کے بھائی کے تعلقات کے بارے میں علم ہے اور دراصل وہ مجھے کہنا چاہتی ہیں کہ میری ان کے بھائی کے ساتھ شادی ممکن نہیں اس لیے میں دور رہوں۔

ایلزبیتھ جواب دیتی ہے جو تم سوچ رہی ہو وہ درست بھی ہو سکتا ہے مگر میں بتاتی ہوں کے حقیقت کیا ہے۔ دراصل مس بنگلی کی شدید خواہش ہے کہ اس کی شادی ڈارسی کے ساتھ ہو اور اسی لیے وہ وہاں پر اس کے پیچھے پہنچ گئی ہے۔ اس طرح کا خط لکھ کر وہ چاہتی ہے کہ تم ان کا خیال دل سے نکال دو اور سوچو کہ بنگلی تمہیں کوئی اہمیت نہیں دے رہا تا کہ اس کے لیے راستہ صاف ہو جائے۔ جین اس کی بات ماننے کے لیے تیار نہیں تھی تو وہ کہنے لگی کہ میں بالکل صحیح بات کر رہی ہوں۔ تمہیں ایک ساتھ دیکھ کر ہر ایک کو پتہ چل گیا تھا کہ تم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہو اور اسے یہ بھی علم ہے کہ ڈارسی اس کی طرف توجہ نہیں دیتا۔ اگر ذرا بھی اس چیز کا احساس ہوتا تو فوری طور پر اپنی شادی کی تیاری شروع کر دیتی۔ اسے علم ہو چکا ہے کہ ہم نہ تو امیر ہیں اور نہ ہی مرتبے میں اعلی ہیں تو وہ چاہتی ہے کہ اس کے بھائی کی شادی کسی اعلی خاندان میں ہو جائے۔ اس طرح اس کی شادی کا بھی راستہ صاف ہو جائے گا۔ یہ منصوبہ بہت چالاکی سے تیار کیا گیا ہے اور اگر لیڈی کیتھرین کی بیٹی درمیان میں نہ ہوتی تو یہ منصوبہ یقینی طور پر کامیاب ہو جاتا۔ اور یہ بھی ممکن نہیں کہ ایک شخص جو چند دن پہلے ایک لڑکی کی محبت میں گرفتار ہو وہ اچانک ہی ایک دوسری لڑکی سے محبت کرنا شروع کر دے۔ جین نے کہا کہ تم ان کے بارے میں سوچتے وقت انصاف نہیں کر رہیں کیونکہ اس لڑکی کی عادت میں دوسروں کو دھوکہ دینا شامل نہیں ہے۔ میرے خیال میں وہ خود کسی غلط فہمی کا شکار ہو گئی ہے۔ میں یہ سوچ کر پریشان ہوں کہ اگر بنگلی تمام دنیا کے منع کرنے کے باوجود یہ شادی کرے گا تو میری زندگی کتنی مشکل ہو جائے گی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ یہ تو تم پر منحصر ہے کہ زیادہ اہمیت بنگلی کی محبت سے حاصل ہونے والی خوشیوں کو دیتی ہو یا پھر باقی دنیا کی ناپسندیدگی تمہارے لیے زیادہ اہم ہے۔ اور میرے خیال میں تمہیں مسٹر بنگلی کا انتخاب کرنا چاہیے۔ جین نے کہا میں

نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے کسی کا بھی دل دکھے۔ ایلزبیتھ بولی کے اس صورت میں مجھے تم سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ جین نے جواب دیا کہ اگر چھ مہینے تک وہ یہاں پر نہیں آتے تو پھر اس کے بعد تو ان سے شادی کے بارے میں سوچا بھی نہیں جاسکتا کیونکہ اس دوران میں کئی باتیں ہو سکتی ہیں۔ ایلزبیتھ بولی کے وہ آزاد انسان ہیں اپنے فیصلے خود کرتے ہیں تو کسی غلط شخص کی سوچیں انہیں اپنی محبت سے کیسے جدا کر سکتی ہے۔ وہ جلد ہی اپنی بہن جو بہت مثبت سوچ رکھی تھی پر یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہو گئی کے بنگلی سے اس کی جلد ملاقات ہو جائے گی۔ مگر چونکہ اسکی بہن شرمیلی بھی تھی اس لیے کھل کر اس چیز کا اظہار نہ کر سکی۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ اپنے گھر والوں کو تمام باتیں بتا کر پریشان نہیں کریں گے۔ صرف اتنا بتائیں گے کہ مسٹر بنگلی کو جلدی میں شہر جانا پڑ گیا ہے۔ مگر مسز بینٹ کے لیے یہ بات بہت پریشان کر دینے والی تھی اور انہوں نے کہا کہ جب ان کی ایک بیٹی کی شادی ہونے کے بالکل قریب تھی تو ان لوگوں کا وہاں سے جانا ان کے لئے بہت افسوس کا باعث ہے۔ لیکن پھر دل کو یہ کہہ کر تسلی دے لی کہ جلد ہی وہ لوگ واپس آجائیں گے تو اس وقت ان کی لونگ بورن میں شاندار دعوت کی جائے گی۔

شارلٹ اور مسٹر کولنز کی شادی

بینٹ فیملی لوکس فیملی کے پاس کھانا کھانے گئی اور شارلٹ لوکس نے اپنا زیادہ وقت مسٹر کولنز کو دیا جس کی وجہ سے ایلزبیتھ نے اس کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مسٹر کولنز اس کے ساتھ خوش بھی رہتا ہے۔ شارلٹ نے جواب دیا کوئی بات نہیں جیسی تمہاری مرضی ہو گی ویسے ہی کیا جائے گا اور اگر وہ مسٹر کولنز کا خیال کرتی ہے تو وہ بھی اس سے اچھے طریقے سے پیش آتے ہیں۔ ایلزبیتھ کی اگرچہ خواہش تھی کہ مسٹر کولنز اس سے دور رہے اور شارلٹ نے اس چیز کو ممکن بنا دیا تھا لیکن درحقیقت شارلٹ کی سوچ ایلزبیتھ کی سوچ سے کہیں زیادہ گہری تھی۔ درحقیقت وہ خواہش کر رہی تھی کہ مسٹر کولنز ایلزبیتھ کی طرف توجہ دینے کے بجائے اس پر زیادہ توجہ دیں اور اس سے شادی کے لئے رضامند ہو جائیں۔ ابتدا سے ہی اس نے یہ منصوبہ ذہن میں تیار کر لیا تھا اور کامیابی سے پورا بھی کر لیا اور جب رات کو وہ ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ مسٹر کولنز جلد ہی اسے شادی کی دعوت دے دیں گے۔ مگر یہ اندازہ نہ تھا کہ مسٹر کولنز بہت تیزی سے کام کرنے کے عادی ہیں کیونکہ دوسرے دن صبح ہی مسٹر کولنز لونگ بورن میں کسی کو بتائے بغیر شارلٹ لوکس کے پاس موجود تھا۔

کسی سے اس چیز کا تذکرہ نہ کیا کہ وہ شادی کی دعوت دینے جارہا ہے کیونکہ ایک دفعہ پہلے اسے ناکامی ہو چکی تھی اس لئے خاموشی سے یہ مہم سرانجام دینا چاہتا تھا۔ کھڑکی سے شارلٹ نے اسے آتا دیکھا تو جلدی سے اس طرح راستے میں ملاقات کی جیسے دیکھا نہ ہو۔ مگر اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اسے شادی کی دعوت اسی وقت دے دی جائے گی جو کہ بہت طویل تمہید کے بعد اس نے دے دی اور شادی کی تاریخ بھی پوچھ لی۔ وہ تاریخ جس میں اسے تمام جہان کی خوشیاں نصیب ہوں۔ شارلٹ اگرچہ دل میں ہنس رہی تھی مگر اس کی باتوں کا سنجیدگی سے جواب دیا کیونکہ اس سے سنجیدگی سے شادی کی خواہش تھی۔ جذبات اور محبت کے نہ ہوتے ہوئے بھی اسے گھر بنانا مقصود تھا۔

دونوں ماں باپ کے پاس پہنچے اور انہوں نے بھی خوشی سے شادی کی اجازت دے دی کیونکہ ان کے پاس بیٹی کے لئے بہت کم جہیز تھا جبکہ مسٹر کولنز کے مستقبل میں امیر بننے کے بہت زیادہ امکانات تھے۔ لیڈی لوکس نے تو سوچنا شروع کر دیا کہ مسٹر بینٹ کتنے سالوں تک دنیا سے رخصت ہو سکتے ہیں جب ان کی جائیداد مسٹر کولنز کے قبضے میں آجائے گی۔ پھر سینٹ جیمز کے محل میں جانے کا سوچا۔

سب گھر والے خوش تھے اور چھوٹی لڑکیاں اس لئے زیادہ خوش تھیں کہ اب انہیں امیروں کی محفل میں شرکت کرنے کا کم عمری میں ہی موقع میں جائے گا اور اب ان کی بہن بڑھاپے میں کنواری ہی دنیا سے رخصت نہیں ہو گی۔ شارلٹ اپنے منصوبے میں کامیاب ہو چکی تھی اور اب سکون کے ساتھ اس بارے میں سوچ سکتی تھی۔ اگرچہ مسٹر کولنز کی عادات اور بات کرنے کا انداز انتہائی ناخوشگوار تھا اور جسے وہ بھی ناپسند کرتی تھی مگر بطور شوہر وہ اسے قابل قبول تھا۔ کسی بہت اعلی جگہ اور بہت اعلی مرد سے شادی کا اس نے کبھی نہیں سوچا تھا صرف گھر بسانا اس کی خواہش تھی۔ معمولی شکل و صورت کی اور کم دولت کے ساتھ ایک بہت پڑھی لکھی لڑکی بطور بیوی زندگی بسر کرلے یہی اس کے لئے کافی تھا۔ شادی خوشیوں سے بھرپور ہو گی یا نہیں یہ کہنا مشکل تھا۔ ستائیس سال کی عمر میں پہلی مرتبہ وہ اپنے آپ کو خوش قسمت محسوس کر رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ اس کی سب سے اچھی سہیلی ایلزبیتھ اس بارے میں جان کر حیران پریشان رہ جائے گی۔ شاید برا بھی منائے۔ مناتی ہے تو مناتی رہے میں تو اب مسٹر کولنز سے ہی شادی کروں گی۔ مسٹر کولنز سے کہہ دیا کہ وہ لونگ بورن میں اس بارے میں کسی کو کچھ نہ بتائیں کیونکہ وہ خود بتائے گی۔

وہاں پہنچنے کے بعد سب نے سوال و جواب کئے تو اس کی بہت خواہش تھی کہ فخر اور تکبر کے ساتھ یہ بات بتائے مگر بڑی مشکل سے اپنے آپ کو روکے رکھا۔ صبح جلدی اس نے واپس چلے جانا تھا اس لیے رات کو ہی تمام لوگوں سے سلام دعا لے لی۔ مسز بینٹ نے اس سے کہا کہ امید ہے جلد ہی آپ دوبارہ تشریف لائیں گے تو اس نے جواب دیا کہ یہ اس

کے لیے اعزاز کی بات ہو گی اور جیسے ہی اسے موقع ملے گا وہ دوبارہ آئے گا جب کہ سب لوگ ہی ایسے جواب کی توقع نہیں کر رہے تھے۔

مسٹر بینٹ نے کہا کہ شاید لیڈی کیتھرین اس چیز کو پسند نہ کریں تو مسٹر کولنز نے جواب دیا کہ اسے اس چیز کا احساس ہے اور ان کی اجازت کے ساتھ ہی وہاں پر آئے گا تو مسٹر بینٹ نے کہا کہ اگر خطرہ محسوس کرے تو بالکل یہاں پر نہ آئے۔ ہم آپ کی مجبوری کا اندازہ لگالیں گے۔ مسٹر کولنز نے جواب دیا کہ ان سب لوگوں نے جس بہترین طریقے سے اس کا خیال رکھا وہ دل سے ان کا شکر گزار ہے۔ اپنی خوبصورت کزن بہنوں سے بھی جلد دوبارہ ملاقات کا خواہشمند ہے اور نیک تمناؤں کے ساتھ ان سے رخصت ہو رہا ہے۔

سب سوچ رہے تھے کہ اچانک اتنی جلدی واپس جانے کا ارادہ کیسے کر لیا جبکہ مسز بینٹ کا سوچ رہی تھیں کہ کیا میری سے اس سے شادی کروائی جاسکتی ہے کیونکہ وہ دوسری بہنوں سے باتوں میں زیادہ پختہ نظر آتی تھی۔ اس کی گفتگو بھی توجہ کے قابل تھی۔ اگرچہ یہ صلاحیتیں مسٹر کولنز میں موجود نہیں تھیں مگر کتابوں کو پڑھنے سے اس کی شخصیت تبدیل ہو سکتی تھی۔

دوسرے دن صبح شارلٹ نے جب یہ بات بتائی تو ایلزبیتھ جو کہ اگرچہ اس بارے میں سوچ رہی تھی سخت پریشان ہو کر بہت بلند آواز سے کہنے لگی کہ تم ایسا کیسے کر سکتی ہو۔ شارلٹ خاموشی سے اس کی باتیں سنتی رہی برداشت کرتی رہی اور ایک دفعہ خود بھی سوچ میں پڑ گئی کہ شاید اس نے غلطی کی ہے۔ پھر کہنے لگی کہ ایلزبیتھ ضروری تو نہیں کہ تم جیسے ناپسند کرو تمام دنیا ہی اسے ٹھکرا دے۔ ایلزبیتھ نے بھی جلد ہی اپنے جذبات پر قابو پالیا اور اسے مبارک باد دی۔ شارلٹ نے کہا کہ وہ جذباتی اور محبت کرنے والی نہیں ہے۔ مسٹر کولنز کا معاشرے میں مقام ہے شریف انسان ہیں اور مجھے بھی زندگی میں ان چیزوں سے زیادہ کی نہ توقع نہ امید اس لئے ان سے شادی کرتے ہوئے خوش ہوں۔ ایلزبیتھ نے کہا تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔

بہت دیر خاموش رہنے کے بعد وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تو ایلزبیتھ سوچنے لگی کہ ان دونوں کی شخصیت میں بہت فرق ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شخص اتنی جلدی دو لڑکیوں کو شادی کی دعوت دے دے اور ایک اسے قبول بھی کر لے۔ شارلٹ کے خیالات اسے اپنے خیالات سے بہت مختلف نظر آئے اور وہ سوچنے لگی کہ انسان اچھی زندگی گزارنے کے لئے اپنے جذبات کو قربان کیسے کر سکتا ہے۔ شارلٹ کو مسٹر کولنز کی بیوی کے طور پر اس کا ذہن قبول کرنے سے انکار کر رہا تھا اور وہ پریشان تھی کہ اس کی سہیلی نے جس راستے کا انتخاب کیا ہے اس میں خوشیوں کے بجائے بہت زیادہ پریشانی اور مشکلات ہیں۔

مسٹر کولنز اور شارلٹ کی شادی کے بارے میں اپنی فیملی کو کس طرح بتائے ابھی ایلزبیتھ اس بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ شارلٹ کے والد سر ولیم لوکس اس بارے میں اطلاع دینے کے لئے خود آ گئے۔ سلام دعا کے بعد اپنے آپ کو مبارکباد پیش کی کہ ان دونوں خاندانوں میں ملاپ ہو رہا ہے۔ مسز بینٹ نے یہ بات سنی تو مروّت کو ایک طرف رکھ کر زور زور سے بولنے لگیں اور لیڈیا نے بھی بلند آواز سے کہا کہ کیا آپ کو علم نہیں کے ان کی شادی تو ایلزبیتھ سے ہو رہی تھی۔ جس طریقے سے سر ولیم لوکس کے ساتھ رویہ رکھا جا رہا تھا وہ ناقابل برداشت تھا مگر اپنی اچھی تعلیم و تربیت کی وجہ سے وہ سب کچھ برداشت کرتے رہے۔ ایلزبیتھ نے اپنا فرض خیال کرتے ہوئے درمیان میں آ کر انہیں مبارکباد دی تو جین بھی اس کے ساتھ شامل ہو گئی اور ان کے خاندان کے بارے میں بھی بہت تعریف کی۔

مسز بینٹ ان کے سامنے تو سب کچھ خاموشی سے یہ سنتی رہیں مگر جیسے ہی وہ گئے تو زور زور سے بولنے لگیں۔ ایلزبیتھ کو سنایا اور کہا کہ سب لوگ مل کر ان کے ساتھ بہت برا کر رہے ہیں۔ کبھی کہتیں کہ ایسا ممکن ہی نہیں ہے پھر کہنے لگتیں کہ مسٹر کولنز کے ساتھ دھوکا کیا گیا ہے۔ ایلزبیتھ کو ایک ہفتے کے بعد سنانا ختم کیا اور لوکس فیملی سے تعلقات ایک مہینے سے پہلے خوشگوار نہ ہو سکے۔

مسٹر بینٹ نے سب کچھ بہت ہمت سے برداشت کیا اور کہنے لگے کہ یہ سب چیزیں دیکھ کر انہیں مزہ آ رہا ہے۔ شارلٹ ان کی نظروں میں کافی عقلمند تھی جس نے بیوقوفانہ کام کیا ہے۔ انکے خیال میں وہ ان کی بیوی سے بڑھ کر بے وقوف تھی۔ جین کے لئے یہ خبر اتنی اہم نہیں تھی اور اس نے نیک تمناؤں کا اظہار کیا جبکہ کیتھرین اور لیڈیا کے نزدیک مسٹر کولنز صرف ایک پادری ہی تھا اور انہوں نے اس معاملے میں دلچسپی نہ لی۔ جو اصل دلچسپی تھی وہ یہ کہ میریٹن میں اس کا تذکرہ کیا جائے۔

لیڈی لوکس اب پہلے سے زیادہ لونگ بورن میں آنے لگی اور ہنستے ہوئے خوشی کا اظہار کرتیں کہ ان کی بیٹی کی ایک بہت اچھی جگہ شادی ہو رہی ہے اگرچہ مسز بینٹ کا ان کے ساتھ رویہ اچھا نہ ہوتا۔ ایلزبیتھ اور شارلٹ کے تعلقات خراب ہو چکے تھے جب کہ وہ سوچ رہی تھی کہ جین کی عادت اس سے مختلف ہے جو ہمیشہ لوگوں کے مثبت پہلو دیکھتی ہے۔ اسے یہ فکر تھی کہ ایک ہفتہ گزرنے کے بعد بھی بنگلی کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔

جین مس بنگلی کے خط کا جواب دینے کے بعد اس کے جواب کا انتظار کرنے لگی۔ جبکہ مسٹر کولنز نے بھی وعدے کے مطابق انہیں خط لکھا اور اتنا زیادہ شکریہ ادا کیا جیسے پورے سال ان کا مہمان رہا ہو۔ شارلٹ سے ملاقات اور شادی کی خواہش مند تھا اور اسی سلسلے میں دو ہفتے بعد وہ لونگ بورن آ رہا تھا کیونکہ لیڈی کیتھرین نے اس شادی کی خوشی سے اجازت دے دی تھی اور اب وہ جلد از جلد شادی کے خوشگوار بندھن میں بندھنے کا خواہشمند تھا۔ بینٹ فیملی کو اس کے

لونگ بورن میں آنے کی خوشی نہ تھی بلکہ سوچ رہے تھے کہ اسے یہاں آنے کے بجائے لوکس لاج میں رہنا چاہیے تھا۔ دراصل ان عاشقوں کی مہمان نوازی سے وہ تنگ آچکے تھے۔

مسز بینٹ۔بنگلی کی غیر حاضری سے مزید چڑچڑی ہوچکی تھیں۔ جین اور ایلزبیتھ کو۔بنگلی کے بارے میں اس سے زیادہ خبر نہ ملی کہ سردیوں کے موسم میں اس کی واپسی کی امید نہیں ہے۔ ایلزبیتھ سوچ رہی تھی کہ اس کی بہنیں کامیاب ہوچکی ہیں اور۔بنگلی اور ڈارسی خوشگوار زندگی بسر کرتے ہوئے ان لوگوں کو بھول چکے ہیں۔ جین اگرچہ بہت زیادہ پریشان تھی مگر اپنی پریشانی کا اظہار نہ ہونے دیتی۔ مسز بینٹ مسلسل اس خواہش کا اظہار کرتی رہتیں کے۔بنگلی کو جلد از جلد آجانا چاہیے اور اگر وہ واپس نہ آیا تو جین کے ساتھ انصاف نہیں ہوگا۔ جبکہ جین اپنی اچھی عادت کی وجہ سے سب کچھ آرام سے برداشت کررہی تھی۔ مسٹر کولنز کے دوبارہ آنے پر پہلے جیسا استقبال نہ کیا گیا مگر وہ تو اپنی ہی خوشیوں میں مگن تھا اور زیادہ وقت اپنی محبت کے ساتھ اسکے گھر میں گزارتا۔ دیر رات کو اس کی واپسی ہوتی۔

مسز بینٹ کو یہ سب کچھ بہت برا لگ رہا تھا اور جیسے ہی شارلٹ کو دیکھتیں تو سوچنے لگتیں کہ یہ ان کی جائیداد حاصل کرنے کا سوچ رہی ہے۔ مسٹر بینٹ کو کہا کہ آپ کے دنیا سے جانے کے بعد میں کیسے برداشت کروں گی کہ یہاں پر کسی اور کا قبضہ ہوجائے تو انہوں نے کہا کہ ممکن ہے کہ ان کی بیگم ان سے پہلے دنیا سے رخصت ہوجائے۔ مسز بینٹ نے کہا کہ سب کچھ اس وصیت کا قصور ہے اور مسٹر کولنز جیسے شخص کے پاس تو یہ بالکل بھی نہیں جانی چاہئے تھی۔

مس۔بنگلی نے خط کا جواب دیا اور لکھا کہ ان کے بھائی کی سردیوں کے موسم میں وہاں واپس آنے کی امید نہیں۔ باقی خط میں مسٹر ڈارسی کی تعریفوں کے پل باندھے گئے تھے اور ان کی بہن جارجیانا کی بھی بے حد تعریفیں کی گئی تھیں اور یہ بھی لکھا تھا کہ اس کی خواہش کے مطابق اس کے بھائی کی ڈارسی کی بہن کے ساتھ جلد ہی شادی ہوجائے گی۔ اس کا بھائی اس وقت ڈارسی کے گھر میں مہمان نوازی کے مزے لوٹ رہا ہے اور بہت خوش ہے۔

ایلزبیتھ کو جب یہ سب کچھ معلوم ہوا تو ایک طرف سے جین کے بارے میں فکر ہوئی اور دوسرے باقی لوگوں پر سخت غصہ چڑھ گیا۔ خط میں جو باتیں تحریر تھیں ان پر بالکل بھی یقین نہ کیا۔ اسے یقین تھا کہ۔بنگلی اس کی بہن سے ہی سچی محبت کرتا ہے۔ مگر اس چیز کا غصہ تھا کہ وہ اپنی عقل کیوں نہیں استعمال کررہا۔ اپنے فیصلے خود کیوں نہیں کررہا۔ مگر بہت زیادہ سوچنے کے بعد بھی وہ اس بارے میں کچھ کرنے سے قاصر تھی اور سوچ رہی تھی کہ کیا کسی کی محبت اتنی جلدی ختم ہوسکتی ہے۔ مسز بینٹ نے جب نیدر فیلڈ کی کھل کر برائی کرنا شروع کردی تو جین نے کہا کہ اپنی ماں کی باتیں سن کر اسے بہت تکلیف ہوتی ہے کاش اس چیز کا امی جان کو احساس ہوتا۔ ممکن ہے جلد ہی میں بھی انہیں بھول جاؤں۔ ایلزبیتھ نے اس کی طرف اس طرح دیکھا جیسے اس کی بات کا یقین نہ ہو تو جین نے بات جاری رکھی کہ میں انہیں بطور اچھا انسان

تو یاد کروں گی مگر اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ کسی کو قصوروار نہیں ٹھہراؤں گی اور تھوڑے بی وقت کے بعد دوبارہ عام حالت میں آنے کی کوشش کروں گی۔ شاید میں غلط سوچ رہی تھی اور شکر ہے کسی کو میری ذات سے تکلیف نہیں پہنچی۔ ایلزبیتھ اس کی گفتگو سے بہت متاثر ہوئی اور کہنے لگی کہ جتنا اچھا وہ اسے خیال کرتی تھی اس سے کہیں زیادہ اچھی ہے اور تمہاری ان ہی اچھی عادات کی وجہ سے تم سے بہت زیادہ محبت کی جانی چاہیے۔ جین نے کہا کہ ایسی کوئی بات نہیں تو ایلزبیتھ نے کہا کہ اس کی بہن کی نظروں میں تمام دنیا ہی بہت اچھی ہے۔ کسی کی برائی سننا برداشت نہیں کرتی اور کہتی ہے کہ اگر کوئی برائی ہے تو صرف اس کی ذات کے اندر۔ دنیا میں بہت کم ایسے لوگ ہیں جو واقعی بہت اچھے ہیں۔ جیسے جیسے لوگوں کو قریب سے دیکھتی ہوں ان میں بہت زیادہ برائیاں نظر آنے لگتی ہیں۔ زیادہ تر انسان اپنی بات پر قائم نہیں رہتے۔ جو عقلمندی ان میں نظر آتی ہے جلد ہی اس کی قلعی کھل جاتی ہے۔ دو مثالیں تو ہمارے سامنے ہیں جس میں سے ایک کا ذکر کرنا مناسب نہیں اور دوسری میری سہیلی شارلٹ اور مسٹر کولنز کی شادی ہے جو ناقابل یقین باتیں ہیں۔ جین نے اپنی بہن سے کہا کہ ایسی سوچیں اس کے لیے پریشانی کا باعث بن جائیں گی۔ انسان کی سوچیں اس کے حالات کے تابع ہوتی ہیں۔ مسٹر کولنز کی ناپسندیدہ عادات کے باوجود شارلٹ کی مستقل مزاجی کو دیکھو۔ یہ بھی دیکھو کہ اس کی کتنی زیادہ بہنیں ہیں۔ ہاں اس رشتے میں دولت کا عنصر بھی شامل ہے مگر ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ وہ ہمارے کزن کو خوش رکھے گی۔ ایلزبیتھ نے جواب دیا کہ اپنی بہن کی خوشی کے لئے وہ اس کی ہر بات کو مان لے گی لیکن اگر یہ سوچوں کہ شارلٹ اسے پسند کرتی ہے تو اس کے دل کے ساتھ دماغ کے درست ہونے پر بھی مجھے شک ہونے لگے گا۔ جو سوچ مسٹر کولنز کے لئے میری ہے تمہاری ہے وہی ہر عورت کی ہونی چاہیے تو ہم شارلٹ کو کیسے صحیح کہہ سکتے ہیں۔ کیا صرف اس کے لئے ہم ایک حقیقت کے معنی تبدیل کر دیں۔ جین نے کہا کہ ہمیں اتنے سخت الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں اور بہت جلد تمہیں وہ دونوں ایک خوشگوار زندگی گزارتے ہوئے نظر آئیں گے۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ دوسری مثال کون سی ہے۔ میں نے تمہاری ہر بات کو درست اور صحیح خیال کیا ہے لیکن اگر اس شخص کو تم برا کہو گی تو میرے دل کو تکلیف پہنچے گی۔ وہ نہ جانے کن حالات کے ہاتھوں مجبور ہوں گے۔ یہ ممکن نہیں ہوتا کہ انسان ہمیشہ اپنے جذبات کی حفاظت کرتا رہے اور کبھی بھی احتیاط کو نظر انداز نہ کرے۔ دراصل جب کوئی آدمی کسی عورت کی تعریف کرتا ہے تو وہ عورت اس سے بہت زیادہ توقعات وابستہ کر لیتی ہے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ کیا آدمی چاہتے ہیں کہ ایسی توقعات وابستہ نہ کی جائیں۔ تو جین کہتی ہے کہ مرد جان بوجھ کر ایسا نہیں کرتے۔ دنیا میں اتنی ترتیب سے کام نہیں ہوتے جتنا ہم سمجھتے ہیں۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ وجہ کچھ بھی ہو مسٹر بنگلی کو ایسا رویہ اپنانا چاہیے تھا جس سے کسی کی دل آزاری نہ ہو۔ مگر میں مزید بات کرتے ہوئے احتیاط سے کام لوں گی تاکہ تمہیں برا نہ لگے۔ میرے خیال میں وہ اپنی بہنوں کی باتوں میں آچکے ہیں۔ تو جواب

آیا کہ کوئی بھی بہن صرف اپنے بھائی کی خوشیوں کا خیال کرتی ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے محبت کر رہے ہوں گے تو میں انہیں ضرور حاصل کر لوں گی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ اگر کوئی بہن بھائی کا خیال کرنا چاہتی ہے تو یہ بھی سوچتی ہے کہ وہ امیر گھر میں شادی کریں۔ جس سے اس کی اہمیت میں بھی اضافہ ہو اور اس کی بھی اچھی جگہ شادی ہو سکے۔ جین نے کہا کہ ان کی بہنیں یقینی طور پر ایسی ہی لڑکی سے شادی کروانا چاہتی ہیں مگر ممکن ہے مقصد ذہن میں کچھ اور ہو۔ ڈارسی سے تو ان کے بہت پرانے تعلقات ہیں اگر وہ محسوس کرتیں کہ مسٹر بنگلی مجھ سے محبت کرتے ہیں تو کبھی بھی کسی اور کو درمیان میں نہ لاتیں۔ لیکن جب پیار ہی نہ ہو تو اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ شاید میں غلط سوچ رہی تھی۔ مجھے حق حاصل نہیں کہ انہیں یا ان کی بہنوں کو برا بھلا کہوں۔ ایلزبیتھ نے اپنی بہن کی خوشی کی خاطر اس بارے میں مزید بات نہیں کی۔

مسز بینٹ ہر روز بنگلی کے نہ آنے کے بارے میں شکوہ کرتیں اور ایلزبیتھ کوئی نہ کوئی بہانہ بنا دیتی۔ اور کہتی کے جین اور ان کے درمیان کوئی خاص تعلقات نہیں تھے جو اب مکمل طور پر ختم ہو چکے ہیں۔ مگر مسز بینٹ کو بنگلی کے گرمیوں میں واپس آنے کا مکمل یقین تھا۔

مسٹر بینٹ کو احساس تھا کہ ان کی بیٹی کے ساتھ محبت میں دھوکہ ہو چکا ہے۔ تو ایلزبیتھ کو کہنے لگے کہ میں جین کو محبت میں شکست کھانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ لڑکیاں کوشش کرتی ہیں اپنی شادی کی اور ساتھ میں اس چیز کی بھی کہ کوئی محبت تو کرے اور پھر چھوڑ کر چلا جائے۔ یہ چیز اسے سوچنے پر مجبور کرتی ہے اور اپنی سہیلیوں میں وہ بلند تر ہو جاتی ہے۔ مگر تمہیں بھی اپنی بہن کے ساتھ قدم بڑھانے چاہئیں۔ میریٹن میں بہت خوبصورت آفیسر موجود ہیں۔ تم وکہم کو منتخب کر سکتی ہو کہ وہ بھی بنگلی کی طرح تمھیں محبت میں دھوکہ دے جائے۔ ایلزبیتھ نے اپنے والد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ وہ وکہم سے کم تر شخص کے ساتھ بھی خوش رہ لے گی۔ جین کی طرح کی تو سب خوش قسمت نہیں ہوتیں۔ لونگ بورن میں جین کے خیال کی وجہ سے اداسی کا ماحول تھا مگر وکہم کی موجودگی اب لوگوں کو اچھی لگتی۔ ایلزبیتھ کی ڈارسی کیلئے نفرت میں پہلے سے زیادہ اضافہ ہو چکا تھا۔ بلکہ ہر شخص اس کے بارے میں ایسے ہی خیالات رکھتا تھا۔ صرف جین کی سوچ یہ تھی کہ شاید کچھ ایسی مجبوریاں ان کے ساتھ پیش آئیں ہوں جو ہمارے علم میں نہیں ہیں۔ اور جن کا علم ہونے کے بعد ڈارسی کے بارے میں اچھی رائے قائم کی جا سکے۔ اپنی اسی اچھی عادت کی وجہ وہ اسے ابھی بھی اچھا ثابت کرنے کی کوشش کرتی۔ مگر باقی لوگ اس کے ہم خیال بننے سے انکار کر چکے تھے۔

مسٹر کولنز کو شارلٹ کے ساتھ شادی کی بہت خوشی تھی۔ اسے اپنی محبت کا اظہار کرتا اور خوشگوار شادی کے بارے میں سوچتا رہتا۔ واپس جانے کا افسوس تھا مگر اس چیز کی خوشی ہے کہ دوبارہ جلد ہی واپس آ کر شادی کی تاریخ مقرر کرے گا

اور دنیا جہان کی خوشیاں اسے حاصل ہو جائیں گی۔ جاتے ہوئے پھر لونگ بورن میں موجود تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ دوبارہ انہیں شکریہ کا خط بھی لکھے گا۔

کرسمس گزارنے کے لئے مسز بینٹ کا بھائی اپنی بیوی کے ساتھ وہاں آ گیا جس کا نام مسٹر گارڈینر تھا۔ وہ تہذیب یافتہ انسان تھا پڑھا لکھا اور بات کرنے کا سلیقہ تھا۔ مسز بینٹ سے ہر لحاظ سے بہتر تھا۔ اور حیرانگی ہوتی کہ تجارت کے پیشے سے وابستہ انسان اس قدر اچھا ہو سکتا ہے۔ لونگ بورن کی تمام لڑکیاں اپنی ممانی کو بہت پسند کرتی تھیں۔ اپنی اچھی عادات کی وجہ سے لڑکیوں میں تحفے تقسیم کئے گئے اور نئے نئے فیشن کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ پھر مسز بینٹ کی ان کے ساتھ گفتگو شروع ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ کس طرح ان کی دو بیٹیوں کی شادی ہوتے ہوتے رک گئی۔ جین کی تو کوئی غلطی نہیں تھی مگر ایلزبیتھ کی مسٹر کولنز سے شادی ہو چکی ہوتی اگر اسی کمرے میں وہ انکار نہ کر دیتی۔ شارلٹ لوکس کی شادی ہو گئی اور ہماری جائداد غیروں کے ہاتھوں میں چلی جائے گی۔ دراصل لوکس فیملی کے تمام لوگ ہی بہت عیار ہیں اور ہر چیز تیزی سے جھپٹ کر لے جاتے ہیں۔ اگرچہ ایسا نہیں کہنا چاہیے مگر یہی سچ ہے۔ ہر کوئی اپنا مطلب نکلوا کر نکل جاتا ہے میری صحت انہی سوچوں سے خراب ہو رہی ہے مگر آپ کے آنے کی بہت خوشی ہوئی ہے۔

مسز گارڈینر کی ایلزبیتھ کے ساتھ خط و کتابت تھی اس لئے یہ باتیں پہلے سے جانتی تھی۔ لڑکیوں کے ساتھ محبت تھی اس لیے کسی دوسرے موضوع پر بات شروع کر دی۔ پھر ایلزبیتھ سے اکیلے میں گفتگو ہوئی اور کہا لگتا ہے۔ بنگلی اس کے لئے بہت اچھا شوہر ثابت ہو سکتا تھا مگر امیر لوگ چند ہفتے محبت کرتے ہیں اور پھر بھول جاتے ہیں۔ ایلزبیتھ نے جواب دیا کہ اپنے آپ کو خوش کرنے کے لئے ہم ایسا سوچ سکتے ہیں مگر وہ مکمل طور پر خود انحصار تھے تو دوسروں کی رائے ان پر اثر انداز کس طرح ہو سکتی تھی۔ خالہ نے جواب دیا کہ بعض اوقات تو آدھے گھنٹے کی ملاقات کو بہت زیادہ محبت کا نام دے دیا جاتا ہے مجھے اس بارے میں مزید تفصیل سے بتاؤ۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ وہ جین سے تعلقات کی وجہ سے دوسروں کو مکمل طور پر نظر انداز کرتے تھے۔ ہر کوئی اس بات کا اندازہ لگا سکتا تھا۔ جین کے ساتھ بار بار رقص کرنے کی وجہ سے دوسری لڑکیاں اس سے ناراض تھیں۔ اور میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا کہ میں نے ان سے بات کرنے کی کوشش کی تو جین کی طرف توجہ دینے کی وجہ سے انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس سے زیادہ کسے ہم محبت کہہ سکتے ہیں۔ ممانی کہنے لگیں کہ جین کی عادت تو بہت ہی اچھی ہے اس نے اس کو بہت زیادہ محسوس کیا ہو گا۔ ایلزبیتھ تمہاری مختلف عادت ہے اور تم ایسی چیزوں کا زیادہ اثر نہیں لیتی۔ میرا خیال ہے کہ جب ہم جائیں تو اسے ہمارے ساتھ چلنا چاہیے۔ آب و ہوا اور جگہ کی تبدیلی سے اس کے ذہن میں خوشگوار اثرات مرتب ہوں گے۔ ایلزبیتھ نے یہ بات سن کر بہت خوشی محسوس کی تو ممانی نے بات جاری رکھی کہ ہمارے پاس کم ہی ملنے والے آتے ہیں تو وہاں پر اس نوجوان کے بارے میں کوئی بات

نہیں کی جائے گی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ وہ دراصل ڈارسی کی مہمان نوازی میں ہے اور اسے اجازت نہیں ملے گی کہ لندن کے جس حصہ میں آپ رہتی ہیں وہاں پر اس سے ملنے آجائے۔ مگر آپ نے یہ بات کیوں سوچی ڈارسی جیسا انسان تو اس علاقے میں جانے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ بنگلی ان کے مشورے کے بغیر کوئی کام نھیں کرتا۔ تو ممانی نے جواب دیا کہ اگر بنگلی کی بہن کو خط کے ذریعے علم ہو گیا تو پھر وہ یقینی طور پر ملنے آجائے گی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ وہ تو ملاقات کرنا چاہتی ہی نہیں۔ ایلزبیتھ سوچنے لگی کہ ممکن ہے کہ دوبارہ اس کی بہن اور بنگلی کے تعلقات استوار ہو جائیں۔ اور اس کی بہن کی شاندار عادات بنگلی کو اس کے پاس آنے پر مجبور کر دیں۔

جین اپنی ممانی کے ساتھ جانے کے لیے تیار ہو گئی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ بنگلی کی بہن اس کے ساتھ نہیں رہتی اس لیے اکیلے میں اپنی سہیلی سے ملاقات کر سکتی ہے۔ گارڈینز ایک ہفتے وہاں پر رہے اور اس دوران مختلف جگہ سے ان کی دعوت ہوتی رہی اور گھر میں مشکل سے ہی انہوں نے کبھی کھانا کھایا۔ اور اگر کبھی ایسا موقع آتا تو آفیسرز کو وہاں پر بلا لیا جاتا جن میں وکہم خاص طور پر شامل ہوتا۔ ممانی اس بات پر خاص طور پر غور کرتی کہ ایلزبیتھ وکہم کی طرف خاص توجہ دے رہی ہے۔ اور اس کی تعریفیں کر رہی ہے اور سوچنے پر مجبور ہو گئی کہ شاید وہ ایک دوسرے سے محبت کر رہے ہیں اور اپنا فرض سمجھا کہ ایلزبیتھ کو سمجھائے کہ اگر وہ واقعی سنجیدہ ہے تو پھر اس کی طرف اتنی توجہ دے۔ مسز گارڈینز اپنی شادی سے پہلے اسی علاقے میں رہتی رہی تھی جہاں وکہم رہتا تھا۔ اور اب وہ دونوں اس علاقے اور وہاں کے لوگوں کے بارے میں باتیں کرتے۔ مسز گارڈینز کو پیمبرلے میں جانے کا اتفاق ہوا تھا اور وہ ڈارسی کے مرحوم والد کے بارے میں بھی جانتی تھی۔ اس لئے دونوں دیر تک اس موضوع پر گفتگو کرتے۔ جب انہیں علم ہوا کہ ڈارسی نے وکہم کے ساتھ بہت ناانصافی کی ہے تو انہوں نے چھوٹے ڈارسی کے بارے میں سوچنا شروع کیا۔ اور جلد ہی ذہن میں آگیا کہ اس وقت بھی یہ بات مشہور تھی کہ وہ بہت متکبر اور بدمزاج لڑکا ہے۔

مسز گاڈی نر کو جیسے ہی موقع ملا انہوں نے ایلزبیتھ سے اکیلے میں بات کی اور اسے کہا کہ وکہم سے ملاقاتیں کرتے ہوئے اسے محتاط رویہ اپنانا چاہیے۔ ایلزبیتھ کو ایک سمجھدار لڑکی کہتے ہوئے اسے کہا کہ تم یقینی طور پر ایسا رویہ نہیں اپناو گی کہ اگر اس سے محبت کرنے سے کوئی منع کرے تو اور زیادہ اس کی طرف توجہ دینا شروع کر دو۔ تمہیں میں پورے خلوص سے مشورہ دے رہی ہوں کہ نا اس کے قریب زیادہ جانے کی کوشش کرو اور نہ ہی اسے اپنے قریب آنے دو۔ دراصل نہ تو تم بہت دولت مند ہو اور نہ ہی وہ تو ایسی صورت میں محبت کرنا اور پھر شادی کے بارے میں سوچنا کوئی عقلمندانہ بات

نہیں۔ہاں اگر وہ بہت امیر ہوتا تو تمہارے لیے بہت ہی زیادہ شاندار شوہر ثابت ہو سکتا تھا۔ لیکن موجودہ حالات میں تمہیں اپنی خواہشات کو اپنی عقل پر ترجیح نہیں دینی چاہیے۔ تم باشعور اور عقلمند ہو اور مجھے یقین ہے کہ اس عقل کا استعمال کرو گی۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ تمہارے والد صاحب تم پر بہت اعتبار کرتے ہیں تو انہیں کسی بھی طرح مایوس نہیں کرو گی۔ ایلزبیتھ کے یہ کہنے پر کہ ممانی جان آپ اس معاملے کو بہت اہمیت دے رہی ہیں تو جواب آیا کہ تمہیں بھی بہت زیادہ سنجیدگی دکھانی چاہیے۔ ایلزبیتھ نے وعدہ کیا کہ وہ بہت احتیاط سے کام لے گی اور ہر ممکن کوشش ہو گی کہ وکہم اس کے عشق میں مبتلا نہ ہو سکے۔ ممانی نے کہا کہ وہ سنجیدہ نہیں ہے تو ایلزبیتھ نے جواب دیا کہ وہ وکہم سے محبت نہیں کرتی مگر آج تک اس سے بہتر آدمی اسے نہیں ملا۔ اور اگر میرا اس کی طرف جھکاو ہوا ہوتا تو واقعی مستقبل میں آنے والی پریشانیوں کو نظر میں رکھتی۔ میرے والد صاحب میرے اوپر جو اعتبار کرتے ہیں وہ میرے لئے دنیا کی سب سے اہم چیز ہے۔ اگرچہ وہ وکہم کو اچھا انسان خیال کرتے ہیں مگر میں ہر اس بات سے ہر ممکن طور پر گریز کروں گی جو میری وجہ سے کسی کے لئے بھی تکلیف کا باعث ہو۔ مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ بعض اوقات لڑکا اور لڑکی دونوں ہی غریب ہوتے ہیں مگر پھر بھی آپس میں محبت کرتے ہیں شادی بھی کر لیتے ہیں۔ اگرچہ میں اپنے آپ کو ان لوگوں سے زیادہ عقل مند خیال نہیں کرتی یا پھر میرا ذہن یہ کہتا کہ اس سے دور رہنا ہی بہتری ہے۔ لیکن ان تمام چیزوں کے باوجود میں آپ کے مشورے پر مکمل طور پر عمل کروں گی۔ ممانی نے اسے کہا کہ تمہیں چاہیے کہ اسے یہاں پر بار بار دعوت میں نا بلاؤ اور اپنی امی کو بھی ایسا کرنے پر مجبور کرو۔ ایلزبیتھ نے وعدہ کیا کہ ایسا ہی ہو گا اور کہنے لگی کہ پہلے بھی وہ یہاں پر کم ہی بلایا جاتا ہے۔ آپ کے آنے کی وجہ سے جو دعوتیں کی جا رہی ہیں اس کی وجہ سے ہی وہ یہاں پر آ رہا ہے۔ اور دعوتوں اور لوگوں سے ملنے کے بارے میں میری امی کے خیالات کا تو آپ کو علم ہی ہے۔ مگر ایک دفعہ پھر آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ اس بارے میں مکمل عقل سے کام لوں گی اور آپ کے مشورے پر مکمل عمل کروں گی۔ ممانی نے بہت نرمی احتیاط اور محبت سے اسے سمجھایا تھا اور اس نے بھی غصہ کرنے کے بجائے پورے خلوص کے ساتھ ان کے مشورے کو قبول کیا جو نہایت شاندار بات تھی۔

گارڈینر چلے گئے اور جین بھی ان کے ساتھ گئی۔ کولنز وہاں پر آیا مگر اب اس کی رہائش شارلٹ کے گھر پر تھی۔ مسز بینٹ نے اگرچہ ابھی شادی کو دل سے قبول نہیں کیا تھا مگر منہ سے مبارکباد دے رہی تھی۔ جمعرات کو شادی تھی تو ایک دن پہلے شارلٹ اپنی سہیلیوں سے آخری مرتبہ ملنے آئی مگر مسز بینٹ کے غلط رویہ نے ایلزبیتھ کو سخت شرمندہ کر دیا۔ اس لیے اپنی سہیلی سے بہت محبت سے بات کی۔ جاتے ہوئے شارلٹ نے اپنی سہیلی سے کہا کہ وہ اس کے خطوط کا انتظار کیا کرے گی۔ جس نے جواب دیا کہ تم یہاں پر تو آؤ گی پھر ملاقات ہو جائے گی۔ جس پر شارلٹ نے کہا کہ وہ

شادی کے بعد گھومنے جائیں گے اور اس کے ہنس فورڈ آنے کے لئے بھی اصرار کیا۔ ایلزبیتھ نے نہ چاہتے ہوئے بھی حامی بھر لی۔ شارلٹ نے کہا کہ امی ابو اور گھر والے مارچ میں اس کے پاس آئیں گے تو ایلزبیتھ کو بھی ان کے ساتھ ضرور آنا چاہیے مجھے بہت خوشی ہو گی۔

شادی کے بعد وکہم اور شارلٹ سیر کے لئے گئے اور کچھ دن بعد ایلزبیتھ کو اپنی سہیلی کا خط مل گیا۔ پہلے وہ اپنی سہیلی سے بات کر کے بہت خوشی محسوس کرتی تھی اپنے دل کی باتیں بھی اسے بتا دیتی تھی مگر اب کچھ بھی ایسا نہیں تھا۔ مگر ایلزبیتھ کو جاننے کی خواہش تھی کہ اس کی سہیلی کیا واقعی خوش ہے۔ لیڈی کیتھرین کا اس کے ساتھ رویہ کیسا ہے۔ شارلٹ کے خطوط سے اندازہ ہو گیا کہ وہاں پر بہت خوش ہے لیڈی کیتھرین کی بہت تعریف کی۔ اپنے گھر اور اس میں موجود سہولیات کی بھی بہت زیادہ تعریف کی۔ ایلزبیتھ نے اب اس کے پاس جانے کا فیصلہ کیا تا کہ اپنی آنکھوں سے وہاں کے حالات کا جائزہ لے سکے۔

ڈارسی نے بنگلی کو جین کے ساتھ تعلقات بڑھانے سے منع کیا

ایلزبیتھ کو اپنی بہن جین کا خط بھی ملا اور اس کی خواہش تھی کہ اس میں بنگلی اور اس کی بہنوں کے بارے میں بھی کوئی ذکر ہو۔ مگر دوسرے خط میں بھی یہی لکھا گیا تھا کہ اب تک اس کی بنگلی کی بہن کے ساتھ ملاقات نہیں ہوئی۔ اور شاید اس وجہ سے کہ پہلا خط جو جین نے اپنے گھر لونگ بورن کے گھر سے مس بنگلی لکھا تھا وہ اسے ملا ہی نہ ہو۔ یہ بھی لکھا کہ بنگلی کی بہن کے علاقے میں خالہ جانے کا ارادہ رکھتی ہیں تو میں کوشش کروں گی کہ اپنی سہیلی سے بھی وہاں پر ملاقات کروں۔ اگلے خط میں بتایا کہ بنگلی کی بہن سے ملاقات ہو گئی اور اس نے بہت غصہ کیا کہ لندن میں رہتے ہوئے پہلے کیوں ملاقات کرنے کے لیے نہیں آئی۔ اور میرے خیال کے مطابق ہی اس نے بتایا کہ خط اسے ملا ہی نہیں۔ اپنے بھائی کے بارے میں اس نے کہا کہ ان کا زیادہ وقت ڈارسی کے ساتھ ہی بسر ہوتا ہے اس لئے ان سے کم ہی ملاقات ہوتی ہے۔ یہ بھی بتایا کہ وہ کھانے پر جلد ہی آ رہے ہیں اور شاید میری ان سے ملاقات ہو جائے۔ خط پڑھ کر ایلزبیتھ کو افسوس ہوا کہ اب تک بنگلی کو علم ہی نہیں ہے کہ اس کی بہن لندن میں ہے۔ ایک مہینہ گزرنے کے باوجود جین اور بنگلی کی ملاقات نہ ہو سکی۔ مزید دو ہفتوں کے بعد اس کی بہن سے ملاقات ہوئی مگر ایسے جیسے وہ مجبوری سے مل رہی ہو۔ اب جین کو اس معاملے کے ختم ہونے کا مکمل یقین ہو چکا تھا جو اس نے اپنی بہن کو خط میں بتایا کہ اس کا تو خیال تھا کہ مس بنگلی اس سے محبت کرتی ہے مگر ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔ تمہیں حق حاصل ہے کہ تم خوش ہو جاؤ کہ دراصل میرے مقابلے میں تمہارے اندازے زیادہ درست تھے۔ مگر دراصل میری سوچ حالات اور واقعات کے مطابق تھی۔ وہ مجھ سے اتنی زیادہ

محبت کیوں دکھا رہی تھی مجھے اب تک یہ بات سمجھ نہیں آئی۔ لیکن اگر ایسے ہی حالات کا اگر میں دوبارہ سامنا کروں گی تو محبت کا جواب محبت سے دیتے ہوئے دھوکہ ہی کھاؤں گی۔ مس.بنگلی نے نہ مجھ سے ملنے کی کوشش کی اور نہ ہی مجھے خط تحریر کیا، اتنی دیر نہ ملنے پر افسوس کا اظہار کیا اور نہ ہی دوبارہ ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ اب اس کا رویہ اس قدر مختلف تھا کہ میں نے بھی سوچ لیا ہے کہ دوبارہ اس سے ملاقات نہیں کروں گی۔ دراصل اب میں سوچ رہی ہوں کہ جو کچھ ہو رہا ہے اسی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ پہلے اس نے ہی دوستی کرنے میں پہل کی تھی تو میں نے بھی اسی لیے اخلوص سے جواب دیا۔ نہ جانے کیوں وہ مجھے دوسروں سے زیادہ توجہ دیتی رہی اور مجھے اس لیے بھی اس پر رحم آرہا ہے کہ اسے اپنی غلطی کا احساس ہو چکا ہے کہ وہ مجھے بہت زیادہ توجہ دے رہی تھی۔ اور دراصل وہ یہ سب کچھ اپنے بھائی کے لیے ہی کر رہی ہے۔ اگرچہ اسے اس معاملے میں پریشان ہونے کی بالکل بھی ضرورت نہیں۔ ایک بہن کو اپنے بھائی کا بہت زیادہ خیال رکھنا ہی چاہیے۔ مگر اب جب کہ میری مسٹر.بنگلی سے کافی عرصے سے ملاقات نہیں ہوئی تو اسے اپنی پریشانی ختم کر دینی چاہیے۔ کیونکہ اگر اس کے بھائی کی خواہش ہوتی تو وہ اتنے عرصے میں مجھ سے ملاقات کر سکتے تھے۔ اس کی باتوں سے مجھے علم ہوا کہ اس کے بھائی کو علم ہے کہ میں یہاں پر موجود ہوں۔ اور وہ اپنی باتوں سے اپنے آپ کو یقین دلا رہی تھی کہ اس کے بھائی ڈارسی کی بہن سے محبت کر رہے ہیں۔ نہ جانے مس.بنگلی کا رویہ ایسا کیوں ہے ایسا کیوں کر رہی ہے۔ بعض اوقات تو میں سوچتی ہوں کہ وہ منافقت سے کام لے رہی ہے۔ لیکن میری خواہش ہے کہ ان تکلیف دہ سوچوں کو اپنے ذہن سے دور رکھوں اور تمہاری اور اپنے ماموں اور ممانی کی محبتوں سے خوشی حاصل کروں۔ اس کی باتوں سے یہ بھی علم ہوا کہ اس کا بھائی نیدر فیلڈ پارک کو چھوڑ دے گا اور اب دوبارہ وہاں پر کبھی نہیں آئے گا۔ اگرچہ اسے ابھی اس بات کا یقین نہیں تھا مگر اب ہمیں ان چیزوں کا تذکرہ نہیں کرنا چاہیے۔ ہنس فورڈ سے آئے ہوئے محبت بھرے خطوط کا پڑھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ سر ولیم اور ماریا کے ساتھ اگر تم وہاں پر جاؤ گی تو مجھے یقین ہے کہ ان کی مہمان نوازی سے لطف اندوز ہو گی۔

ایلزبیتھ کیلئے ایک طرف تو یہ خط تکلیف دہ تھا اور دوسری طرف اس چیز کی خوشی کے اس کی بہن زیادہ پریشان نہیں ہے۔ بنگلی کے ساتھ اپنے تعلقات کے ختم ہونے کو قبول کر چکی ہے۔ اور اس کی یہ خواہش بھی تھی کہ دوبارہ.بنگلی اس کی طرف توجہ نہ دے۔ ایلزبیتھ کے لیے.بنگلی کا رویہ اور کردار کچھ زیادہ تعریف کے قابل نہ تھا اور اس کی خواہش تھی کہ وہ جلد از جلد ڈارسی کی بہن کے ساتھ شادی کر لے تاکہ وہ لڑکی اس کی زندگی برباد کرے۔

مسز گارڈینر خط و کتابت میں ایلزبیتھ کو وکھم کے ساتھ محتاط رویہ اپنانے کا کہتی۔ وہ جواب میں انہیں تسلی تو دے دیتی مگر خود دراصل پریشان تھی۔ کیونکہ وکھم اس کے بجائے اب ایک دوسری لڑکی کی طرف توجہ دینے لگا تھا۔ مگر اس بات کو

ایلزبیتھ نے قبول کر لیا تھا اور اپنی ممانی کو بھی بغیر پریشانی کے یہ بات لکھ دی۔ ایلزبیتھ اس لئے تکلیف میں نہ تھی کیونکہ دوسری لڑکی دس ہزار پاؤنڈ کے ساتھ بہت امیر تھی۔ جبکہ وہ خود زیادہ دولت اور جائیداد کی مالک نہ تھی۔ اور اگر امیر ہونے کے باوجود وکھم کسی اور کی طرف توجہ دیتا تو پھر وہ برا محسوس کرتی۔ جو کچھ وکھم کر رہا تھا وہ ایک فطری چیز تھی ہاں مگر اسے یہ فیصلہ کرتے ہوئے میرے بارے میں کچھ دیر سوچنا پڑا ہو گا۔ مگر اس میں ہم دونوں کے لیے ہی بھلائی ہے۔ ایلزبیتھ نے اپنے دل میں خوشگوار زندگی کے لیے اسے دعا دی۔ اپنی ممانی کو خط میں یہ تمام چیزیں بتاتے ہوئے اس نے کہا کہ مجھے بھی دراصل اس سے کوئی زیادہ محبت وغیرہ نہیں تھی۔ اگر ایسا ہوتا تو میں بہت برا محسوس کرتی۔ ہمارے درمیان ابھی بھی بہت اچھے تعلقات ہیں اور مس کنگ کو بھی برا خیال نہیں کرتی۔ ہاں مگر یہ حقیقت ہے کہ وہ دونوں محبت کی وجہ سے شادی نہیں کر رہے۔ اور شاید ایسا اس لئے ہوا کیوں کے میں نے بھی وکھم پر توجہ دینی چھوڑ دی تھی ورنہ وہ ابھی میرے قریب ہوتا۔ مگر مجھے اس چیز کا بالکل افسوس نہیں۔ ہاں مگر لیڈیا اور کٹی نے چونکہ کم عمر کی وجہ سے دنیا کو نہیں دیکھا اس لیے وہ اس چیز پر بہت افسردہ ہیں۔ اور اب تک اس چیز کو ماننے کے لیے تیار ہی نہیں کہ مرد خوبصورت ہو یا نہ ہو ہر دو صورتوں میں زندگی گزارنے کے لئے اسے رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔

لونگ بورن میں ان واقعات کے علاوہ کوئی اہم چیز نہ ہوئی اور زندگی معمول کے مطابق گزرتی رہی۔ میریٹن کبھی وہ لوگ چلے جاتے۔ جنوری اور فروری کے مہینے سردی اور بارشوں کے درمیان گزر گئے۔ مارچ کے مہینے میں ایلزبیتھ نے اپنی سہیلی شارلٹ کے پاس جانے کا فیصلہ کر لیا۔ اب مسٹر کولنز کی شخصیت کو بھی وہ ذہن میں قبول کر چکی تھی۔ دراصل وہ اپنی ماں اور بہنوں سے بھی کچھ عرصے دور رہنا چاہتی تھی اور جین سے بھی معلومات حاصل کرنے کی خواہشمند تھی۔ سر ولیم اور ان کی بیٹی کے ساتھ اس نے جانا تھا اور سوچا گیا کہ ایک دن لندن میں بھی گزارا جائے گا۔ گھر چھوڑنے کا واحد افسوس تھا تو اپنے باپ کی جدائی جس نے اس سے کہا کہ باقاعدگی سے اسے خط لکھے اور جواب بھی فوری طور پر دیا جائے گا۔ وکھم نے بھی اسے بڑی گرم جوشی کے ساتھ الوداع کہا اگرچہ اب اس کے تعلقات دوسری لڑکی کے ساتھ تھے مگر اسے یاد تھا کہ اس کی پہلی محبت تو ایلزبیتھ تھی۔ جس نے اس کا دکھ درد محسوس کیا اور دونوں نے ایک دوسرے کی تعریف بھی کی۔ یہ بھی کہا کہ اسے لیڈی کیتھرین سے مل کر خود جائزہ لینا چاہیے کہ وہ کس قسم کی عورت ہے اور ان کی سوچیں تبدیل نہیں ہوں گی۔ وکھم نے اتنے اچھے طریقے سے بات چیت کی کہ ایلزبیتھ سوچنے پر مجبور ہو گئی کہ وہ ہمیشہ اسے ایک اچھے انسان کے طور پر یاد کرے گی۔ سفر پر سر ولیم اور ان کی بیٹی ماریا کے ساتھ روانہ ہوئی جو کہ دونوں دماغ سے خالی تھے۔ ان کی گفتگو اور گاڑی کے چلنے کی آواز میں کچھ زیادہ فرق نہیں تھا۔ بیوقوفانہ باتوں

سے ایلزبیتھ لطف اندوز ہونے کی عادی تھی مگر سر ولیم کو اتنے عرصے سے جانتی تھی کہ اب اس میں کوئی نئی بات نہ تھی۔ وہ کئی بار یہ بات بتا چکا تھا کہ اسے سر کا خطاب کس طرح دیا گیا۔

صبح سویرے وہ روانہ ہوئے آئے اور چوبیس میل کے سفر کے بعد گارڈینر کے گھر میں پہنچ گئے۔ جین نے ان کا استقبال کیا جو خوش بھی لگ رہی تھی اور صحت مند بھی۔ بہت سے بچے بھی اپنی کزن سے ملنے کے لیے بے چین تھے بہت شاندار طریقے سے وقت گزارا۔ شہر کے بازار میں خریداری کی اور شام تھیٹر میں گزاری جہاں وہ اپنی ممانی کے پاس بیٹھی اور ان سے گفتگو میں معلوم ہوا کہ اگرچہ جین بہت ہمت کا مظاہرہ کر رہی ہے مگر پھر بھی بعض اوقات بہت افسردہ ہو جاتی ہے۔ مگر جلد ہی اس پر قابو پالے گی۔ بنگلی کی بہن کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ جین اب ان سے تعلقات کو تقریباً ختم کر چکی ہے۔ پھر ممانی نے کہا کہ وکھم کے ساتھ تعلقات ختم ہونا دونوں کے لیے ہی بہتر ہے۔ اور اس سلسلے میں ایلزبیتھ کی تعریف کرتے ہوئے مس کنگ کے بارے میں پوچھا اور کیا وکھم کو دولت کی وجہ سے شادی کرنے پر برا محسوس کر رہی ہے۔ تو ایلزبیتھ نے جواب میں کہا کہ آپ مجھے بتائیں کے مستقبل کے بارے میں احتیاط اور دولت کی لالچ میں شادی کے لیے کہاں پر کوئی فرق ہے۔ احتیاط کہاں سے شروع ہوتی ہے اور لالچ کہاں پر ختم ہوتی ہے۔ آپ نے پہلے کہا تھا کہ اس سے شادی کرتے ہوئے مجھے احتیاط کرنی چاہیے کیونکہ وہ دولت مند نہیں۔ اور اب آپ کہہ رہی ہیں کہ وہ کیسا انسان ہے جو دولت کے لئے شادی کر رہا ہے۔ ممانی پوچھتی ہیں کہ جب مس کنگ کے بارے میں مجھے بتاؤ گی تو پھر میں کوئی جواب دے سکوں گی۔ ایلزبیتھ نے اس کی تعریف کی تو پوچھا کہ جب اسے وراثت میں بہت بڑی رقم نہیں ملی تھی تو اس وقت تو وہ اس کی طرف توجہ نہیں دیتا تھا۔ ایلزبیتھ نے کہا نہ میں دولت مند نہ تھی اور ایک غریب کو چھوڑ کر دوسری غریب سے محبت کرنے کی اسے کیا ضرورت تھی۔ ممانی نے کہا مگر اتنی جلدی کسی دوسری لڑکی کو پسند کرنا بھی تو شریفوں کا کام نہیں۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ ایک غریب شخص ان باتوں کے بارے میں اتنا نہیں سوچتا۔ اگر اس لڑکی کو اس پر اعتراض نہیں تو ہمیں بھی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ ممانی نے کہا مگر مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ اس لڑکی میں یا تو محسوس کرنے کی یا پھر سوچنے کی کمی ہے۔ ایلزبیتھ نے کہا تو پھر آپ کہہ سکتی ہیں کہ ایک میں پیسے کا لالچ ہے اور دوسرے میں عقل کی کمی۔ ممانی نے کہا کہ ہم دونوں ایک ہی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں تو مجھے اس نوجوان کے بارے میں ایسا سوچتے ہوئے برا لگے گا۔ ایلزبیتھ نے جواب دیا کہ ہر جگہ کے لوگ ہی ایسے ہو سکتے ہیں۔ بلکہ میں مسٹر کولنز کے پاس جا رہی ہوں جن میں کوئی بھی خوبی یا عقل نہیں۔ دراصل بے وقوف لوگوں کے ساتھ دوستی کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے۔ ممانی نے کہا کہ تمہاری گفتگو سے مایوسی کا احساس ہو رہا ہے۔ بعد میں ماموں اور ممانی نے کہا کہ ہم تفریح کی غرض سے اگلی گرمیوں میں تمہیں بھی اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں اور یہ بات ایلزبیتھ نے بہت زیادہ پسند

کی۔ اور کہا کہ میں وہاں کی خوشیوں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اپنی پریشانی اور مایوسیاں دور پھینک دوں گی۔ ایک شاندار علاقہ کسی مرد کی نسبت زیادہ سکون کا باعث ہو سکتا ہے ہم وہاں شاندار وقت بسر کریں گے۔

شارلٹ کے گھر کی طرف کا سفر اس کے لئے بہت شاندار تھا۔ اپنی بہن جین کو صحت مند دیکھ کر بھی وہ بہت مطمئن تھی۔ راستے میں جو کچھ مسٹر کولنز کے گھر کے بارے میں سنا تھا وہ اس کے ذہن میں آیا تو مسکرانے لگی۔ شارلٹ اور مسٹر کولنز نے بھرپور طریقے سے ان کا استقبال کیا۔ اور شکریہ کی لمبی تمہید کو سن کر سوچنے لگی کہ شادی کے بعد بھی اس میں بالکل کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ گھر اور اس کی چیزوں کی تعریف کرتے ہوئے دراصل وہ ایلزبیتھ کو احساس دلانا چاہتا تھا کہ اس نے شادی سے انکار کر کے غلطی کی ہے۔ جبکہ ایلزبیتھ اپنی سہیلی شارلٹ کی ہمت کی داد دے رہی تھی کہ وہ سب کچھ کتنی ہمت سے برداشت کرتے ہوئے مسکرا رہی ہے۔ دراصل وہ اپنے شوہر کی باتوں پر زیادہ توجہ ہی نہیں دے رہی تھی اور کبھی دیتی تو منہ پر شرمندگی کا احساس نمایاں ہو جاتا۔ مسٹر کولنز نے طویل گفتگو کے بعد باغ کی سیر کی دعوت دی جہاں شاندار پودے موجود تھے۔ دیکھ بھال مسٹر کولنز نے اپنے ہاتھ میں لی ہوئی تھی جو اس کے لیے سکون کا باعث تھا۔ شارلٹ نے کہا کہ ہاں ورزش کرنا بہت اچھا ہوتا ہے۔ ایلزبیتھ اپنی دوست کی ذہانت پر اس کی تعریف کرنے پر مجبور ہو گئی۔ مسٹر کولنز ایک ایک چیز کی دیر تک تعریف کرتا۔ وہ انہیں اپنی مزید زمینیں دکھانے کا خواہشمند تھا مگر خواتین نے گھر جانے کا کہا جبکہ سر ولیم اس کے ساتھ وہاں چلے گئے۔ بعد میں مسٹر کولنز نے کہا کہ اگلے ہفتے لیڈی کیتھرین سے ان کی ملاقات کروائی جائے گی اور پھر دیر تک ان کی تعریف کرتا رہا۔ اور بتایا کے واپسی پر وہ اپنی گاڑی پر بھجوا آتی ہیں اور ان کے پاس بے شمار گاڑیاں ہیں۔ شارلٹ نے بھی ہاں میں ہاں ملائی کہ ان کے ہمسائے بھی ان سے بہت خوش ہیں۔

اکیلے میں ایلزبیتھ اپنی سہیلی کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ وہ عقلمندی سے ہر چیز میں اپنے شوہر کی ہاں میں ہاں ملاتی ہے۔ اور اسے ہر طرح برداشت کر رہی ہے۔ مجموعی طور پر وہ خوش ہی نظر آئی۔ پھر سوچنے لگی کہ مسٹر کولنز کی باتوں کو وہ بھی ایسے ہی برداشت اور نظر انداز کرے گی۔ ہاں اسے روزنگز میں جانے کی خوشی تھی۔

اگلے دن دوپہر کے وقت اچانک نیچے سے افراتفری کی آوازیں آئیں اور پھر ماریا نے آکر بتایا کہ نیچے آئیں اور دیکھیں ایک شاندار نظارہ آپ کا منتظر ہے۔ انہوں نے کھڑکی سے دیکھا تو دو خواتین نظر آئیں۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ میں تو پریشان ہو گئی تھی کہ کیا بات ہو گئی یہ تو صرف لیڈی کیتھرین اور ان کی بیٹی ہیں۔ ماریہ نے کہا کہ نہیں یہ لیڈی کیتھرین نہیں بلکہ ان کے ساتھ رہتی ہیں اور دوسری لیڈی کیتھرین کی بیٹی جو کتنی چھوٹی سی اور کمزور لگ رہی ہے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ مذاق نہیں اڑانا چاہیے مگر یہ لوگ اندر کیوں نہیں آ رہے۔ تو جواب ملا کہ شارلٹ کے مطابق ان کا اندر آنا بھی بہت

اعزاز کی بات ہوتا ہے۔ ایلزبیتھ نے منہ سے تو اس لڑکی کی تعریف کی مگر دل میں سوچ رہی تھی کہ یہ تو بیمار اور بد مزاج معلوم ہوتی ہے اور اسے ہی ڈارسی کی بیوی بننا چاہیے۔ مسٹر کولنز شارلٹ کے ساتھ سر ولیم بھی باہر موجود تھے اور جب بھی وہ لڑکی ان کی طرف دیکھتی تو وہ تعظیم سے اپنے آپ کو جھکا لیتے۔ جسے دیکھ کر ایلزبیتھ بہت مزہ لے رہی تھی۔ اندر آنے کے بعد مسٹر کولنز دیر تک ان کی تعریف کرنے کے بعد کہنے لگا کہ کل روز نگز میں ان کی دعوت ہے۔ اور اس عظیم شخصیت کی دعوت ملنے پر وہ بہت ہی خوش تھا۔ اور اس کی خواہش بھی یہی تھی کہ ایسی دعوت سے اپنی شان و شوکت دکھا سکے۔ کہنے لگا کہ سوچ رہا تھا کہ شاید چائے پر بلا لیا جائے گا مگر اس چیز کا تو تصور بھی نہیں تھا کہ دعوت دے دی جائے گی۔ سر ولیم نے کہا کہ بلند مرتبہ لوگ اپنے اعلی کردار کی وجہ ایسا ہی کرتے ہیں۔ مسٹر کولنز اور دوسرے دعوت کے متعلق گفتگو کرتے رہے۔ اور مسٹر کولنز نے انہیں بتایا کہ ایک بہت شاندار گھر اور اس میں موجود عالی شان چیزوں اور بے شمار ملازموں کے لیے انہیں تیار رہنا چاہیے۔ پھر ایلزبیتھ سے کہا کہ لیڈی کیتھرین پسند نہیں فرماتی ہیں کہ جتنا شاندار لباس ان کی بیٹی پہنتی ہیں ویسا دوسرے پہنے۔ اس لیے آپ کپڑوں کی طرف خاص توجہ نہ دیجیے گا۔ وہ ہر شخص کو اپنے مقام پر دیکھنا چاہتی ہیں۔ اور جانے کے وقت بار بار کہتا رہا کہ جلدی کریں اعلی خاتون پسند نہیں کرتی ہیں کہ انہیں انتظار کروایا جائے۔ ماریا جو کہ عالی شان محفلوں میں جانے کی عادی نہیں تھی اس وقت بہت پریشان لگ رہی تھی۔ بالکل اسی طرح جس طرح اس کا باپ بہت پہلے بادشاہ کے محل میں جاتے ہوئے پریشان تھا۔

ایلزبتھ نے وہ جگہ دیکھی تو واقعی بہترین تھی مگر اتنی بھی نہیں جتنا اسے بتایا گیا تھا۔ امسٹر کولنز بتانے لگے کہ اس پر کتنی زیادہ دولت صرف کی گئی ہے۔ سر ولیم اور ماریا اگرچہ پریشان نظر آرہے تھے مگر ایلزبیتھ مطمئن تھی۔ وہ سمجھ چکی تھی کہ لیڈی کیتھرین دراصل کم دماغ کی عورت ہے۔ اور بہت زیادہ رعب دار بھی نہیں اس لیے اس سے زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہ تھی۔ ہاں دولت مند بہت تھی مگر اس چیز سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تھی۔ مختلف راستوں سے گذرتے ہوئے لیڈی کیتھرین کے پاس پہنچے جس نے کھڑے ہو کر استقبال کیا اور شارلٹ نے سب کا تعارف کروایا۔ اگرچہ سر ولیم سینٹ جیمز محل میں حاضری دے چکے تھے مگر اس وقت وہ بھی پریشان تھے اور ان کی بیٹی بھی۔ جبکہ ایلزبیتھ ان سے بالکل مرعوب نہیں ہوئی تھی۔ اور دیکھا کہ لیڈی کیتھرین لمبے قد کی موٹی تازی خاتون ہیں شکل جوانی میں خوبصورت ہو گی۔ مگر انہیں حسین قرار نہیں دیا جا سکتا تھا اور غرور اب بھی اتنا تھا کہ سب کو حقیر سمجھتے ہوئے بات کر رہی تھی۔ حکم دینے کے انداز میں بات کرتی۔ اور سوچنے لگی کہ وکہم نے ان کے بارے میں بالکل صحیح کہا تھا۔

ماں کی شکل میں ڈارسی کی مشابہت نظر آرہی تھی۔ پھر بیٹی کی طرف دیکھا تو پریشان ہوگئی کیونکہ وہ چھوٹے قد کی اور بہت ہی کمزور تھی۔ ماں اور بیٹی کے درمیان زمین آسمان کا فرق تھا۔ بیٹی شدید بیمار نظر آرہی تھی بہت کم بات کرتی اور جب کرتی تو آواز بہت ہی ہلکی نکلتی۔ انہوں نے اپنے قریب ایک عورت بھی رکھی ہوئی تھی جس کا کام صرف ہاں میں ہاں ملانا تھا۔ مسٹر کولنز نے انہیں باہر کا نظارہ کرواتے ہوئے اس کی تعریف کی اور کہا کہ گرمیوں کے موسم میں اس کا نظارہ ناقابل بیان حسین ہوتا ہے۔ کھانا شاندار تھا اور واقعی نوکروں کی بہت بڑی تعداد بھی موجود تھی۔ مسٹر کولنز لیڈی کیتھرین کی خواہش پر میز کے بالکل دوسری جانب بیٹھا جس سے بڑھ کر اس کے لیے اعزاز کی کوئی بات نہ تھی۔ وہ گوشت کاٹ کر کھاتا اور اس کی بے شمار تعریفیں کرتا۔ ایلزبیتھ کو اگرچہ یہ سب کچھ بہت عجیب لگ رہا تھا مگر لیڈی کیتھرین اس کی ان حرکات کو پسند کر رہی تھی۔ لیڈی کیتھرین کی بیٹی نے بہت ہی کم کھانا کھایا اور باقی لوگ کھانے کی بہت زیادہ تعریف کرتے رہے۔ کھانے کے بعد جس شخص کو صرف بولنے کی اجازت تھی وہ لیڈی کیتھرین تھی جو بہت دیر تک بولتی رہی۔ ان کے سامنے کسی اور کو بولنے کی اجازت نہ تھی۔ شارلٹ کو بتاتی رہیں گھر کو کیسے چلایا جاتا ہے گھر کے جانوروں گائے اور مرغی وغیرہ کی کیسے دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ مگر اپنے رب و دبدبہ کو برقرار رکھا۔ ایلزبیتھ کے بارے میں شارلٹ سے پوچھنے لگی کے یہ خوبصورت عورت اور عقلمند لگتی ہے۔ کتنی بہنیں ہیں اور شادیاں کب تک ہوں گی۔ ان کی خوبصورتی اور تعلیم کے بارے میں پوچھا۔ ان کی دولت کے بارے میں دریافت کیا ماں باپ کے بارے میں پوچھا۔ اگرچہ ایلزبیتھ کو اس کا انداز پسند نہیں آرہا تھا مگر برداشت کے ساتھ جواب دیتی رہی۔ پھر شارلٹ کو کہا کہ مسٹر بینٹ کے بعد اس کے پاس تمام جائیداد آئے گی اگرچہ ایسا نہیں ہونا چاہیے اور ہمارے خاندان میں ایسا نہیں کیا جاتا۔ پھر ایلزبیتھ سے پوچھا کہ کیا کہ اسکی بہنوں کو پیانو بجانا اور گانا گانا آتا ہے۔ ایلزبیتھ نے کہا ایک بہن کو تو کہنے لگیں کہ ویب فیملی کی آمدنی تم سے کم ہے مگر اس کی تمام بچیاں موسیقی بجانا اور گانا گانا جانتی ہیں۔ پھر اس سے پوچھا کہ کیا تصویر بنانی آتی ہے ایلزبیتھ نے نہ میں جواب دیا۔ تو کہنے لگی کہ یہ تمہارے والد نے تمہارے ساتھ زیادتی کی۔ تمہارے والدین کو چاہیے تھا کہ ہر سال تمہے شہر میں لے جاتے جہاں فن کے اعلی نمونے تمہیں دیکھنے کا موقع ملنا چاہیے تھا۔ اس نے جواب دیا کہ میری امی بھی ایسا ہی چاہتی ہیں مگر میرے ابو لندن کو پسند نہیں کرتے۔ جب گھر میں ان کی خیال کرنے والی پڑھائی کرنے والی کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ایسی کوئی چیز کا بھی گھر میں نہیں رکھی گئی۔ لیڈی کیتھرین نے سخت حیرانگی کا اظہار کیا کہ پانچ بہنیں ہیں تو ان کی دیکھ بھال کون کرتا ہو گا۔ تمہاری امی کو تو بہت زیادہ محنت کرنی پڑتی ہو گی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تو اس سے پوچھا گیا کہ تمہیں کون پڑھاتا تھا تمہارا خیال کون رکھتا تھا۔ تو ایلزبیتھ نے جواب دیا کہ جو پڑھنا چاہتا تھا اسے بھرپور مواقع میسر آئے اور جس کی پڑھنے

کی خواہش نہیں تھی اس پر زور نہیں دیا گیا۔ لیڈی نے کہا کہ تمہاری دیکھ بھال کرنے کے لئے کوئی اور ضرور ہونی چاہیے تھی اور اگر میں تمہاری امی سے پہلے ملی ہوتی تو انہیں اس چیز پر قائل کر لیتی۔ بلکہ بہت سے خاندانوں کو میں نے اچھی ٹیچر اور دیکھ بھال کرنے والی خواتین دلائی ہیں۔ اور جواب میں انہوں نے میرا بہت زیادہ شکریہ بھی ادا کیا ہے۔ اچھا یہ بتاؤ کہ کیا تمہاری کوئی چھوٹی بہن غیروں کی دعوت میں شرکت کرتی ہے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ تمام کی تمام۔ تمہارا نمبر بہنوں میں دوسرا ہے تم سے بڑی ابھی غیر شادی شدہ ہے اور تم سے چھوٹی رکس کی محفلوں میں شرکت کرنے لگی انہیں بھی بہت کم عمر ہونا چاہیے تھا۔ ایلزبیتھ نے جواب دیا کہ سب سے چھوٹی بہن کی عمر ابھی سولہ سال سے کم ہے۔ اور شاید لوگ ان کی موجودگی کی توقع نہ کریں مگر بڑی بہنوں کی کسی وجہ سے شادی نہ ہو سکے یا وہ خود نہ کرنا چاہیں تو چھوٹی بہنوں کو تو تفریح سے نہیں روکنا چاہیے اس چیز کا تو سب برابر کا حق رکھتے ہیں۔ لیڈی کیتھرین نے کہا کہ شاندار تمہاری عمر تو بہت کم ہے مگر بڑی پختہ سوچ رکھتی ہو کتنی عمر ہو گی تمہاری۔ ایلزبیتھ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اور کہا کہ کوئی لڑکی اپنی عمر اس وقت کیسے بتا سکتی ہے جبکہ اس کی تین چھوٹی بہن بھی بالغ ہو چکی ہوں۔ لیڈی کیتھرین نے اسے اس طرح دیکھا کہ ایلزبیتھ نے خیال کیا کہ وہ پہلی لڑکی ہے شاید دنیا کی جس نے انہیں اچھے طریقے سے جواب نہ دیا ہو۔ لیڈی کیتھرین نے کہا کہ یقینی طور پر تم بیس سال سے تو کم ہی ہو مگر اپنی عمر کیوں نہیں بتاتی۔ تو اس نے جواب دیا کہ جی میری عمر بیس سال سے کم ہے۔

چائے پینے کے بعد مرد اور خواتین نے تاش کھیلنے کا پروگرام بنایا۔ لیڈی کیتھرین مردوں کے ساتھ کھیل رہی تھی اور باقی لڑکیاں ایک طرف تھی۔ مسز جی ان کے ساتھ ہیں مگر زیادہ توجہ لیڈی کیتھرین کی طرف تھی کہ وہ زیادہ گرمی یا سردی میں تو نہیں ہے۔ بہت کم یا زیادہ روشنی میں تو نہیں ہے۔ یہاں پر فضول باتیں ہوتی رہیں اور کھیل کے بارے میں کوئی بات نہ ہوئی۔ جبکہ دوسری طرف لیڈی کیتھرین یا تو دوسروں کی برائیاں کرنے میں مصروف تھی یا پھر اپنی بڑائی بیان کرنے میں۔ مسٹر کولنز ہر بات میں ان کی تائید کرتا اگر جیت جاتا تو شرمندگی کا اظہار کرتا۔ جب کہ سر ولیم جن عظیم لوگوں کا تذکرہ کیا جا رہا تھا ان کے نام ذہن میں بٹھا رہے تھے۔ لیڈی کیتھرین اور ان کی بیٹی کا جمشید پھیلے کو دل نہ چاہا تو پھر ختم کر دیا گیا اور واپسی کے لیے انھیں گاڑی پیش کر دی گئی۔ مسٹر کولنز نے ان کا بہت زیادہ شکریہ ادا کیا اور اس کی بیوی نے بھی نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے خیال کی تائید کی۔ سر ولیم وہاں ایک ہفتے رہے اور اندازہ ہو گیا کہ ان کی بیٹی وہاں پر بہت خوش ہے۔ مسٹر کولنز انہیں علاقے کی سیر کراتا مگر ایلزبیتھ خوش تھی کہ جگہ کی تبدیلی بلی کا ذہن پر اچھا اثر پڑا تھا اور دوسرے مسٹر کولنز سے بھی دور رہنے کا موقع مل جاتا تھا۔ جب وہ اپنے باغ میں موجود ہوتا یا لائبریری میں۔ اور ایلزبیتھ یہ بات جلدی سمجھ گئی کہ اپنے کمرے کی جگہ شارلٹ کھانے کے کمرے میں زیادہ تر اس سے باتیں کیوں

کرتی ہے دراصل وہ بھی چاہتی تھی کہ اس کے کمرے میں مسٹر کولنز مسلسل ان کی باتوں میں مداخلت کرتا رہے گا۔ اور ایلزبیتھ نے اس کی اس سوچ کو بہت پسند کیا کیونکہ وہاں دوسرے لوگوں کی مداخلت بہت کم تھی۔ مسٹر کولنز انہیں بتاتا کہ لیڈی کیتھرین کی بیٹی کا اپنی گاڑی میں وہاں سے کتنی مرتبہ گزر ہوا ہے۔ اگرچہ روزانہ ہی وہاں سے گزرتے ہوئے شارلٹ سے گاڑی میں بیٹھ کر بات کرتی۔ مسٹر کولنز بھی تقریباً روز ہی پیدل روزنگز جاتا مگر اس کی بیوی ایسا نہ کرتی۔ ایلزبیتھ نے سوچا کہ اگر ایسا کیا جاتا ہے تو اس میں مالی فوائد کی سوچ بھی شامل ہوں گی کیونکہ وہ امیر بھی تھیں اور جاگیر کی مالک بھی۔ لیڈی کیتھرین جب کبھی ان کے پاس آتیں تو گھر کو درست کرنے اور دوسرے مشورے دیتیں۔ ملازموں پر توجہ کرنے کا کہتیں اور اگر کھانا کھانے کے لئے تیار ہو جاتیں تو یہ دیکھنے کے لیے کہ کیا کھانا صحیح طور پر تیار کیا گیا ہے یا نہیں۔ ایلزبیتھ نے یہ بھی دیکھ لیا کہ اگرچہ حکومت نے انہیں علاقے میں فیصلے کرنے کی ذمہ داری نہیں دی تھی مگر لوگوں کی لڑائیوں کے فیصلے وہ کرتیں اور اس بارے میں مسٹر کولنز انہیں چھوٹی سے چھوٹی بات بھی بتاتا۔ جیسے ہی کہیں لڑائی وغیرہ کا سنتیں تو وہاں پہنچ جاتیں اور فیصلہ کر کے لوگوں کو پیار محبت سے رہنے اور اچھی خوراک کھانے کا کہتیں۔ روزنگز میں ایک ہفتہ رہنے کے بعد سر ولیم چلے گئے۔ اور جب باقی لوگوں کی دوسری دعوت کی گئی گی تو تاش کی ایک ہی میز پر بیٹھے۔ ایلزبیتھ نے دیکھا کہ ان لوگوں کی مصروفیات اپنے ہمسایوں کے مقابلے میں مختلف ہیں مگر پھر بھی یہ بہت پر سکون زندگی گزار رہے ہیں۔ ان دنوں موسم بہت اچھا تھا اور اپنی سہیلی کے ساتھ گفتگو کرنے کا خوب موقع ملتا۔ جب باقی سب لوگ لیڈی کیتھرین کے پاس جاتے تو وہ گھنے جنگلوں میں نکل جاتی۔ اور جب کسی اور کو وہاں نہ دیکھتی تو اس حسین جگہ کا احساس ہوتا۔ لیڈی کیتھرین اور اس کی گفتگو سے دور وہ اپنے آپ کو بہت پر سکون محسوس کرتی۔ ایسٹر کے قریب اور مہمانوں نے بھی وہاں پر آنا تھا۔ ایلزبیتھ کو علم ہو گیا کہ ڈارسی بھی ان میں شامل ہے۔ یہ ان چند لوگوں میں سے تھا جو ایلزبیتھ کو ناپسند تھے مگر سوچا کہ دعوتوں میں مزید لوگ شامل ہوں گے تو دلچسپی کے مزید مواقع ملیں گے۔ وہ سوچ رہی تھی کہ مس.بنگلی سے بھی ملاقات کر کے.بنگلی کے بارے میں اندازہ لگائے گی کہ وہ واقعی کہاں شادی کرنے کی خواہش مند ہے۔

لیڈی کیتھرین نے اپنے بھانجے ڈارسی کی بہت زیادہ تعریف کی مگر اس وقت خاموش ہو گئی جب علم ہوا کہ ایلزبیتھ اور شارلٹ پہلے ہی اس سے ملاقات کر چکے ہیں۔ مسٹر کولنز کو خبر ملی تو اس نے ان کی رہائش کے لیے زبردست انتظام کیا۔ اور جب وہ لوگ آئے تو بہترین طریقے سے جھک کر ان کا استقبال کیا۔ ڈارسی کے ساتھ لیڈی کیتھرین کا ایک بھتیجا کرنل فٹزولیم بھی آیا تھا۔ شارلٹ نے انہیں آتا ہوا دیکھا تو ایلزبیتھ کا شکریہ ادا کیا کہ اس کے اچھے رویے کی وجہ سے وہ لوگ اتنی جلدی ان سے ملنے آ گئے ہیں ورنہ ایسا ممکن نہ ہوتا۔ ایلزبیتھ کو حقیقت بتانے کا موقع ہی نہ ملا کہ نوجوان اندر

داخل ہو گئے۔ کرنل فٹزولیم کی عمر تیس سال کے قریب ہو گی۔ زیادہ خوبصورت ہونا تھا مگر بلند مرتبہ دکھائی دیتا تھا۔ ڈارسی بالکل بھی تبدیل نہیں ہوا تھا اور خواتین سے تہذیب کے ساتھ سلام دعالی۔ ایلزبتھ نے بھی تہذیب سے جواب دیا مگر منہ سے کچھ نہ بولی۔ کرنل فٹزولیم نے فوری طور پر اچھے انداز سے گفتگو کا آغاز کر دیا جبکہ ڈارسی نے مسز کولنز سے ایک دو باتیں کرنے کے علاوہ خاموشی اختیار کی۔ کچھ دیر کے بعد ایلزبیتھ سے اس کے گھر والوں کے بارے میں پوچھا۔ ایلزبیتھ نے سوال کیا کہ اس کی بڑی بہن جین تین ماہ سے لندن میں ہے تو کیا اس سے ملاقات ہوئی ہے۔ ایلزبیتھ کو علم تھا کہ ملاقات نہیں ہوئی لیکن وہ جین اور بنگلی کے حوالے سے اس کے تاثرات دیکھنا چاہتی تھی۔ ڈارسی نے سوچ کا اظہار کیا کہ ملاقات نہیں ہو سکی۔ اس کے انداز میں بھی کچھ ناراضگی تھی۔ کچھ دیر کے بعد یہ عالی شان مہمان وہاں سے واپس روانہ ہو گئے۔

کرنل فٹزولیم کی عادات کو بہت پسند کیا گیا اور روزنگز میں ان کی موجودگی کے لیے خواتین خواہش نے کا اظہار کیا۔ اگرچہ کچھ عرصے بعد ہی انہیں وہاں پر دعوت دی گئی کیونکہ دوسرے مہمانوں کی موجودگی میں اس کی ضرورت محسوس نہ کی گئی۔ لیڈی کیتھرین اور ان کی بیٹی نے ان سے ملاقات نہ کی۔ ایک ہفتے کے بعد ایسٹر کے دن بھی کم اہمیت دیتے ہوئے جب وہ گرجے سے جا رہے تھے تو انہیں شام کو دعوت میں آنے کا کہہ دیا گیا۔ اور پھر دوسرے لوگوں کے ساتھ وہ بھی دعوت میں موجود تھے۔ مگر ان کی طرف توجہ دینے کے بجائے لیڈی کیتھرین اپنے بھانجے اور بھتیجے سے مسلسل گفتگو میں مصروف رہی۔ لیڈی کیتھرین سے مل کر وہ بہت خوش ہوا اور خاص طور پر اسے خوبصورت ایلزبیتھ بہت اچھی لگی۔ اور اس سے اتنی اچھی گفتگو کی ایلزبیتھ کا دل خوش ہو گیا۔ آپس میں مکمل توجہ کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے دیکھا تو لیڈی کیتھرین اور ڈارسی نے ان کی طرف خاص توجہ دی۔ ڈارسی تو پہلے ہی انہیں اس طرح بات چیت کرتے ہوئے دیکھ کر سوچ میں پڑ گیا تھا اب لیڈی کیتھرین نے بغیر لحاظ سے کرنل فٹزولیم سے پوچھا کہ وہ کس بارے میں گفتگو کر رہے ہیں مجھے بھی بتاؤ۔ اس نے بات ٹالنے کے لیے کہہ دیا کہ وہ موسیقی کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔ لیڈی کیتھرین نے کہا کہ یہ تو میرا بھی سب سے دلچسپ موضوع ہے تو بلند آواز سے بات کرو۔ انگلستان میں مجھ سے بہتر کون اس کے بارے میں جانتا ہے اور اگر صحیح طریقے سے اس کی تربیت حاصل کی ہوتی تو آج بہت آگے نکل چکی ہوتی۔ اور اگر بیٹی کی صحت اجازت دیتی تو وہ بھی اس میں کمال حاصل کر چکی ہوتی۔ اب بھی وہ اپنی پرفارمنس دکھاتی ہے تو لوگ داد دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ڈارسی تمہاری بہن جارجیانا کی موسیقی کی تعلیم کیسی جا رہی ہے بھائی نے جواب دیا شاندار۔ تو وہ کہنے لگی کہ اسے کہنا کہ بغیر محنت سے کوئی مقام حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ ڈارسی نے کہا کہ وہ اس چیز پر پہلے ہی عمل کر رہی ہے۔ لیڈی کیتھرین نے کہا کہ میرا یہ مشورہ لڑکی کے لئے مسز کولنز کے گھر میں تو پیانو موجود ہی نہیں

ہے۔ تو کیتھرین یہاں پر آکر روزانہ پیانو سے لطف اندوز ہو سکتی ہے یہاں جس کمرے میں پیانو رکھا ہوا ہے وہاں دوسرے لوگوں کا آنا جانا نہیں۔ ڈارسی نے اپنی خالہ کے غلط رویے کو برا تو محسوس کیا مگر خاموش رہا۔ کچھ دیر کے بعد کرنل فٹزولیم نے ایلزبیتھ سے پیانو بجانے کی فرمائش کی اور جب وہ پیانو بجانے لگی تو اس کے قریب ہی کرسی میں بیٹھ گیا۔ لیڈی کیتھرین نے ڈارسی سے گفتگو شروع کر دیں تو کچھ دیر بعد وہ اٹھا اور پیانو کے قریب آگیا تاکہ ایلزبیتھ کے چہرے کو غور سے دیکھ سکے۔ وہ ہنستے ہوئے بولی کے آپ کے اس طرح شاندار طریقے سے یہاں تشریف لانے کا یہ مقصد تو نہیں کہ آپ مجھے خوف زدہ کر دیں۔ اگرچہ آپ کی بہن بہت ہی اچھا پیانو بجاتی ہیں مگر میں ان سے خوف زدہ نہیں ہو گی ایسے حالات میں مجھ میں اور زیادہ ہمت آجاتی ہے۔ ڈارسی نے جواب دیا نہ تو میں آپ کو ڈرانا چاہتا ہوں اور نہ ہی مرعوب کرنا چاہتا ہوں۔ میں تو آپ کو کافی عرصے سے جانتا ہوں اور علم ہے کہ آپ ایسی باتیں کر دیتی ہیں جنہیں خود بھی تسلیم نہیں کر رہی ہوتی۔ ایلزبیتھ ہنستے ہوئے کرنل فٹزولیم سے کہنے لگی کہ آپ کے رشتے کے بھائی میرے بارے میں کہیں گے کہ میں جو بات بھی کرتی ہوں اس پر یقین نہ کیا جائے۔ میری بد نصیبی دیکھیں کہ یہاں پر میں اپنے آپ کو اچھا ثابت کرنا چاہتی تھی تو اس سے ملاقات ہو گئی جو میری خامیوں کے بارے میں بہت زیادہ جانتا ہے۔ اور اب میری بھی خواہش ہے کہ ان کے بارے میں کوئی بات کروں۔ اور جس سے یہ بھی ناراضگی محسوس کریں۔ ڈارسی نے ہنستے ہوئے کہا کہ ضرور۔ کرنل فٹزولیم نے بھی کہا کہ وہ بھی اس چیز کا خواہش مند ہے کہ ڈارسی کے بارے میں وہ چیزیں جانے۔ ایلزبیتھ کہنے لگیں کہ ایک گذشتہ رقص کی تقریب میں یہ شامل ہوئے تو صرف چار مرتبہ رقص کیا۔ اگرچہ وہاں خواتین بہت زیادہ تھی اور مرد بہت کم۔ مگر انہوں نے کسی پر بھی توجہ دینے سے انکار کر دیا۔ ڈارسی نے کہا کہ یہ بالکل درست ہے مگر وہاں میری کچھ لوگوں کے علاوہ کسی کے ساتھ جان پہچان نہیں تھی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ رقص کی محفل میں جان پہچان کی ضرورت نہیں ہوتی مگر اس بات کو ختم کرتے ہیں۔ کرنل فٹزولیم آپ بتائیں اب میں کون سی موسیقی کی دھن بجاؤں۔ ڈارسی نے کہا کہ میری عادت ہے اس طرح جلدی لوگوں سے قریب نہیں ہوتا۔ ایلزبیتھ نے کرنل فٹزولیم سے کہا کہ آپ ان سے پوچھیں کہ پڑھے لکھے ہیں تہذیب یافتہ ہیں دنیا کا بھی علم ہے مگر اجنبی لوگوں کے قریب جانے سے گریز کی کیا وجہ ہے۔ کرنل فٹزولیم نے خود ہی جواب دے دیا کہ شور شرابہ اسے پسند نہیں ہے۔ ڈارسی نے کہا کہ کچھ لوگوں کو اس میں کمال ہوتا ہے کہ وہ فوری طور پر لوگوں کے ساتھ گھل مل جاتے ہیں مگر مجھ میں ایسی صلاحیت موجود نہیں ہے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ میں پیانو بہت سی دوسری لڑکیوں سے خراب بجاتی ہوں مگر مجھے پتا ہے کہ یہ میری خامی ہے کیونکہ میں اس میں زیادہ توجہ نہیں دیتی اپنی انگلیوں کو قصوروار نہیں ٹھہراتی۔ ڈارسی نے کہا کہ آپ نے بالکل درست کہا مگر آپ پیانو شاندار طریقے سے بجاتی ہیں۔ لیڈی کیتھرین بھی ایلزبیتھ کے قریب آگئیں اور

پوچھنے لگی کہ اسے بھی گفتگو میں شامل کیا جائے۔ اور اس کی موسیقی سن کر کہنے لگیں کہ تھوڑی سی اور محنت کے بعد یہ اس میں کمال حاصل کر سکتی ہے۔ اپنی تعریف سن کر ڈارسی کے تاثرات کو دیکھا مگر اس میں محبت کی بالکل جھلک نہ تھی۔ اور سوچنے لگی گے جب لیڈی کیتھرین کی بیٹی جیسی لڑکی سے یہ شادی کر سکتے ہیں تو اگر جین بھی بنگلی کی رشتہ دار ہوتی تو اس کی شادی ہو چکی ہوتی۔ لیڈی کیتھرین کے موسیقی سے متعلق مشورے اگرچہ اس کے لیے ناقابل برداشت تھے مگر پھر بھی وہ برداشت کرتی رہی اور کچھ دیر بعد سب گھر روانہ ہو گئے۔

دوسرے دن جب سب لوگ گھر سے باہر تھے تو الزبتھ نے جین کو خط لکھنے کا فیصلہ کیا۔ اسی وقت دروازے کی گھنٹی بجی اور ڈارسی اس کے سامنے موجود تھا۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر پریشان ہو گئے تو ڈارسی نے معافی چاہی کہ اس کا خیال تھا کہ تمام لوگ گھر میں موجود ہوں گے۔ کچھ دیر بعد ایلزبیتھ نے پوچھا کہ آپ لوگ جب نیدر فیلڈ پارک سے گئے تو اچانک یہ سب کچھ ہو گیا۔ مسٹر بنگلی بھی آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے ہونگے اور پھر ان کی بہنوں کی خیریت دریافت کی۔ ڈارسی نے ہاں میں جواب دیا۔ تو ایلزبیتھ نے پوچھا کہ کیا واقعی اب دوبارہ ان کا نیدر فیلڈ پارک آنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ ڈارسی نے کہا کہ اس بارے میں وہ کچھ نہیں کہہ سکتا البتہ اس کے اتنے زیادہ دوست ہیں کے نیدر فیلڈ پارک میں زیادہ وقت گزارنا ممکن نہیں۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ اگر انہیں نیدر فیلڈ پارک نہیں آنا تو کسی ایسے شخص کو وہ جگہ لینے دیں جو وہاں پر مستقل رہے اور انہیں اچھا ہمسایہ مل جائے۔ مگر میرا خیال ہے کہ ہماری سوچ کے بجائے وہ اپنی سوچ کو اہمیت دیں گے۔ ڈارسی نے کہا کہ اگر کسی نے لینے کی خواہش کا اظہار کیا تو وہ اسے دے دیں گے۔ ایلزبیتھ نے بنگلی یا کسی بھی دوسرے موضوع پر مزید بات کرنے سے گریز کیا تو ڈارسی نے کہا کہ لیڈی کیتھرین نے اس مکان پر خاص توجہ دی ہو گی۔ بہت اچھی حالت میں نظر آرہا ہے اور بیگم بھی انہیں بہت اچھی ملی ہے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ یہ چیز ان کے دوستوں کے لئے باعث مسرت ہونی چاہیے کہ انہیں ایک عقلمند بیوی مل گئی۔ کیوں کہ عقل مند خواتین انہیں کم ہی قبول کر سکتی ہیں۔ میں نہیں سمجھتی کہ میری سہیلی نے اس شادی سے اپنی عقل مندی کا ثبوت دیا ہے مگر اس منافع بخش رشتے سے وہ خوش ہے۔ ڈارسی کے کہنے پر کہ اس کا گھر بھی قریب ہے ایلزبیتھ نے جواب دیا کہ پچاس میل اتنا قریب بھی نہیں ہوتے۔ ڈارسی نے کہا کہ دراصل آپ اپنے گھر والوں سے بہت محبت کرتی ہیں اس لئے ذرا سی دوری بھی آپ کو بہت زیادہ لگتی ہے۔ اس کی مسکراہٹ دیکھتے ہوئے ایلزبیتھ سوچنے لگی کہ اس کے ذہن میں میری بہن کی نیدر فیلڈ پارک میں شادی کے بارے میں ہو گا۔ ایلزبیتھ تھوڑا غصہ میں بولی کہ اگر انسان امیر ہو تو سفر بہت آسان ہو جاتا ہے اگرچہ یہ دونوں بھی امیر ہے مگر اتنی بھی نہیں کہ کئی بار سفر کر سکیں۔ ڈارسی نے اس کے قریب کرسی کھٹے ہوئے کہا کہ آپ کو بھی تو ایک دن لونگ بورن سے دور جانا پڑے گا۔ ایلزبیتھ نے اس کے جذبات تبدیل ہوتے ہوئے دیکھے تو اپنی

کرسی دور کی اخبار پڑھتے ہوئے کینٹ کے بارے میں دریافت کیا۔ کچھ کم ہی دونوں میں گفتگو ہوئی کہ شارلٹ اپنی بہن کے ساتھ واپس آگئی۔ ڈارسی نے افسوس کا اظہار کیا کہ اسے علم نہ تھا کہ گھر والے موجود نہیں ہیں اور کچھ دیر بعد چلا گیا۔ شارلٹ نے کہا کہ ایلزبیتھ اگر یہ تم سے محبت نہ کرتے تو یہاں پر نہ آتے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ اس موسم میں نہ شکار کیا جاسکتا ہے اور نہ کوئی دوسرا مشغلہ تو اس لیے یہاں پر آئے ہوں گے۔ لیڈی کیتھرین کو بھی زیادہ برداشت نہیں کیا جاسکتا۔

اس کے بعد دونوں کزن کئی بار شارلٹ اور ایلزبیتھ سے ملنے آئی صاف نظر آتا تھا کہ کرنل فٹزولیم ایلزبیتھ میں خاص دلچسپی لے رہا ہے۔ اور وہ بھی وہم کو یاد کرتی کہ اس سے پہلے وہم بھی اس میں ایسی ہی دلچسپی لیتا تھا جو اسے اچھا لگتا تھا۔ اگرچہ دونوں کا موازنہ کرتی تو کرنل فٹزولیم کم پرکشش نظر آتا لیکن گفتگو میں یہ ماہر تھا۔ ایلزبیتھ یہ بات سمجھنے سے قاصر تھی کہ ڈارسی بار بار وہاں پر کیوں آتا ہے۔ کافی دیر وہاں چپ چاپ بیٹھا رہتا اور جب بات کرتا تو ایسے جیسے مجبوری سے کر رہا ہو۔ شارلٹ میں اس کے بارے میں اندازہ لگانے میں ناکام ہوئی تھی جبکہ کرنل فٹزولیم کھول کر اپنے دوست کا مذاق اڑاتا۔ شارلٹ نے ایلزبیتھ سے کہا کہ شاید ڈارسی اسے پسند کر رہا ہے مگر اس لیے زیادہ زور نہ دیا کہ اگر ایسا نہ ہوا تو اس کی سہیلی کا دل دکھے گا۔ اور یہ بھی سوچ رہی تھی کہ ممکن ہے کہ اس کی شادی کرنل فٹزولیم سے ہی ہو جائے۔ اس جیسا ہنس مکھ انسان دنیا میں ملنا مشکل تھا اگرچہ وہ ایلزبیتھ کو پسند کر رہا تھا لیکن ڈارسی کا وہ کسی طور بھی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

ایلزبیتھ تفریح کے لیے پارک میں دیر تک گھومتی تھی۔ اچانک اس نے ڈارسی وہاں پر دیکھا تو سوچنے لگی کہ میں تو اس جگہ تنہائی کے لیے آتی تھی۔ اور دوبارہ ملاقات نہ ہو اس لیے یہ بتا دیا کہ یہاں پر اس کا آنا معمول ہے۔ لیکن اس سوچ میں پڑ گئی جب دوسری اور پھر تیسری مرتبہ وہاں پر اسے ملنے آیا۔ اسے تو چاہیے تھا کہ سلام دعا کے بعد چلا جائے مگر اس کے ساتھ سیر کرنے کو ترجیح دیتا۔ اگرچہ اب بھی گفتگو بہت کم کرتا ہوں مگر اس کے سوالات کچھ عجیب سے لگتے کہ کیا ہنز فورڈ میں وہ خوش ہے۔ اکیلی سیر کیوں کرتی ہے کیا مسٹر کولنز اور ان کی بیوی اچھی زندگی گزار رہے ہیں۔ پھر کہنے لگا کہ جب وہ اگلی دفعہ وہاں آئے گی تو روزنگز میں ہی رہائش پذیر ہو گی۔ جس پر ایلزبیتھ سوچنے لگی کہ کیا یہ سوچ رہا ہے کہ میری کرنل فٹزولیم سے شادی ہو جائے گی تو ایسا ممکن ہو گا۔ اور علیحدہ ہوتے ہوئے ایلزبیتھ خوشی محسوس کر رہی تھی کہ ایسے سوالوں سے جان چھوٹ گئی۔

پھر ایک دن جب اسی پارک میں جین کا خط پڑھ رہی تھی جس میں کوئی خوشی کی بات نہیں تھی تو اچانک کسی کے آنے کا احساس ہوا۔ سمجھی کہ ڈارسی آیا ہو گا مگر کرنل فٹزولیم اس کے سامنے موجود تھا۔ جس نے بتایا کہ وہ کبھی کبھار ہی یہاں

پر آتا ہے۔ دونوں ایک ساتھ گھر کی طرف روانہ ہوئے آئے تو ایلزبیتھ کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ جب ڈارسی کہے گا تو ان کی واپسی ہو گی کیونکہ وہ اس کے حکم کو مانتا ہے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ ہاں مسٹر ڈارسی اپنی بات منوا کر خوشی محسوس کرتے ہیں کرنل فٹزولیم نے جواب دیا کہ دراصل ہر شخص کی یہی خواہش ہوتی ہے۔ مگر فرق یہ ہے کہ ڈارسی کے پاس یہ کرنے کے لئے وسائل بھی ہیں اور دوسرے اتنی دولت بھی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ ایسا تو نہیں ہے غریب انسان بھی اپنی سوچ کے مطابق کام کرتا ہے جہاں دل چاہتا ہے جاتا ہے جس سے دل چاہتا ہے محبت کرتا ہے۔ کرنل فٹزولیم نے جواب دیا کہ اگرچہ وہ صحیح بات کر رہی ہے۔ لیکن یہ بات تکلیف بھی پہنچتی ہے کیونکہ اسے بھی چھوٹا بیٹا ہونے کی وجہ سے روپے پیسے کی کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اپنی پسند کی شادی بھی نہیں کر سکتا۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ عام طور پر مردوں کو امیر خواتین ہی پسند آتی ہیں۔ کرنل فٹزولیم نے کہا کہ زیادہ فضول خرچی سے دوسروں کے سامنے جھکنا پڑتا ہے اور میرے جیسے لوگ تو کسی غریب لڑکی سے شادی کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ ایلزبیتھ کو یہ سوچ کر غصہ آگیا کہ شاید وہ اس کے لئے یہ باتیں کر رہا ہے مگر اپنے آپ پر قابو پالیا۔ اور یہ دکھانے کے لئے اس نے کوئی بات محسوس نہیں کی۔ کہنے لگی کہ آپ کے دوست ہمیشہ کسی نہ کسی دوست کو اپنے ساتھ رکھتے ہیں مگر وہ کسی امیر لڑکی سے شادی کیوں نہیں کر رہے۔ تاکہ ان کے تابع ہمیشہ ایک ایسی عورت پر موجود رہے جو ان کی ہاں میں ہاں ملاتی رہے۔ ابھی تو صرف اپنی بہن پر ہی حکم چلا سکتے ہیں کیونکہ وہ ان کے اکیلے سرپرست ہیں۔ کرنل فٹزولیم نے کہا کہ دراصل جارجیاینا کے سرپرستوں میں میں بھی شامل ہوں۔ ایلزبیتھ نے پوچھا کہ سرپرستی میں کون سے فرائض شامل ہیں اور ڈارسی کی بہن ہونے کی وجہ سے وہ ضدی تو ہو گی۔ کم عمر لڑکیاں اپنی من مانی کرتی ہیں۔ کرنل فٹزولیم نے جواب دیا وہ بہت اچھی لڑکی ہے اور کبھی ضد نہیں کرتی یہ کہتے ہوئے غور سے ایلزبیتھ کے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا تاکہ اس کے تاثرات سے حقیقت کو جان سکے۔ اور پوچھنے لگا کے جارجیاینا کے بارے میں ایسا کیوں سوچا۔ ایلزبیتھ یہی دیکھنا چاہتی تھی اور کہنے لگی کہ آپ پریشان نہ ہوں میری جانے والی مسز ہرسٹ اور مس.بنگلی اسی وجہ سے اسے بہت پسند کرتی ہیں۔ ایلزبیتھ کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ تھوڑا بہت ہی خواتین کے بارے میں جانتا ہے اور خاص طور پر اس کے بھائی کو جس کی ڈارسی کے ساتھ بہت گہری دوستی ہے۔ ایلزبیتھ نے اپنے سنجیدہ لہجے میں کہا کہ ہاں مسٹر ڈارسی مسٹر.بنگلی کا بہت ہی زیادہ خیال رکھتے ہیں۔ کرنل فٹز ولیم نے کہا کہ نا صرف خیال رکھتے ہیں بلکہ جہاں ضرورت ہوتی ہے اس کی مدد بھی کرتے ہیں۔ کسی نے مجھے بتایا کہ وہ ڈارسی کا بہت احسان مند ہے مگر نہیں مجھے نام نہیں لینا چاہیے۔ کیونکہ مجھے یقین نہیں کہ وہ شخص.بنگلی ہی تھا۔ یہ صرف میرا اندازہ ہے دراصل یہ ایسا موضوع ہے جو مسٹر ڈارسی کبھی پسند نہیں کریں گے کہ سب لوگوں کو پتہ چلے۔ کیونکہ جس کا تم سے متعلق ہے اس کے گھر والے مجھے اس چیز کو بالکل پسند نہیں کریں گے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ اسے اعتماد کے

ساتھ بتایا جاسکتا ہے کہ کسی اور کو یہ بات معلوم نہیں ہو گی۔ کرنل فٹزولیم نے کہا کہ میں دوبارہ دہرا رہا ہوں کہ صرف میں اندازہ لگا رہا ہوں کہ بنگلی کے بارے میں ہے۔ مسٹر ڈارسی مجھے بتانے لگے کہ انہوں نے چند دن پہلے ہی اپنے دوست کو ایک ایسی محبت کی شادی کرنے سے روکا ہے جس سے اس کی زندگی برباد ہو سکتی تھی۔ شادی کے سلسلے میں احتیاط سے کام لینا چاہیے مگر نہ تو آپ نے اس شخص کا نام بتایا اور نہ ہی مزید اس بارے میں بات کی۔ بنگلی کے بارے میں میں نے اس لئے اندازہ لگایا کہ وہ ہی اس کے زیادہ قریب رہتا ہے۔ ایلزبیتھ نے پوچھا کہ وہ کیا وجوہات ہیں جن کی وجہ سے شادی سے منع کیا۔ جواب دیا کہ کچھ سنجیدہ قسم کے اعتراضات تھے اور یہ بھی نہیں بتایا کہ اس لڑکی کے قریب جانے سے کس طرح روکا۔ ایلزبیتھ اب شدید غصے میں آگئی تھی اور خاموشی سے چل رہی تھی جس پر کرنل فٹزولیم نے پوچھا کہ آپ اتنی سنجیدہ کیوں ہو گئی ہیں۔ تو اس نے جواب دیا کہ دراصل مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی۔ مسٹر ڈارسی کو دوسروں کے معاملات میں دخل اندازی کا حق حاصل نہیں ہے۔ اپنے دوست کے بارے میں وہ فیصلہ کس طرح کر سکتے ہیں اور کیسے اسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ کس بات سے خوش ہو گا اور نہیں۔ پھر کہنے لگی کہ چونکہ ہمیں زیادہ معلومات نہیں اس لیے اس بارے میں کچھ کہنے کا بھی حق حاصل نہیں۔ پتہ نہیں جنہیں شادی سے روکا اور ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے کہ نہیں۔ کرنل فٹزولیم نے مذاق کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہیے جس سے مسٹر ڈارسی کی کامیابی کم محسوس ہو۔ ایلزبیتھ نے مذاق میں کی گئی بات میں بہت زیادہ سچائی محسوس کی اور فوری طور پر موضوع تبدیل کر دیا۔

گھر پہنچنے کے بعد اس بارے میں کافی دیر تک غور وخوص کرتی رہی۔ وہ سمجھ چکی تھی کہ جو بات اسے پتہ چلی ہے وہ مسٹر ڈارسی اور اس کی بہن شارلٹ کے بارے میں ہی تھی۔ آج تک وہ بنگلی کی بہن کو قصوروار سمجھتے رہی اور ڈارسی کے بارے میں تو ایسا گمان بھی نہیں کر سکتی تھی۔ ڈارسی نے اپنے غرور تکبر اور بدمزاجی کی وجہ سے دنیا کی ایک بہترین اور محبت کرنے والی عورت کا شدید دل دکھایا تھا جو نہ جانے کب تک تکلیف محسوس کرتی رہے۔ وہ سوچنے لگی کہ اس لڑکی کے بارے میں کچھ اعتراضات تھے تو وہ اور اعتراضات کیا ہو سکتے ہیں کہ اس کے رشتے دار غریب ہیں۔ جین میں تو کسی قسم کی کوئی خرابی نہیں۔ بہت ہی زیادہ خوبصورت اور شریف ہے۔ عادات اور طریقے بھی شاندار ہیں۔ میرے والد صاحب بھی کسی بھی طرح کم نہیں ہیں ہاں یہ اعتراض ماں کے بارے میں بھی ہو سکتا ہے لیکن ان میں بھی کوئی بڑی خرابی نہیں تھی۔ شاید اسے انسانوں کی خرابیوں سے زیادہ دولت کی کمی پر اعتراض ہوا ہو گا۔ ایلزبیتھ ان حالات میں ڈارسی کو اس کے غرور اور تکبر کی وجہ بہت زیادہ برا سمجھ رہی تھی اور خواہش تھی کہ کاش اس کی بہن کی شادی بنگلی سے

ہو سکتی۔ ان سوچوں نے اسے بہت پریشان کر دیا سر میں درد ہونے لگا اور وہ رونے لگی۔ پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ڈارسی سے دور رہنے کا فیصلہ کر لیا۔ ڈارسی نے روز نگز دعوت میں آنا تھا اس لئے وہاں جانے سے بھی اپنے آپ کو روک لیا۔ مسٹر کولنز مسلسل اصرار کر رہا تھا تو اس کی بیوی نے ایلزبیتھ کی خراب حالت دیکھتے ہوئے اسے زور دینے سے منع کیا جس پر وہ کہنے لگا کہ دراصل اس کے نہ جانے سے لیڈی کیتھرین ناراضگی محسوس کریں گی۔

ڈارسی نے ایلزبیتھ کو شادی کی دعوت دی مگر اس نے انکار کر دیا

جب سب چلے گئے تو ایلزبیتھ نے جین کے وہ تمام خطوط نکالے جو اس نے کینٹ سے لکھے تھے اگرچہ اس نے کسی سے شکوہ شکایت کا ذکر نہیں کیا تھا لیکن صاف پتہ چل رہا تھا کہ ایک بہت خوش رہنے والی لڑکی کی تروتازگی ان میں موجود نہیں ہے۔ وہ لڑکی جس کا رویہ سب کے ساتھ بہت ہی اچھا تھا جو چاہتی تھی کہ ہر ایک کا خیال کرے۔ اس کی تحریروں میں بے چینی نظر آ رہی تھی اور ان تمام تکلیفوں کا ذمہ دار ڈارسی کی ذات تھی۔ یہ سوچ کر اس نے خوشی محسوس کی کہ تین دن کے بعد ڈارسی وہاں سے چلا جائے گا اور دو ہفتے کے بعد وہ خود بھی اپنی پیاری بہن جین کے پاس موجود ہو گی اور اس کا ہر طرح سے خیال رکھے گی۔ پھر اسے خیال آیا کہ ڈارسی کا دوست بھی اس کے ساتھ ہی چلا جائے گا مگر وہ صاف الفاظ میں بتا چکا تھا کہ ایلزبیتھ کے ساتھ اس کی شادی ممکن نہیں ہے۔ ایلزبیتھ بھی اس کی اچھی شخصیت کے باوجود بالکل پریشان نہیں تھی۔ دروازہ بجنے پر اسے خیال آیا کہ شاید کرنل فٹزولیم آیا ہو اور پھر اس کے سامنے ڈارسی موجود تھا۔ وہ بیماری کا سن کر خیریت معلوم کرنے آیا تھا۔ سنجیدہ اور روکھے پن سے ڈارسی کے سوالوں کے جواب دیئے۔ پھر کچھ پریشانی کی حالت میں کمرے میں چکر لگا کر کہنے لگا کہ میں اپنی تمام تر کوشش کے باوجود اپنے جذبات پر قابو نہ پا سکا اور آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کے مجھے آپ سے شدید محبت ہو گئی ہے۔

ایلزبیتھ اس کے الفاظ سن کر حیران پریشان کھڑی تھی۔ چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ دل میں مختلف سوال پیدا ہوئے مگر خاموش رہی۔ جس سے ڈارسی کو موقع ملا اور مزید کہنے لگا کہ جو کچھ وہ بہت دنوں سے محسوس کر رہا تھا اس کا اظہار کر دیا ہے۔ کافی دیر تک وہ بتاتا رہا کہ محبت کی وجوہات کیا تھیں اور اس کے الفاظ میں غرور جھلک رہا تھا۔ لگتا تھا کہ یہ کہنا چاہتا ہے کہ ایلزبیتھ اگرچہ اس کے برابر کی نہیں مگر پھر بھی اس سے محبت کر رہا ہے۔ ایلزبیتھ کے خاندان کی وجہ سے وہ کوشش کرتا رہا کہ ایلزبیتھ سے اپنے آپ کو دور رکھے۔ اس کی حقیقت پسندانہ گفتگو ایلزبیتھ کو اس کے ساتھ سخت نفرت کرنے کے باوجود متاثر کر گئی۔ پہلے سوچنے لگی کہ میں جو جواب دینے والی ہوں وہ اسے بہت برا لگے گا۔ مگر جب ڈارسی کی مزید گفتگو سنی تو شدید غصے میں اس سے ہمدردی ختم کر دی۔ جب ڈارسی نے اپنی بات ختم کی کہ تمام تر کوشش کے

باوجود وہ محبت کرنے پر مجبور ہے اور امید ہے کہ محبت کا جواب محبت سے دیا جائے گا تو ایلزبیتھ جو سمجھ گئی تھی کہ ڈارسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہے کہ کوئی اس کی شادی کی دعوت کو ٹھکرا بھی سکتا ہے کہنے لگی کے عام طور پر یہ سوچا جاتا ہے کے شادی کے لیے شکریے کے ساتھ ہاں کر دی جائے گی مگر آپنے جس خواہش کا اظہار کیا ہے میں اس کے لئے آپ کی شکر گزار نہیں ہوں کیونکہ آپ مجھ سے محبت اپنی خواہش کے خلاف کر رہے ہیں۔ اور نہ ہی میری یہ خواہش ہے کہ آپ میرے بارے میں اچھی رائے رکھیں۔ میری وجہ سے جو پریشانی آپ کو اٹھانی پڑی اس کے لئے میں معافی چاہتی ہوں۔ کیونکہ یہ سب کچھ بلاارادہ ہوا ہے اس لیے عنقریب آپ اس بات کو بھول جائیں گے۔ جیسا کہ آپ کے اپنے کہنے کے مطابق آپ نے مجھ سے دور رہنے کی پوری کوشش کی۔ مینٹل پیس سے سہارا لے کر ڈارسی غور سے اس کی باتیں سن رہا تھا اور اب اس کا رنگ تبدیل ہو چکا تھا جس میں حیرانی اور غصے کا عنصر شامل تھا۔ اپنے غصے پر قابو پانے تک کوئی لفظ ادا نہ کیا۔ اور یہ درمیانی وقفہ ایلزبیتھ کے لئے بہت پریشان کن تھا۔ بالآخر وہ آرام سے کہنے لگا کہ میں جاننا چاہتا ہوں کہ آپ نے اتنے برے طریقے سے مجھ سے شادی سے انکار کیوں کر دیا۔ ایلزبیتھ نے کہا پہلے آپ مجھے یہ بتائیں کہ جب آپ کی عقل آپکو مجھ سے محبت سے منع کر رہی ہے تو آپ یہ بات مجھے کیوں بتا رہے ہیں۔ جس طرح آپ نے بات کی اسی طرح میں نے جواب دیا ہے۔ بہت سی باتیں ہیں جن کی وجہ سے مجھے آپ پر غصہ ہے۔ میری بہت ہی پیاری بہن کی خوشیاں آپ کی وجہ چھن گئیں تو ایسے شخص کو میں کیسے قبول کر سکتی ہوں یہ الفاظ سن کر ڈارسی کا رنگ تبدیل ہو گیا مگر ایلزبیتھ نے اپنی گفتگو جاری رکھی کہ میں آپ کو اچھا انسان خیال نہیں کرتی اور اس معاملے میں آپ نے بہت نا انصافی سے کام لیا ہے۔

کیا آپ انکار کر سکتے ہیں کہ ان دونوں کی جدائی میں آپ کا ہاتھ نہیں ہے۔ ایک کے بارے میں دنیا باتیں بنائے گی کہ دیکھو جس سے شادی کی خواہش تھی وہ اسے چھوڑ کر چلا گیا اور دوسرے کے بارے میں کہے گی کہ یہ مرد بات نبھانا نہیں جانتا۔ مستقل مزاج نہیں ہے۔ تو دو انسانوں کو آپنے شدید پریشانی میں مبتلا کر دیا۔ مگر جب دیکھا کہ اس کی باتوں کا ڈارسی پر کچھ اثر نہیں ہوا تو اور زیادہ غصہ چڑھ گی۔

ڈارسی نے مصنوعی اطمینان کے ساتھ کہا کے ہاں وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب نہ آئیں اس کے لیے میں جو کچھ کر سکتا تھا میں نے کیا اور اس چیز کا مجھے کوئی افسوس نہیں کیونکہ یہ دراصل دونوں کی بھلائی کے لیے ہی کیا۔ ایلزبیتھ کے رویہ سے پتہ چل رہا تھا کہ اسے یہ بے وقوفانہ بات لگی ہے اور کہنے لگی کے اس معاملے سے بہت پہلے سے ہی میں آپ کو ناپسند کرنا شروع ہو گئی تھی۔ مسٹر وکہم نے مجھے آپ کے کردار کے بارے میں بالکل صاف طریقے سے بتا دیا تھا اور دراصل آپ کے پاس اپنے حق میں کہنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔

ڈارسی اب زیادہ غصے میں آچکا تھا اور کہنے لگا کہ اس شخص کے بارے میں آپ کیا زیادہ دلچسپی نہیں لے رہیں۔ وہ بولی ہاں جتنی پریشانیاں آپ نے انہیں دی ہیں اس کی وجہ سے مجھے اس سے ہمدردی ہے۔ اور آج وہ جس حال میں پہنچا ہے وہ آپ کی ذات ہے۔ آپ نے اس کا حق مار لیا۔ ڈارسی نے تیزی سے کمرے میں چلتے ہوئے کہا کہ مجھے خوشی ہوئی کہ جو کچھ آپ کے ذہن میں میرے بارے میں تھا آپ نے بتا دیا جس کے لئے آپ کا شکریہ اور مجھے یقین ہے کہ اگر میں سچائی سے بات نہ کرتا اور آپ برا نہ محسوس کرتیں تو آپ کا رویہ مختلف ہوتا۔ دراصل آپ چاہتی تھیں کہ میں سچ کے بجائے جھوٹ بولتا لیکن جھوٹ اور بناوٹ سے میں شدید نفرت کرتا ہوں۔ اپنے الفاظ پر میں شرمندہ نہیں ہوں کیونکہ یہی حقیقت تھی۔ آپ خود بتائیں کہ کیا آپ کے رشتے دار قابل ستائش ہیں یا ایسے لوگ جو میرے برابر کے نہیں ان سے تعلق بناتے ہوئے میں خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ بہت زیادہ غصے کے باوجود ایلزبیتھ نے آرام سے جواب دیا کہ آپ کے غلط طریقے سے محبت کا اظہار کرنے پر میں نے انکار نہیں کیا لیکن اگر آپ اچھے طریقے سے بات کرتے تو مجھے انکار کرتے ہوئے شرمندگی ہوتی جو کہ اب محسوس نہیں کر رہی ہوں۔ ڈارسی یہ بات سن کر کچھ حیران ہوا۔ ایلزبیتھ نے بات جاری رکھی کہ آپ مجھ سے جس طرح چاہے بات کرتے میرا جواب انکار ہی ہوتا۔

ڈارسی حیران پریشان کھڑا تھا۔ شرمندہ اور یقین آنے والے انداز میں۔ ایلزبیتھ کہہ رہی تھی کہ میں آپ سے پہلی ملاقات میں ہی سمجھ چکی تھی کہ آپ غرور اور تکبر میں بھرے ہوئے ہیں۔ انسانی جذبات کو ٹھیس پہنچاتے ہوئے ذرا بھی پروا نہیں کرتے جس سے میں نے آپ کو ناپسند کرنا شروع کیا اور پھر آگے آنے والے واقعات نے میری اس سوچ کو مزید مستحکم کر دیا اور میں اس نتیجے پر پہنچ گئی کہ آپ جیسے شخص سے میرے لیے شادی کرنا ناممکن ہے۔ ڈارسی نے کہا کہ آپ کے جذبات کو دیکھتے ہوئے میں اپنے رویے پر معافی مانگتا ہوں اور آپ کا قیمتی وقت ضائع کرنے پر بھی یہ کہنے کے بعد سلام کر کے وہاں سے چلا گیا۔

ایلزبیتھ اپنے ذہن میں اٹھنے والے طوفان کے ہاتھوں بہت سخت تکلیف میں تھی اور کمزوری محسوس کرتے ہوئے بیٹھ گئی۔ آدھا گھنٹہ سوچنے کے بعد اس کی حیرت میں بہت اضافہ ہو چکا تھا کہ کچھ دیر پہلے ڈارسی جیسے شخص نے اسے شادی کی دعوت دی اور یہ کہ بہت عرصے سے وہ اس کی محبت میں گرفتار تھا اور تمام تر رکاوٹوں کے باوجود محبت سے نہ رک سکا۔ بہن کی شادی اس نے ہی رکوائی مگر اس پر نادم نہیں ہے۔ وہ سوچ رہی تھی کہ یہ سب کچھ حقیقت ہے یا خواب اور پھر خوشگوار احساس ہوا کے ڈارسی اس سے محبت کرتا رہا۔ مگر پھر اس پر غصہ آیا کہ اس نے جین کی شادی رکوانے پر ایک لفظ بھی شرمندگی کا ادا نہ کیا تو دل میں پھر اس کے لئے نفرت پیدا ہونے لگی۔ شارلٹ کے آنے کی آواز سنی تو اپنی خراب حالت کی وجہ سے تیزی سے کمرے کا رخ کیا۔

دوسری صبح جاگنے کے بعد بھی گزشتہ واقعات کو سوچ کر وہ حیران تھی۔ کسی کام میں دل نہیں لگ رہا تھا تو ناشتے کے بعد کھلی ہوا میں گھومنے کا فیصلہ کیا۔ یاد آیا کہ پارک میں تو ڈارسی کبھی کبھار آجاتا ہے اس لیے ایک نزدیکی راستے پر چلی گئی۔ مگر پارک اور اس کے درختوں میں وہ بہت زیادہ خوشی محسوس کرتی تھی اس لئے انہیں دیکھنے لگی۔ دوبارہ سیر شروع کی تو دور سے ایک آدمی آتا دکھائی دیا جس سے دور جانے لگی تو اس نے آواز دے کر روکا۔ یہ ڈارسی کی ہی آواز تھی۔ قریب آیا اور کہنے لگا کہ میں کافی دیر سے آپ کا انتظار کر رہا تھا اور اسے ایک خط پکڑا دیا۔ سلام کیا اور وہاں سے چلا گیا۔ ایلزبیتھ اگرچہ اس خط کو پڑھنے میں خوشی محسوس نہیں کر رہی تھی لیکن تجسس کی وجہ اسے کھولا تو دو صفحات پر ایک طویل خط موجود تھا۔ جس میں لکھا تھا کہ آپ پریشانی محسوس نہ کریں میں نے کل جو کچھ آپ سے کہا تھا اس بات کو آج دوبارہ کہہ کر آپ کو ناراضگی کا موقع نہیں دوں گا نہ ہی اپنی بے عزتی کرواؤں گا۔ مگر اپنے کردار کو درست طریقہ سے پیش کرنے کے لئے یہ خط لکھنا ضروری تھا۔ اس لئے درخواست ہے کہ آپ اسے توجہ سے پڑھیں گی اگرچہ یہ آپ کو برا لگے گا۔

کل رات آپ نے مجھ پر دو الزامات لگائے جو اپنی اہمیت کے لحاظ سے برابر نہیں تھے۔ پہلا یہ کہ آپ کی بہن اور بنگلی کو علیحدہ کرنے میں میرا ہاتھ ہے اور دوسرا یہ کہ مسٹر وکہم کے حالات میری وجہ سے خراب ہوئے ہیں۔ اس سے حسد کرتے ہوئے میں نے اس کے ساتھ برا کیا۔ مگر خط کے ذریعے اصل حقائق آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں تاکہ آپ کا غصہ میرے لئے کم ہو سکے۔ اس سلسلے میں میری پہلے ہی پیشگی معذرت قبول فرمائیں کیونکہ اس چیز کو میں اپنا فرض خیال کرتا ہوں۔ ہرفرڈشائر میں میں نے محسوس کر لیا کہ آپ کی بہن اور میرا دوست ایک دوسرے کے قریب ہو رہے ہیں۔ پہلے بھی خواتین کے ساتھ میں نے اس کے تعلقات دیکھے تھے مگر اب وہ بہت سنجیدہ تھا اور میں سمجھ گیا کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے شادی کا سوچ رہے ہیں۔ میں نے آپ کی بہن کو غور سے دیکھا تو اس معاملے میں وہ سنجیدگی کا مظاہرہ کر رہی تھیں۔ شاید میں غلطی پر ہوں کیونکہ آپ اپنی بہن کو مجھ سے زیادہ جانتی ہیں۔ اگر میں غلط تھا اور انجانے میں انہیں تکلیف پہنچائی تو میں شرمندگی محسوس کر رہا ہوں۔ کیونکہ میں سمجھ چکا تھا کہ وہ سنجیدہ ہیں اور آسانی سے محبت میں گرفتار نہیں ہو سکتیں۔

کل رات میں نے ان کی شادی کے بارے میں جو اعتراض کی بات کی تو کم دولت مند لوگوں میں شادی کرنا میرے دوست کے لئے اتنا مشکل کام نہیں تھا جتنا کہ میرے لیے۔ مگر اس میں چند دوسری باتیں بھی شامل تھیں اور میں اور میرے دوست دونوں کے لئے اب بھی موجود ہیں۔ جن میں سے ایک آپ کی والدہ تین چھوٹی بہنوں اور کبھی کبھار آپ کے والد کا رویہ ہے۔ آپ کو یہ برا لگے گا جس کے لیے میں پیشگی معافی طلب کرتا ہوں۔ مگر یہ لکھتے ہوئے میں خود

بھی تکلیف محسوس کر رہا ہوں۔ مگر آپ اور آپ کی بہن کا رویہ بہت ہی اچھا تھا جس کا کسی صورت بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مگر میں نے اپنے دوست کی اس خاندان میں شادی کو قابل قبول قرار نہیں دیا۔ اس کی بہن بھی میری طرح ہی سوچ رہی تھی تو ہم اس کے پاس لندن گئے اور اس رشتے سے مستقبل میں سامنے پیش آنے والے مسائل کے بارے میں اسے آگاہ کیا۔ اگر اس کے دل میں یہ باتیں نہ اترتیں تو وہ انہیں ماننے سے انکار کر سکتا تھا۔ میرے دوست کا بھی یہی خیال تھا کہ اگرچہ وہ محبت کر رہا ہے مگر اسے محبت کا جواب محبت سے نہیں دیا گیا اور آپ کی بہن اس پر توجہ نہیں دے رہی۔ دوسرے بنگلی میرے مشوروں کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ اس تمام معاملے میں میرا اتنا ہی کردار ہے مگر میں اپنے آپ کو قصوروار خیال نہیں کرتا۔

ہاں مجھے آپ یہ الزام دے سکتی ہیں کہ مجھے شہر میں آپ کی بہن کی موجودگی کا علم تھا مگر اپنے دوست کو اس بارے میں نہ بتایا کہ کہیں ملاقات سے وہ دوبارہ اس میں دلچسپی لینا نہ شروع کر دے۔ اپنی سوچ کے مطابق میں صحیح کر رہا تھا۔ آپ سے معافی طلب کرتے ہوئے اس بارے میں مزید کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ آپ اور آپ کی بہن کو جو تکلیف پہنچی ہے وہ میں نے جان بوجھ کر نہیں پہنچائی۔

وکہم کے بارے میں اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے مجھے تمام حالات تفصیل سے بتانے ہوں گے۔ اس نے میرے بارے میں کیا بتایا یہ تو میں نہیں جانتا مگر جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس کی سچائی میں بہت سے گواہ بھی پیش کر سکتا ہوں۔ وہ ایک بہت ہی اچھے انسان کا بیٹا ہے جس نے پیمبرلے کی بہت عرصے تک دیکھ بھال کی۔ میرے والد صاحب ان کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتے تھے تو ان کے بیٹے جارج وکہم کے ساتھ محبت سے پیش آنا شروع کر دیا۔ اسکول اور کیمبرج یونیورسٹی کے تمام خرچے برداشت کیے کیونکہ اس کی والدہ تمام رقم فضول خرچی میں اڑا دیتی تھی۔ اچھی عادات کی وجہ سے میرے والد صاحب وکہم کو بہت پسند کرتے تھے اور اسے چرچ میں اچھی جگہ دینا چاہتے تھے مگر چونکہ میں اس کا ہم عمر تھا اس لیے اس کی غلط عادات سے بہت زیادہ واقف تھا اور جو میرے والد صاحب کے علم میں نہ تھیں۔ اگرچہ یہ سب کچھ پڑھ کر بھی آپ غصہ محسوس کر رہی ہو گی مگر حقیقت بیان کرنا بہت ضروری ہے۔ پانچ سال پہلے فوت ہوتے ہوئے بھی میرے والد صاحب نے نصیحت کی کہ اس کا ہر ممکن طریقے سے خیال رکھا جائے اور چونکہ پادری کے پیشے میں آمدنی سب سے زیادہ ہے اس لئے اسے وہ جگہ دی جائے اور اسے ایک ہزار پاؤنڈ بھی دیئے۔

میرے والد کے بعد اس کے والد بھی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ جس کے چھ مہینے بعد اس نے مجھے خط کے ذریعے بتایا کہ وہ پادری کا پیشہ نہیں اپنانا چاہتا اور مجھ سے فوری طور پر مالی امداد کی درخواست کی جس سے وہ قانون کی تعلیم حاصل کرے اور بتایا کہ ایک ہزار پاؤنڈ سے اسکے لئے گزارہ مشکل ہے۔ میں بھی محسوس کر چکا تھا کہ پادری کا معزز پیشہ اس

کے لئے مناسب نہیں تو اسے حساب کتاب کے بعد اس کے حصے کے تین ہزار پاؤنڈ دیئے گئے اور پھر ہمارے درمیان تعلق ختم ہو جانا تھا کیونکہ مجھے اس کی خراب عادات کا علم تھا۔ اس کے ہاتھ میں پیسے آئے تو قانون کی تعلیم حاصل کرنے کے بجائے غلط لوگوں کی صحبت میں پھنس گیا۔ تین سال بعد جب پادری کا انتقال ہوا تو اس نے دوبارہ پادری بننے کی خواہش ظاہر کی۔ اس کے نزدیک قانون کی تعلیم فضول تھی اور اب اس کے حالات بہت خراب ہو چکے تھے مگر پادری جیسے اچھے پیشے کے لیے وہ اہل نہ تھا۔ تو میں اس کی درخواست کی طرف توجہ نہ دی۔ دوسری طرف اس کے حالات بہت خراب ہو رہے تھے تو مجھ سے دشمنی کرنے لگا۔ مجھے غصے کے خطوط بھی لکھتا اور دوسروں سے بھی میری برائیاں جاری رکھتا۔ میں نے اس سے تعلق مکمل طور پر ختم کر دیا مگر پھر ایک ایسا حادثہ ہوا جسے میں نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔ میں تو اس کا تذکرہ بھی نہیں کرنا چاہتا مگر آپ پر اعتماد کر سکتا ہوں۔ اپنی دس سالہ چھوٹی بہن جارجیانا کا میں اور کرنل فٹزولیم سرپرست ہیں۔ ایک سال پہلے اسکول سے اٹھا کر گھر میں اسکی تعلیم کا بندوبست کیا گیا۔ ساحلی علاقے میں وہ سیر کے لیے گئی جس کا پروگرام وکہم نے ترتیب دیا تھا مگر ہمیں اس کا علم نہ تھا۔ دراصل اس کی دیکھ بھال کرنے والی وکہم کے ساتھ ملی ہوئی تھی اور اس سازش میں شریک تھی۔ وکہم نے میری بہن جارجیانا کو اپنی محبت کا یقین دلا دیا اور وہ اس کے ساتھ خاموشی سے بھاگنے کے لیے تیار ہو گئی۔ لیکن میں وہاں اچانک پہنچ گیا تو میری بہن جو مجھ سے بہت ہی زیادہ محبت کرتی ہے اس نے تمام باتیں مجھے بتا دیں۔ مجھے اپنی بہن کی عزت کی فکر تھی اس لئے کھل کر کچھ نہیں کر سکتا تھا مگر وکہم کو خط لکھا تو وہ فوری طور پر وہاں سے چلا گیا۔ اس کی دیکھ بھال کرنے والی کو بھی نکال دیا گیا۔ وکہم کی نظریں میری بہن کی تیس ہزار پاؤنڈ کی جائیداد پر تھیں اور اس طرح وہ میری زندگی بھی تباہ کرنا چاہتا تھا۔ تو میری خواہش ہے کہ تمام چیزوں کا علم ہونے کے بعد آپ وکہم کو مظلوم خیال نہیں کریں گی۔ وہ اتنا جھوٹا اور عیار انسان ہے کہ ہر کسی کو اپنی باتوں میں پھنسا لیتا ہے۔ وکہم کے بارے میں یہ باتیں صرف مجھے ہی معلوم ہیں۔ کل رات میں اتنا پریشان ہو چکا تھا کہ کچھ بھی کہنے سے قاصر تھا۔ کرنل فٹزولیم سے میری باتوں کی گواہی لی جا سکتی ہے جو ہر ایک بات سے بخوبی واقف ہیں۔ اگر آپ مجھے جھوٹا خیال کریں تو کرنل فٹزولیم سے اس بارے میں بات کر سکتی ہیں۔ خدا آپ کو بے تحاشہ خوشیاں دے۔

فٹزولیم ڈارسی

ایلزبیتھ کے تو وہم و گمان میں بھی اس طرح کی سوچ نہیں تھی جو خط میں بیان کیا گیا تھا۔ اس کے لئے حیرانی کی بات تھی کہ ڈارسی طرح کا شخص جھک کر بھی بات کر سکتا ہے۔ خط کو بار بار پڑھا اور ہر دفعہ اپنی بہن سے متعلق حصے میں اسے ابھی بھی ڈارسی کا غرور اور تکبر نظر آیا۔ پھر وکہم سے متعلق حصے کو پڑھ کر وہ سوچنے لگی کہ اسے تو میں ایک مکمل مختلف انسان خیال کر رہی تھی اور سخت پریشانی محسوس کرنے لگی۔ کبھی سوچتی کہ یہ سب کچھ جھوٹ ہے اور سوچا کہ دوبارہ اس

بات کو نہیں پڑھوں گی۔ باہر سیر کرنے چلی گئی اور دوبارہ خط کو پڑھا اور سوچنے لگی کہ ڈارسی جتنی برائی وکہم کی کر سکتا ہے اس نے کی ہے اور اپنے آپ کو اچھا ثابت کر رہا ہے اور اب یہ خواہش بھی نہیں تھی کہ وکہم کے بارے میں لوگوں سے اس کی اصلیت جاننے کی کوشش کرے۔ وکہم کا رویہ اپنی سوچوں میں ابھی بھی اچھا ہی نظر آیا اور ڈارسی غرور اور تکبر میں بھرا ہوا۔ مگر پھر جارجیاینا کے متعلق غور کرنے لگی کے کرنل فٹزولیم واقعی اس کا سرپرست ہے اور حقیقت بھی جانتا ہو گا۔ سوچا کہ اصلیت معلوم کرنی چاہیے مگر پھر کہا کہ اگر کرنل فٹزولیم نے انکار کرنا ہوتا تو ڈارسی اسے درمیان میں ہی نہیں لاتا اس لیے اس سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

اب وہ سوچ رہی تھی کہ وکہم کے ساتھ پہلی ملاقات میں ہی اس نے ڈارسی کے متعلق جتنی باتیں کیں وہ کسی اجنبی سے نہیں کرنی چاہیے تھیں۔ پھر سوچا کہ وکہم نے پہلے تو کہا تھا کہ وہ ڈارسی سے خوفزدہ نہیں ہے مگر پھر اس سے بچنے کے لیے علاقہ چھوڑ گیا تھا۔ اگرچے یہ کہہ رہا تھا کہ ڈارسی کے والد کا اسے بہت خیال ہے مگر اس کے بیٹے کو بدنام کرنے میں اس نے بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اب اسے وکہم کی ایک بالکل مختلف شخصیت نظر آرہی تھی جو مس کنگ کے ساتھ بھی دولت کو حاصل کرنے کے لیے دھوکہ کر رہا تھا۔ وکہم اس کی نظروں میں گرنے لگا اور ڈارسی بلند ہونے لگا۔ پھر سوچا کہ مسٹر بنگلی نے بھی اس کے حق میں گواہی دی تھی اور اس کی شخصیت کے اچھے پہلو بھی نظر میں آنے لگے۔ لوگ اس کا احترام کرتے تھے۔ اس کا اپنی بہن کے لیے پیار بھی بہت شاندار تھا اور اگر یہ شخص غلط ہوتا تو مسٹر بنگلی جیسے اچھے انسان سے اس کی دوستی کبھی نہ ہوتی۔ ان تمام باتوں کے بعد اس نے بہت زیادہ شرمندگی محسوس کی کہ وہ خواہ مخواہ ایک اچھے انسان کے ساتھ تعصب کرتی رہی۔ سوچا کے میں اپنے آپ کو بہت عقلمند خیال کرتی تھی مگر آنکھیں بند کر کے اپنی انا کو تسکین پہنچانے کے لئے ایک اچھے انسان کو مسلسل برا خیال کرتی رہی اور مجھے اس کی سزا ملنی چاہیے۔ ایک شخص نے میری تعریف کی تو اسے اچھا سمجھنے لگی اور دوسرا شخص میرے قریب نہ آیا تو اسے غلط قرار دے دیا۔ یہ جہالت اور تعصب کی بدترین مثال ہے۔ اپنا اصل کردار تو اب میرے سامنے آیا ہے۔

اس نے دوبارہ جین سے متعلق خط کا حصہ پڑھا تو اب اس میں بھی سچائی نظر آنے لگی اور اس نے بھی سوچا کہ جین کھل کر اظہار محبت نہیں کر رہی تھی۔ اپنے خاندان کے بارے میں خط کا حصہ پڑھ کر اسے شرمندگی تو ہوئی مگر یہی حقیقت تھی جس سے وہ خود بھی آگاہ تھی اور خاندان کی انہی حرکتوں کی وجہ سے جین اور اس کے مستقبل پر بھی اثر پڑ رہا تھا۔ وہ دل میں بہت زیادہ افسردہ ہو گئی۔ شدید تھکن کا بھی احساس ہوا تو بہت دیر گھومنے کے بعد دوبارہ گھر چلی گئی اس سوچ کے ساتھ کہ ان باتوں کا کسی کو علم نہیں ہونے دے گی اور گھر والوں کے سامنے مسکرانے کی کوشش کرے گی۔ گھر پہنچنے پر علم ہوا کہ کرنل فٹزولیم اور ڈارسی اسے ملنے کے لیے آئے تھے۔ ڈارسی تو اسی وقت چلا گیا جب کہ کرنل فٹزولیم نے کافی

دیر تک انتظار کیا اور پھر خود اسے ڈھونڈنے گیا۔ پہلے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا مگر پھر خوشی محسوس کی کہ ان لوگوں سے ملاقات نہ ہو سکی۔ کرنل فٹزولیم کے بجائے اب وہ دوبارہ خط کے بارے میں سوچ رہی تھی

دونوں دوست جب روزنگز سے چلے گئے تو مسٹر کولنز نے بتایا کہ ان کے جاتے ہوئے روزنگز میں اداسی کا ماحول تھا مگر دونوں دوست صحت مند اور خوش تھے اور پھر لیڈی کیتھرین اور ان کی بیٹی کو تسلی دینے کے لیے دوبارہ روزنگز چلا گیا۔ واپسی پر بتایا کہ انہوں نے مجھے کہا ہے کہ ان دونوں کے جانے کے بعد بہت اداسی محسوس ہو رہی ہے اس لیے رات کا کھانا ان کے ساتھ کھائے۔ اور جب ایلزبیتھ لیڈی کیتھرین کے سامنے موجود تھی تو دل میں سوچ رہی تھی کہ اگر انہیں بتایا جائے کہ ان کا بھانجا شادی کی دعوت دے رہا تھا تو ان کی کتنی بری حالت ہو جائے گی۔ لیڈی کیتھرین نے کہا کہ انہیں دوستوں کی صحبت بہت اچھی لگتی ہے اور ان دونوں کے جانے کا بہت افسوس ہے۔ کرنل فٹزولیم نے تو زیادہ محسوس نہیں کیا مگر میرا بھانجا ڈارسی شکل سے ہی بہت افسردہ لگ رہا تھا جس سے میں نے اندازہ لگایا کہ روزنگز کے ساتھ وہ کتنی زیادہ محبت رکھتا ہے۔ مسٹر کولنز نے ان کی ہاں میں ہاں ملائی جو لیڈی کیتھرین نے پسند کی۔

لیڈی کیتھرین نے کہا کہ ایلزبیتھ کچھ پریشان لگ رہی ہے شاید اسے جانے کا افسوس ہے اس لیے اپنی امی کو خط لکھ کر مزید کچھ دن ٹھہرنے کی اجازت مانگ لینی چاہیے مسٹر کولنز یقینی طور پر اس بات کو پسند کریں گے۔ ایلزبیتھ نے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ واپس جانا اس کی مجبوری ہے۔ لیڈی کیتھرین نے کہا کہ میرا تو خیال تھا کہ تم دو مہینے یہاں پر قیام کرو گی مگر صرف چھ ہفتے ہی ہوئے ہیں۔ تمہاری امی تمہاری دو مہینے کی جدائی برداشت کر سکتی ہیں۔ جس پر ایلزبیتھ نے کہا کہ میرے والد میری کمی محسوس کر رہے ہیں اور مجھے واپس آنے کے لئے لکھ چکے ہیں۔ لیڈی کیتھرین نے کہا کہ ماں کو بچیوں کی فکر ہوتی ہے باپ کو اتنا احساس نہیں ہوتا۔ جون میں میں نے لندن جانا ہے اور اگر تم ایک مہینے اور یہاں پر رکو تو میری گاڑی میں اتنی جگہ ہو گی کہ ایک لڑکی میرے ساتھ وہاں چل سکے۔ بلکہ تم دونوں تو پتلی دبلی ہو اس لئے دونوں ہی میرے ساتھ بیٹھ سکتی ہو۔ ایلزبیتھ نے احترام سے منع کر دیا کہ اس کا واپس جانا ضروری ہے۔ اس بات کو لیڈی کیتھرین نے بھی مان لیا اور مسٹر کولنز سے کہا کہ جب یہ واپس جائیں تو ان کے ساتھ اپنا ایک ملازم لازمی بھیجنا۔ میں پسند نہیں کرتی کہ نوجوان لڑکیاں اکیلے سفر کریں۔ میری بھانجی جب گئی تھی تو اس کے ساتھ دو ملازم میں نے بھیجے تھے۔ اب میرا حکم ہے کہ جون ان کے ساتھ جائے گا شکر ہے کہ مجھے جلدی خیال آ گیا ورنہ تمہیں لوگ اچھا تصور نہ کرتے۔ ایلزبیتھ نے بتایا کہ ان کے ماموں جان نے ساتھ جانے کے لیے ایک ملازم کا بندوبست کر دیا ہے جس پر لیڈی کیتھرین نے خوشی کا اظہار کیا کہ کسی نے تو ان کا خیال رکھا ہے اور کہنے لگی کہ راستے میں جہاں گھوڑے تبدیل کرو گی وہاں پر میرے جاننے والے تمہاری ضروریات پوری کریں گے۔ ایلزبیتھ سوچ رہی تھی کہ اس کی سوچیں ادھر ادھر بھٹک رہی

ہیں اس لئے اب مکمل طور پر اپنی توجہ سامنے والے کی باتوں پر دیا کرے گی اور اپنی سوچوں کو اکیلے میں ہی اپنے قریب آنے دے گی۔ جس کے بعد سیر کے دوران جب وہ اکیلی ہوتی تو خراب یادوں کو اپنے قریب آنے دیتی۔

ڈارسی کا خط اتنی مرتبہ پڑھا کے ایک ایک لفظ ذہن نشین ہو گیا مگر ہر دفعہ اس کے بارے میں سوچیں مختلف ہوتیں۔ جب اپنے رویہ کا اندازہ لگاتی تو اپنی ذات پر غصہ چڑھ جاتا اور جس طرح اس کے جواب سے وہ مایوس ہوا تھا اس پر ہمدردی کا اظہار کرنے لگتی۔ اس کی محبت ایلزبیتھ کو اچھی لگی تھی اور اس کی شکر گزار بھی تھی مگر اس بات پر بالکل شرمندگی نہیں تھی کہ اس نے شادی سے انکار کر دیا اور اب تک اپنی بات پر قائم تھی۔ اپنے گھر والوں کی حرکات کو وہ خود بھی شرمندگی سے دیکھتی تھی اور ان کی عادات کو ٹھیک کرنا ممکن نہ تھا۔ باپ ہنس کر انہیں نظر انداز کر دیتا مگر انہیں درست کرنے کے لیے کوئی عملی قدم نہیں اٹھاتا تھا۔ ماں کو تو اس خطرناک مرض کا اندازہ ہی نہ تھا تو اصلاح کیسے ہوتی۔ جین اور ایلزبیتھ نے مل کر لیڈیا اور کیتھرین کو مستقبل کے خطرات سے آگاہ کیا مگر جب ماں ہی ان کا ساتھ نہیں دے رہی تھی تو انہیں ٹھیک کرنا ممکن نہ تھا۔ کیتھرین کے ارادے مضبوط نہیں تھے غصہ بھی کرتی تھی اور ہمیشہ وہی کرتی جو لیڈیا اسے کہتی اور لیڈیا وہی کرتی جو اس کا دل چاہتا۔ دونوں بیوقوف کام چور اور چڑچڑی تھیں اور ایلزبیتھ کہ کسی مشورے کو ماننا تو ان کے لیے ممکن ہی نہ تھا۔ میریٹن لونگ بورن سے اتنا قریب تھا کہ پیدا جانا ممکن تھا اور وہاں موجود ہر افسر سے ہنسی مذاق کرنا وہ اپنا فرض خیال کرتی تھیں۔

جین کی طرف سے اسے فکر تھی مگر اب بنگلی کو احترام سے یاد کرتی اگرچہ جین سے ان کے تعلق ختم ہونے کا افسوس تھا مگر اس چیز کا بھی غصہ تھا کہ انہوں نے اپنے دوست کے مشورے پر آنکھیں بند کر کے عمل کیوں کیا اگرچہ وہ اس کی بہن سے سچی محبت کرتے تھے۔ اپنے گھر والوں پر سخت غصہ تھا کہ ان کی غلط حرکات کی وجہ سے اس کی بہن کی بہت اچھی جگہ شادی نہ ہو سکی۔ اس کی عادت تھی کہ خوش رہے مگر جب وکھم کے کردار کے بارے میں سوچتی تو پریشان ہو جاتی۔

واپس روانگی کا وقت آیا تو لیڈی کیتھرین نے سفر کے بارے میں پوچھا اور انہیں تفصیل سے ہدایات دیں کہ سامان کو کس طرح ترتیب سے رکھا جاتا ہے جس پر ماریا سوچنے پر مجبور ہو گئی کہ وہ تمام سامان کو دوبارہ بالکل مختلف طریقے سے ترتیب دے۔ لیڈی کیتھرین نے انہیں نیک تمناؤں کے ساتھ رخصت کیا اور ہنز فورڈ دوبارہ ضرور آنے کی دعوت دی۔ ان کی بیٹی نے بھی ہلکا سا سر کو جھکایا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر انہیں مصافحہ کرنے کی اجازت دے دی۔

مسٹر کولنز نے ان کی روانگی پر خاصی لمبی چوڑی تقریر کی اور کہا کہ انہوں نے یہاں پر آ کر انہیں اعزاز بخشا ہے۔ اس کا غریب خانہ ان کے شایان شان نہیں تھا ہنز فورڈ کے مقابلے میں تو یہ بہت ہی کمتر ہے اور جو کوئی کوتاہی ان سے ہوئی

ہے اسے معاف کر دیا جائے۔ ایلزبیتھ نے اس کا بہت شکریہ ادا کیا کہ دن بہت اچھے گزرے اور شارلٹ کے ساتھ بہت مزہ آیا۔ مسٹر کولنز نے دوبارہ لمبی تقریر کی ہنز فورڈ کی چیزوں کی انہوں نے نقل کرنے کی کوشش کی ہے اور اس نے خود اندازہ لگایا ہو گا کہ وہاں پر انہیں کتنا زیادہ بلایا جاتا ہے اور جو کوئی بھی ہمارے ساتھ روزنگز گیا اس کی بھی خوش قسمتی ہے۔ وہ اتنا جذباتی ہو چکا تھا کہ کمرے میں ٹہلتے ہوئے اپنے جذبات کو قابو کرنے لگا اور کہا کہ یقینی طور پر واپس جا کر ہمارے لیے اچھے کلمات ادا کریں گے اور یہ بھی بتائیں گے شارلٹ بھی یہاں پر بہت خوش ہے اور اس نے مجھ سے شادی کر کے ایک عقلمندانہ فیصلہ کیا ہے۔ ہم دونوں کے بہت اچھے تعلقات ہیں اور خیالات بھی ایک طرح کے ہیں دراصل ہم ایک دوسرے کے لئے ہی زمین پر آئے تھے۔

ایلزبیتھ نے منہ سے تو تعریف کر دی مگر دل میں سوچ رہی تھی کہ اس کی سہیلی کا اس جگہ رہنا کتنا مشکل ہے اور اسے کتنا برداشت کرنا پڑتا ہو گا مگر اس نے سب کوئی دیکھنے اور سوچنے کے بعد شادی کے لیے ہاں کی تھی۔ اس کی سہیلی کو البتہ اس کے جانے کا بہت افسوس تھا۔ مسٹر کولنز نے ایک مرتبہ پھر ایلزبیتھ کو کہا کہ وہ سب کو اس کا سلام پہنچائے۔ ماریا کو ایک دم سے یاد آیا کہ روزنگز کے لئے تو ان کی مہمان نوازی کے لیے کوئی اچھا پیغام دیا ہی نہیں گیا اور ان کا بہت شکریہ ادا کرنے کے لیے کہا۔ ایلزبیتھ خاموش رہی اور وہ وہاں سے روانہ ہو گئے۔ ماریا نے یاد دلایا کے روزنگز میں ان کی نو مرتبہ کھانے کی دعوت دی گئی اور دو دفعہ چائے کی تو ایلزبیتھ دل میں کہنے لگی کہ اصل بات تو میں تمہیں بتا ہی نہیں سکتی۔

گارڈینر کے گھر وہ چار گھنٹے بعد پہنچ گئے جہاں چند دن انھوں نے رکنا تھا اور پھر جین نے ان کے ساتھ ہی واپس گھر جانا تھا جو صحت مند نظر آ رہی تھی۔ ممانی نے ان کا بہت خیال رکھا۔ ایلزبیتھ کی خواہش تھی کہ اپنے گھر پہنچ کر جین کو ڈارسی کی شادی کے پیغام کے بارے میں بتائے اور یہ بتاتے ہوئے وہ خوشی محسوس کر رہی تھی۔ لیکن پھر سوچنے لگی کہ ان باتوں کے دوران بنگلی کا ذکر بھی ضرور آئے گا اور جس سے اس کی بہن کی ناخوشگوار یادیں تازہ ہو جائیں گی۔

جین ایلزبیتھ اور ماریا مئی کے دوسرے ہفتے میں اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئیں۔ قصبے کے نزدیک مسٹر بینٹ نے ان کے لئے گاڑی بھجوائی تھی جس میں کٹی اور لیڈیا بھی انہیں لینے آئی تھیں جو کئی گھنٹے پہلے پہنچ گئیں اور وقت گزارنے کے لئے کبھی کسی دکان میں چلی جاتیں کبھی وہاں موجود چوکیدار کے بارے میں گفتگو کرنے لگتی اور ہوٹل کی کھڑکی میں بیٹھ کر اپنی بہنوں کا انتظار کرتیں۔ وہاں انہوں نے دعوت کا اہتمام کیا تھا جس میں شاندار گوشت موجود تھا۔ لیڈیا کہنے لگی کہ ہم نے تمام پیسوں کی خریداری کر لی ہے اور اب آپ سے ادھار مانگنا چاہتے ہیں۔ ٹوپی دکھائی جسے گھر جا کر خوبصورت بنانا تھا تو باقی لوگوں نے کہا کہ یہ خوبصورت نہیں ہے۔ اس نے جواب دیا کہ دکان میں موجود دوسری ٹوپیوں سے یہ بہتر

تھی اس پر میں محنت کروں گی تو یہ اور زیادہ خوبصورت ہو جائے گی اور فوجی افسر بھی دو ہفتے تک چلے جائیں گے پھر اس کا کیا فائدہ۔ آفیسر زاب برائٹن کی طرف جا رہے ہیں کاش ہم بھی پاپا کے ساتھ وہاں پر گرمیوں کی چھٹیاں گزارنے چلے جائیں۔ ماما کی بھی یہی خواہش ہے۔ یہاں تو گرمی ہمیں پریشان کر دے گی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ یہاں تو کم فوجی تھے جن سے ہم پریشان ہو گئے اور اس علاقے میں تو بہت ہی زیادہ آفیسر ہوں گے۔ تمہارا منصوبہ بالکل بھی قابل عمل نہیں۔ لیڈیا میں ایک خبر سنانے کا اعلان کیا اور کہا کہ سب کو اس میں بہت دلچسپی ہو گی۔ جین اور ایلزبیتھ نے جب ویٹر کو وہاں سے باہر جانے کے لیے کہا تو لیڈیا نے ہنستے ہوئے کہا کہ تم بہت احتیاط پسند ہو لیکن جو بات میں بتاؤں گی ہم تو اس سے زیادہ بری باتیں سننے کے عادی ہیں۔ لیکن اتنی بدصورت شخصیت کے مالک انسان کو یہاں سے باہر بھیج کر تم نے اچھا کیا۔ خیر وہ خبر وکھم کے متعلق ہے۔ مس کنگ اپنے ماموں کے پاس مستقل رہنے کے لیے لیورپول چلی گئی ہے۔ وکھم کی جان بچ گئی اور اب وہ اس سے کبھی شادی نہیں کرے گا۔ ایلزبیتھ نے کہا دراصل جان تو مس کنگ کی بچی ہے۔ یہ شادی اس کے لیے فائدے مند نہ تھی۔ بات کو آگے بڑھایا گیا کہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہی نہیں تھے۔ چھوٹی بہن نے کہا کہ اس قدر بدصورت عورت سے کون محبت کر سکتا ہے۔ ایلزبیتھ اپنی بہن کے اس قدر خراب الفاظ سن کر پریشان ہو گئی اور پھر سوچا کہ اگرچہ منہ سے تو نہیں مگر دل میں وہ جس طرح کے خیالات کو جگہ دے رہی تھی وہ بھی ایسے ہی تھے۔ کھانے سے فارغ ہو کر سب گھوڑا گاڑی میں بیٹھ کر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ لیڈیا نے کہا کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ کم جگہ ہونے کی وجہ سے چپک کر بیٹھے ہوئے ہیں اس طرح سردی سے بھی محفوظ ہیں اور باتیں بھی بہت مزے سے کریں گے۔ اپنی بہن سے پوچھنے لگی کہ اس نے دن کیسے کاٹے اور کیا کسی سے عشق وغیرہ بھی ہوا یا نہیں۔ میرا تو خیال تھا کہ تمہاری واپسی تمہارے شوہر کے ساتھ ہو گی۔ مجھے تو لگتا ہے کہ جین پر بغیر شادی کے بڑھاپا آ جائے گا۔ تیئس سال کی اتنی زیادہ عمر ہو گئی ہے اور اب تک شادی نہیں ہوئی۔ میرا ایسا حال نہ ہو میں تو یہ سوچ کر پریشان ہو جاتی ہوں۔ خالہ فلپس بھی چاہتی ہیں کہ تم لوگوں کی جلدی شادی ہو جائے اور وہ کہہ رہی تھیں کہ اگر تم مسٹر کولنز سے شادی کر لیتیں تو اچھا ہی ہوتا مگر میرے خیال میں یہ ٹھیک نہ تھا۔ کاش میری شادی تم لوگوں سے پہلے ہو جائے اور پھر میں تم سب کو دعوتوں میں لے کر جاؤں۔

پھر بتانے لگی کہ کرنل فورسٹر کے گھر وہ اور کٹی سارا دن رہے کیونکہ انہوں نے رات کو دعوت کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ مسز فورسٹر سے میرے تعلقات بہت اچھے ہیں۔ وہاں ہمسایوں کی لڑکیوں کو بھی بلا لیا گیا ایک کی طبیعت خراب تھی تو دوسری اکیلے آ گئی ہم نے مذاق کیا اور چیمبر لین کو خواتین کے کپڑے پہنا دیے تاکہ عورت نظر آئے۔ مجھے کرنل فورسٹر اور کٹی کو صرف اس چیز کا پتا تھا' خالہ فلپس کو بھی بتا دیا گیا کیونکہ ان سے ہی تو لباس لینا تھا۔ وہ خواتین کے لباس

میں بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔ ڈینی وکہم اور چند دوسرے مرد آئے مگر اسے بالکل نہ پہچان سکے تو ہم نے اس چیز کا خوب مزہ لیا۔ مردوں کو پہلے کچھ علم نہ ہوا مگر کچھ دیر بعد انہیں پتہ چل گیا۔ اسی طرح وہ دعوتوں میں دلچسپ باتوں کے بارے میں بتاتی رہی۔ ایلزبیتھ اس کی باتوں سے مزا نہیں لے رہی تھی مگر جب وکہم کے بارے میں بات کی جاتی تو سننے پر مجبور ہو جاتی۔

مسز بینٹ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئیں کیوں کہ جین ہمیشہ کی طرح حسین نظر آرہی تھی اور اس کے باپ نے ایلزبیتھ سے کئی بار کہا کہ اس کے آنے کی بہت زیادہ خوشی ہے۔ لوکس کی ساری فیملی ماریہ سے ملنے اور تمام خبریں سننے کے لئے وہاں پر ہی آگئی۔ اب وہاں پر بہت زیادہ لوگ تھے۔ لیڈی لوکس نے شارلٹ کے بارے میں دریافت کیا اس کی مرغیوں کے بارے میں پوچھا۔ مسز بینٹ جو فیشن وغیرہ کے بارے میں معلومات جین سے حاصل کرتیں وہ دوسری طرف بیٹھی ہوئی لوکس فیملی کی دوسری چھوٹی بچیوں کو اس بارے میں بتاتی۔ لیڈیا کی آواز ان تمام لوگوں میں سب سے زیادہ بلند تھی اور بتا رہی تھی کہ راستے میں انہیں کتنا مزا آیا۔ گاڑی کے پردے اوپر کر دیے اور اگر کٹی کی صحت ٹھیک ہوتی تو تمام راستہ ایسے ہی طے کیا جاتا۔ ہوٹل میں مہمانوں کی خوب تواضع کی گئی۔ اگرچہ جگہ کم تھی مگر پھر بھی ہم ایک ساتھ گھس کر بیٹھ گئے اور راستے میں بہت زیادہ خوش رہے۔ بہت ہی مزا آیا اور ہم اتنی بلند آواز سے بول رہے تھے کہ دس میل تک ہماری آواز کو سنا جا رہا ہو گا۔ میری کو کہا کہ کاش وہ بھی ساتھ ہوتی تو اس نے جواب دیا کہ عام عورتیں تو ایسا ہی کرتی ہیں مگر مجھے اس میں کوئی خاص دلچسپی نہیں اس سے بہتر تو کتابیں پڑھنا ہے۔ لیڈیا نے اس کی بات کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ دراصل وہ کسی کی بھی بات سننے کی عادی نہیں تھی۔ شام کو اس نے کہا کہ میریٹن جانا چاہیے مگر ایلزبیتھ نے سختی سے منع کیا۔ دراصل وہ لوگوں کو یہ تاثر نہیں دینا چاہتی تھی کہ یہ بہنیں گھر میں بیٹھ ہی نہیں سکتیں اور ہمیشہ افسروں کے چکر میں رہتی ہیں۔ اس کی دوسری وجہ وکہم سے دور رہنا تھی اور جب علم ہوا کہ رجمنٹ وہاں سے جلد جانے والی ہے تو اسے بہت خوشی ہوئی اور سوچنے لگی کہ دو ہفتوں کے بعد پھر کبھی بھی وکہم اسے نظر نہیں آئے گا۔ برائٹن جانے کے بارے میں اس کے والدین باتیں کر رہے تھے۔ باپ کو اس بارے میں شدید اعتراض تھا جبکہ ماں اپنی ضد چھوڑ دینے کے لیے تیار نہ تھی۔

دوسرے دن ایلزبیتھ نے جین کو تمام باتوں سے آگاہ کیا مگر اسکے متعلق باتیں درمیان سے غائب کر گئی تا کہ اسے برا نہ لگے۔ جین کہنے لگی کہ ایلزبیتھ بہت اچھی ہے اور اسی لئے اسے پسند کیا گیا۔ مگر بہت جلد اس چیز کا افسوس ہوا کہ ڈارسی نے غلط انداز میں اسے شادی کی دعوت دی اور اس سے بڑھ کر یہ کہ ایلزبیتھ کے جواب سے وہ کس قدر افسردہ ہوا ہو گا

اور اس کا دل ٹوٹ گیا ہو گا۔ کہنے لگی کہ دراصل وہ تو سوچ بھی نہیں سکتے ہوں گے کہ انھیں انکار بھی ہو سکتا ہے اور اسی وجہ سے انہیں سخت افسوس ہوا ہو گا۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ وہ بھی ان کے لئے ہمدردی محسوس کرتی ہے مگر وہ جلد ہی اسے فراموش کر دیں گے۔ پھر سوال کیا کہ کیا منع کر کے اس نے غلطی کی ہے جس پر جین نے کہا کہ تم نے درست کیا۔

ایلزبیتھ نے وکہم کے بارے میں جو کچھ خط میں لکھا تھا وہ بتایا تو وہ سخت پریشان ہوئی کہ تمام دنیا کی برائیاں ایک شخص میں ایک ساتھ کیسے جمع ہو سکتی ہیں۔ اسے اس چیز کی خوشی تھی کہ ڈارسی ان باتوں سے اچھا انسان ثابت ہو رہا تھا مگر اس نے کہا کہ کہیں دونوں سے ہی غلط فہمی ہوئی ہے جس کی وجہ سے ایک دوسرے کو برا سمجھ رہے ہیں شاید یہ دونوں ہی اچھے انسان ہوں۔ ایلزبیتھ کہتی ہے یہ ممکن نہیں کہ دونوں اچھے ہوں۔ کبھی ایک اچھا لگنے لگتا ہے تو کبھی دوسرا۔ اب تمہیں حق حاصل ہے کہ جو مرضی فیصلہ کرو۔ جین کچھ دیر سوچنے کے بعد مسکرائی اور کہنے لگی کہ وکہم اتنا برا انسان نہیں ہو سکتا اور مسٹر ڈارسی تو قابل رحم ہیں تمھارے جواب سے انہوں نے کتنا برا محسوس کیا ہو گا اور یہ جان کر تو اور بھی دل دکھا ہو گا کہ تم انہیں کتنا برا سمجھتی ہو۔ اور اسی لئے جو بات اپنی بہن کی کسی کو نہیں بتائی وہ بھی تمہیں بتانا پڑی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ اسکی بہن ضرورت سے زیادہ مسٹر ڈارسی کی طرف داری کر رہی ہے۔ بہنیں گفتگو کرنے لگیں کہ وکہم اپنی شخصیت اور طریقوں سے کس قدر شریف نظر آتا ہے۔ دراصل دونوں کی تربیت میں ہی کچھ خامیاں ہیں۔ ایک مکمل طور پر بہترین ہے اور دوسرا مکمل طور پر بہترین نظر آنے کی کوشش کر رہا ہے۔

ایلزبیتھ نے کہا کہ جب میں نے انہیں شادی سے انکار کیا تو پہلے سمجھی کہ میں نے یہ بہت اچھا فیصلہ کیا ہے مگر پھر جلد ہی محسوس کر لیا کہ میری سوچ درست نہیں تھی۔ اس وقت میری خواہش تھی کہ کوئی مجھے تسلی دے۔ کاش تم اس وقت میرے پاس ہوتیں اور کہتیں کہ مجھ میں اتنا زیادہ غرور اور کمزوری نہیں جتنی میں اپنے آپ میں محسوس کر رہی تھی۔ میں انہیں برا خیال کر رہی تھی اور اس لئے بہت غلط لہجے میں ان سے گفتگو کی۔ پھر اپنی بہن سے پوچھا کہ کیا وکہم کے بارے میں اپنے قریبی لوگوں کو بتانا چاہیے کہ نہیں تو جین نے ایسا کرنے سے منع کیا۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ ہاں خط مجھے ذاتی حیثیت میں لکھا گیا تھا اور ان کی بہن کے بارے میں تو رازداری رکھنے کا بھی انہوں نے کہا ہے۔ لوگ ڈارسی کو اتنا برا خیال کرتے ہیں کہ اگر انہیں کہا جائے گا کہ وہ اچھے انسان ہیں تو حیرت سے وہ لوگ مر بھی سکتے ہیں۔ دوسرے مجھے اس چیز کی ضرورت ہی کیا ہے۔ جہاں تک تعلق ہے وکہم گا وہ جلد ہی یہاں سے چلا جائے گا اور معاملہ ختم ہو جائے گا۔ بہت سی چیزیں وقت آنے پر لوگوں کو معلوم ہو جائیں گی اور پھر ہم ان پر ہنسیں گے۔ جین نے کہا کہ اسے خود بھی شرمندگی ہو گی اور اپنے آپ کو ٹھیک کرنے کی کوشش میں مصروف ہو گا تو اسے مکمل طور پر تباہ نہیں کرنا چاہیے۔

ایلزبیتھ اپنی بہن کے ساتھ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنے کے بعد خوش تھی۔ مگر علم تھا کہ بہت سی باتیں وہ اپنی بہن سے چھپا چکی ہے۔ بنگلی کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا تھا وہ نہیں بتایا کہ وہ در حقیقت اس سے کتنی زیادہ محبت کرتا تھا اور کسی بھی صورت میں یہ بتانے کے لئے تیار نہ تھی۔ وہ دیکھ چکی تھی کہ جین پہلے کی طرح خوش نہیں ہے اور بنگلی کی محبت اب بھی اس کے دل میں موجود ہے اور سوچا کہ اپنی بہن کا بہت زیادہ خیال رکھے گی۔

مسز بینٹ نے بھی اسے کہا کہ لگتا ہے کہ جین اب تک اس آدمی کے بارے میں سوچتی ہے اور افسردہ رہتی ہے۔ میں نے اپنی بہن مسز فلپس سے بھی اس بارے میں پوچھا کہ بنگلی لندن میں جین سے ملا یا نہیں مگر مجھے کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ وہ ایک اچھا انسان نہیں ہے اور مجھے اس بات کا بھی یقین نہیں ہے کہ نیدر فیلڈ میں اس کی واپسی ہو گی یا نہیں۔ اگر وہ نہیں آئے گا پھر بھی مجھے ایک غلط شخص کے جانے کا کوئی افسوس نہیں ہو گا بلکہ جب اسے علم ہو گا کہ جین اسے محبت کر رہی تھی اور اسی غم میں مر گئی تو پھر وہ افسوس کرے گا۔ ایلزبیتھ نے یہ بات پسند نہ کی اور خاموش رہی پھر اس کی ماں نے شارلٹ کے بارے میں پوچھا کہ وہ کیسی زندگی گزار رہی ہے۔ کیا وہاں پر خوش ہے۔ کیا پیسوں کی بچت کرتی ہے۔ کیا تمہارے ابو کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد لونگ بورن پر قبضہ کرنے کے بارے میں بھی بات کرتی ہے۔

ایلزبیتھ نے جواب دیا کہ گھر میں قبضے کے بارے میں کبھی بات نہیں کی اور آمدنی سے کم خرچہ کرتے ہیں۔ ماں نے کہا کہ اگر مجھے کوئی اپنی وصیت میں ایسی جائیداد دے دیتا تو میں لینے سے انکار کر دیتی کہ جائیداد اگر بیٹا نہیں ہو گا تو بیٹیوں کو ملنے کے بجائے کسی دوسرے کو دے دی جائے۔

اور پھر دوسرے ہفتے میریٹن سے جب افسروں کی واپسی کا وقت آیا تو نوجوان خواتین کے چہرے اتر گئے۔ جب لیڈیا اور کٹی دیکھتیں کے جین اور ایلزبیتھ کو ان لوگوں کے جانے کی کوئی پرواہ نہیں تو انہیں بہت زیادہ برا بھلا کہتیں جبکہ ان کی ماں کو اپنی جوانی کا زمانہ یاد آجاتا جب وہ بھی افسروں کے جانے کے بعد اداس ہو جاتی تھیں تو اپنی چھوٹی بیٹیوں کو تسلی دیتی اور کہتیں کہ ان کی بھرپور خواہش ہے کہ وہ بھی برائٹن جائیں۔ چھوٹی بچیوں نے کہا کہ ابو جان کو یہ بات مان لینی چاہیے۔ ایلزبتھ یہ سب باتیں سنتی تو اسے ہنسنے کا دل چاہتا مگر پھر اپنے خاندان کے رویے سے شرمندگی کا احساس ہوتا کہ واقعی دوسرے لوگ اسے بہت برا خیال کرتے ہیں تو ڈارسی کو درست خیال کرنے لگتی۔

لیڈیا اس وقت بہت خوش ہوئی جب کرنل فورسٹر کی بیوی نے اسے اپنے ساتھ برائٹن لے جانے کی دعوت دے دی۔ کرنل فورسٹر کی بیوی بھی دراصل بہت کم عمر تھی اور اس لیے لیڈیا سے گہری دوستی ہو چکی تھی۔ مسز بینٹ نے اس چیز کو بہت پسند کیا جب کہ کٹی کو یہ بات بہت بری لگی۔ لیڈیا بہت خوش تھی اور ہر طرف ناچتی پھرتی۔ جب کہ کٹی سخت غصے میں تھی اور کہتی کے اگرچہ میں کرنل فورسٹر کی بیوی کی سہیلی نہیں ہوں مگر اپنی بہن سے دو سال بڑی ہوں اور مجھے

وہاں لے جانے کا زیادہ حق تھا۔ جین اور ایلزبیتھ نے اپنی بہن کو سمجھانے کی کوشش کی کہ ہر ایک کی اپنی قسمت ہوتی ہے اور دوسری طرف وہ سوچ رہی تھیں کہ لیڈیا کے حق میں یہ بہتر نہیں ہے اور اپنے باپ سے کہا کہ اسے جانے کی اجازت نہ دیں۔ باپ نے اس کی باتیں بہت توجہ اور غور سے سنیں اور پھر کہا کہ وہ گھر سے دور کچھ ایسی حرکات کرے جس سے اسے اپنی غلطی کا احساس ہو یہ اس کے لیے ہی بہتر ہے۔ ایلزبیتھ کے زور دینے کے باوجود باپ اپنی بات پر قائم رہا تو ایلزبیتھ نے کہا کہ اس وقت اگر اسے نہ روکا گیا تو وہ بہت بگڑ جائے گی اور کٹی پر بھی اس کے بہت برے اثرات مرتب ہوں گے۔ لوگ انہیں بہت برا خیال کرنے لگیں گے اور جس کی وجہ سے باقی خاندان پر بھی انگلیاں اٹھائی جائیں گی۔ باپ نے اسے محبت سے سمجھایا کہ جین اور تمہیں لوگ بہت اچھے طریقے سے جانتے ہیں اور تین چھوٹی بہنوں کی احمقانہ حرکات سے دو بڑی بہنوں کی عزت میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ اگر اسے برائٹن جانے کی اجازت نہیں دی گئی تو وہ یہاں پر سب کا جینا حرام کر دے گی۔ کرنل فورسٹر ایک ذہین انسان ہے اور لیڈیا کو سنبھال سکتا ہے دوسرے وہ اتنی امیر نہیں کہ کوئی اسے پھنسانے کی کوشش کرے۔ برائٹن میں اس کی حرکات بہت کم لوگ دیکھ رہے ہوں گے۔ وہاں بہت سی دوسری خوبصورت خواتین موجود ہوں گی تو لیڈیا کو احساس ہو جائے گا کہ وہ اتنی اہم نہیں۔ اسے قید کرنے کا ہمیں اختیار نہیں ہے۔ ایلزبیتھ اگرچہ اپنے باپ کی بات سننے کے بعد بھی اپنی بات کو درست خیال کر رہی تھی مگر وہ اپنا فرض ادا کر چکی تھی اب مزید اس بات کے لئے فکر مند ہونا نہیں چاہتی تھی۔ چونکہ اس کی ماں اور لیڈیا کو اس بارے میں بالکل پتہ نہ چلا اس لئے انہوں نے شور بھی نہ مچایا۔

لیڈیا اپنے تخیل میں برائٹن پہنچ چکی تھی اور اس پر رونق علاقے میں لطف اندوز ہوتے ہوئے محسوس کر رہی تھی۔ وکہم نے جاتے ہوئے ایلزبیتھ سے ملاقات کی مگر اب ایلزبیتھ اس کی حقیقت جان چکی تھی اور اس لیے اس میں کوئی دلچسپی نہ تھی اور جب دوبارہ دیکھا کہ وہ اس سے بہت اچھے طریقے سے بات کر رہا ہے تو ایلزبیتھ نے شدید غصہ محسوس کیا مگر اسے برداشت کرتی رہی۔ اور پھر کھانے کے دوران اس سے پوچھ ہی لیا کہ کیا وہ کرنل فٹزولیم کو جانتا ہے جس سے اس کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا اور پوچھنے لگا کہ وہ کتنے دن وہاں پر رہا۔ ہاں وہ اچھی عادات کا مالک ہے اور اپنے دوستوں سے بہت مختلف ہے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ وہ تین ہفتے رہے اور دارسی بھی وقت گزرنے کے بعد بہتر معلوم ہونے لگتا ہے اور یہ بات سن کر وکہم پوچھنے لگا کہ کیا اس نے اپنا غرور بھرا رویہ تبدیل کرتے ہوئے اپنے بلند مقام سے نیچے اترنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مجھے تو یقین نہیں کہ وہ اپنی عادات کو بہتر بنا سکتا ہے۔ ایلزبیتھ نے جب کہا کہ بنیادی طور پر تو وہ پہلے جیسے ہی ہیں تو وکہم اس کی بات کا مطلب نہیں سمجھ سکا کہ وہ تعریف کر رہی ہے کہ برائی مگر بہت غور سے اس کی بات سننے لگا جو کہہ رہی تھی کہ جب ان سے زیادہ بات ہوتی ہے تو وہ بہتر نظر آنے لگتے ہیں۔ وکہم نے جواب دیا کہ میں اسے بہت

اچھے طریقے سے جانتا ہوں جب وہ اپنی خالہ کے پاس ہوتا ہے تو ایسا انداز اختیار کرتا ہے کہ اس کی خالہ اسے اچھا سمجھے مگر وہ کیسا سمجھتی ہیں یہ میں نہیں جانتا۔ دراصل اس کی خواہش ہے کہ وہ اپنی خالہ کی بیٹی سے شادی کرلے۔ ایلزبیتھ یہ بات سن کر مسکرائی اور سوچا کہ یہ دراصل دوبارہ اس کے خلاف شکایات سنانا چاہتا ہے جو کہ وہ سننا نہیں چاہتی تھی۔ باقی تمام وقت میں وکہم نے ایلزبیتھ پر سب سے زیادہ توجہ دی اگرچہ رخصت ہوتے وقت دونوں کی خواہش تھی کہ اب دوبارہ وہ کبھی ایک دوسرے سے ملاقات نہ کریں۔

جب لیڈیا کرنل فورسٹر اور ان کی بیوی کے ساتھ جانے لگی تو سب لوگ اداس تھے۔ مسز بینٹ نے اسے نصیحت کی کہ وہ خوش رہنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ کھوئے۔ جبکہ لیڈیا بہت ہی خوش تھی اور بلند آواز میں باتیں کر رہی تھی۔

اگر ایلزبیتھ اپنے ماں باپ کو دیکھ کر شادی کے بارے میں غور کرتی تو کوئی خوشگوار تصور پیدا نہ ہوتا۔ اس کے باپ نے ایک ایسی عورت سے شادی کی تھی جو بہت ہی حسین تھی مگر چند ماہ بعد ہی زندگی کی حقیقت اس کے سامنے آگئی۔ نہ ہی محبت باقی رہی احترام اور عزت بھی ختم ہوگئے اور شوہر کو یقین ہوگیا کہ شادی سے خوشی حاصل کرنا ناممکن ہے۔ مسٹر بینٹ ان آدمیوں میں شامل نہ تھا جو مصنوعی خوشی حاصل کرنے کے لیے مصنوعی چیزوں کا سہارا تلاش کرتے ہیں ویسے بھی انہیں دیہات کے ماحول اور کتابوں سے دلچسپی تھی اور اپنی بیوی کی بے وقوفانہ حرکات سے بھی لطف اندوز ہوتے۔ دراصل انہوں نے کتابوں میں سکون کو تلاش کرلیا تھا۔

ایلزبیتھ کو بطور شوہر اپنے باپ سے شکایت تھی مگر ان کی خوبیوں کی وجہ سے ان چیزوں کو نظر انداز کر دیتی۔ وہ اپنی بیٹیوں کے سامنے اپنی بیوی کا مذاق اڑاتے اور وہ سوچ میں پڑ جاتی کہ اس غلط شادی سے ان کی بیٹیوں کی زندگی برباد ہو سکتی ہے اور یہ بھی سوچتی کہ باپ چونکہ عقلمند ہیں تو اپنی بیوی کے غلط رویہ کے باوجود بھی اپنی بیٹیوں کو معاشرے میں بلند مقام دلوا سکتے تھے۔ ایلزبیتھ پہلے تو سوچ رہی تھی کہ آفیسرز کے وہاں سے جانے کے بعد وہ مطمئن ہو جائے گی مگر دیکھا کہ گھر کا ماحول تو اب بھی ویسا ہی ہے۔ کٹی کے بارے میں سوچتی کہ آفیسر کے جانے کے بعد وہ درست ہو جائے گی جبکہ لیڈیا کے بارے میں بہت فکرمند تھی کہ برائیٹن جا کر وہ بہت زیادہ بگڑ جائے گی اور اس کے صحیح ہونے کے امکانات ختم ہو جائیں گے۔ وہ اپنے آپ کو پرسکون رکھنے کی کوشش کرتی سوچتی کہ جلد ہی لیک ڈسٹرکٹ چلی جائے گی جہاں کا ماحول اچھا ہوگا اور خواہش کرتی کہ اگر جین بھی ساتھ چلتی تو اور زیادہ مسرت حاصل ہوتی۔

اپنے وعدے کے باوجود لیڈیا کے خطوط بہت دیر سے ملتے اور بہت ہی مختصر آفیسرز گھروں اور ان میں موجود اشیاء کی تعریفیں کرتی اور کہتی کے مزید لکھنے کا اس کے پاس وقت نہیں ہے البتہ کٹی کو تفصیل سے خط لکھتی مگر وہ باتیں لوگوں کے سامنے پڑھنے والی نہیں تھیں۔

لونگ بورن کے قریب سے جو لوگ سردیوں میں چلے گئے تھے وہ واپس آنے لگے اور رونقیں بحال ہونے لگیں۔ مسز بینٹ بھی خوشگوار طریقے سے گفتگو کرنے لگیں اور کٹی بھی اپنے غم کو بھول چکی تھی۔ ایلزبیتھ سوچ رہی تھی کہ جلد ہی وہ بھی آفیسرز کے بارے میں بات کرنا ختم کر دے گی اگر فوج کے افسران میریٹن میں فوجی رجمنٹ کو بھیجنے کی غلطی نہ کریں تو۔

مسز گارڈینر کا خط موصول ہوا کہ مسٹر گارڈینر کی مصروفیات کی وجہ سے وہ اپنے پروگرام میں کمی اور تبدیلی کر رہے ہیں۔ اب جون کے بجائے وہ جولائی میں شمالی علاقوں کی سیر کے بجائے کسی نزدیکی جگہ پر جائیں گے اور ایک مہینے سے زیادہ قیام نہیں رکھ سکیں گے۔ ایلزبیتھ نے کچھ دیر تو افسوس کیا مگر زیادہ دیر افسوس کرنے کی عادت نہ تھی اس لیے جلد ہی ٹھیک ہو گئی۔ جہاں اب جانا تھا یعنی ڈربی شائر اس کا ذہن میں خیال آتے ہیں پیمبر لے کا بھی خیال آیا جو ڈارسی کا گھر تھا اور سوچا کہ وہاں پر بھی سیر کے لیے جاؤں گی ڈارسی کے علم میں یہ بات لائے بغیر۔ انتظار کی گھڑیاں بہت طویل تھیں مگر پھر مسٹر اور مسز گارڈینر چار بچوں کے ساتھ وہاں پر آ گئے۔ چھ اور آٹھ سال کی دو بیٹیاں اور ان سے بھی دو چھوٹے بیٹے تھے جنہوں نے اب جین کے پاس رہنا تھا جس کی عادت بچوں کی دیکھ بھال کرنے کے لئے بہت اچھی تھی۔ مسٹر گارڈینر صحت مند بھی تھے اور ان کی عادت بھی بہت اچھی اور خوش مزاج تھی اور ان کے ساتھ لوگ ہمیشہ اچھا محسوس کرتے۔

پہلے مسز گارڈینر پیمبر لے سے پانچ میل دور واقع لیمبٹن جانے کی خواہشمند تھیں جہاں انہوں نے اپنا بچپن گزارا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ڈارسی کا بچپن بھی وہاں پر ہی گزرا تھا۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ عظیم الشان پرانی حویلیاں دیکھنے میں اسے کوئی دلچسپی نہیں ہے جس پر مسز گارڈینر نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا کہ صرف حویلی نہیں بلکہ وہ تمام علاقہ ہی بہت خوبصورت ہے۔ ایلزبیتھ سوچ رہی تھی کہ اس علاقے سے دور رہنا چاہیے جہاں ڈارسی سے ملاقات کا اندیشہ تھا اور پھر سوچنے لگی کہ کیا ممانی سے کھل کر اس بارے میں بات کر لے اور فیصلہ کیا کہ اگر علم ہوا کہ ڈارسی پیمبر لے میں موجود ہے تو پھر اپنی ممانی سے کھل کر بات کر لے گی۔ صفائی کرنے والی سے پوچھا کہ کیا پیمبر لے خوبصورت ہے اور کیا اس کے مالک گرمیوں میں وہاں پر ہی ہیں جس پر جواب آیا کہ جگہ تو بہت خوبصورت ہے مگر اس کے مالک گرمیوں میں وہاں پر موجود نہیں۔ جس کے بعد جب اس سے وہاں جانے کا پوچھا گیا تو اس نے خوشی جانے کے لئے ہاں کہہ دی۔

وہاں جاتے ہوئے اس کے جنگلات دیکھ کر وہ پریشانی محسوس کرنے لگی اور حویلی کے نزدیک پہنچ کر دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ بہت وسیع و عریض جائیداد تھی بہت بڑے جنگل اور پہاڑ۔ مناظر بھی بہت خوبصورت تھے۔ حویلی پتھر سے بنائی گئی تھی جس کے پیچھے چھوٹی اور بڑی پہاڑیاں نظر آ رہی تھیں۔ ایک بڑی ندی بھی قریب ہی موجود تھی۔ ہر

طرف قدرتی حسن پھیلا ہوا تھا۔ ہر ایک نے اس جگہ کی تعریف کی اور ایلزبیتھ نے اس وقت سوچا کہ اس کی مالکن جو بھی بنے گی تو بہت ہی خوش قسمت ہو گی۔ جب وہ لوگ حویلی کا باہر سے جائزہ لے رہے تھے تو ایلزبیتھ پھر پریشان ہو گئی کہ کہیں ملازمہ نے غلط نہ بتایا ہو اور ڈارسی وہاں پر موجود نہ ہو۔ اور جب وہ لوگ اندر سے حویلی دیکھنے گئے تو ایلزبیتھ سخت حیران تھی کہ کیا یہ چیز ممکن تھی کہ وہ وہاں پر موجود ہو۔ دیکھ بھال کرنے والی خاتون آئی جو کہ بہت تمیز دار لگ رہی تھی۔ حویلی کی ہر چیز بہت شاندار تھی۔ ایلزبیتھ کھڑکی سے باہر کا حسین نظارہ دیکھنے لگی۔ پانی کی شاندار ندی۔ کناروں پر شاندار درخت اور خوبصورت سڑک۔ ہر منظر دلکش تھ۔ اجس کمرے سے بھی اس نے باہر نظر ڈالی دلکش نظاروں نے اس کا استقبال کیا۔ کمرے وسیع و عریض اور بلند بنائے گئے تھے اور دیگر اشیاء سے بھی نفاست صاف نظر آرہی تھی اور روزنگز کے برعکس جھوٹی نمائش نہیں کی گئی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ مجھے اس جگہ کی مالکن بننے کی دعوت دی گئی تھی اور پھر وہ میرے شوہر ہوتے اور میں بطور مالک اپنے ماموں اور ممانی کو یہاں پر خوش آمدید کہتی۔ مگر شاید ایسا نہ ہوتا اور مجھے اجازت نہیں ملتی کہ میں اپنے ماموں اور ممانی کو یہاں پر بلا سکوں۔ سوچا کہ اچھا ہوا شادی کے لئے ہاں نہیں کی۔ دیکھ بھال کرنے والی سے پوچھنا چاہتی تھی کہ کیا حویلی کے مالک یہاں پر موجود ہیں مگر ہمت نہیں پڑی۔ اسی وقت اس کے ماموں نے یہ سوال کر لیا جواب آیا کہ آج تو نہیں مگر کل یہاں پر آجائیں گے اپنے بہت سارے دوستوں کے ساتھ ۔ایلزبیتھ نے سوچا کہ اگر ایک دن کی دیر ہو جاتی تو ان کا سامنا کرنا پڑتا جو وہ کرنا نہیں چاہتی تھی۔ اس کی ممانی نے اسے ایک تصویر دکھائی جو وکہم کے بچپن کی تھی اور دیکھ بھال کرنے والی بتانے لگی کہ اس کا بچپن یہاں پر ہی گزرا مگر پھر خراب عادات میں پڑ گیا۔

مسز گارڈینز یہ سن کر مسکرائیں اور ایلزبیتھ کو دیکھا مگر وہ سنجیدہ ہی رہی۔ پھر دوسری تصویر کی طرف اشارہ کیا کہ یہ گھر کے مالک ہیں۔ آٹھ سال پہلے یہ تصویر تیار کی گئی تھی۔ مسز گارڈینز نے کہا کہ میں نے ان کی بہت تعریف سنی ہے ایلزبیتھ تم بتاؤ کہ ان کی خوبصورتی تصویر میں نظر آرہی ہے کہ نہیں۔ جب دیکھ بھال کرنے والی نے سنا کہ وہ ڈارسی کو جانتی ہے تو اور زیادہ احترام سے بات کرنے لگی اور پوچھا کہ کیا آپ مسٹر ڈارسی سے جان پہچان رکھتی ہیں۔ صاف دیکھا جا سکتا تھا کہ ایلزبیتھ کا چہرہ سرخ ہو گیا ہے اور اس نے جواب دیا تھوڑا بہت۔

تو کیا وہ خوبصورت نہیں۔

بہت زیادہ۔

تو دیکھ بھال کرنے والی نے کہا کہ میں نے اتنا خوبصورت نوجوان زندگی میں نہیں دیکھا اوپر آپ کو ان کی بہت بڑی اور بہتر تصویریں ملیں گی۔ دراصل ان کے والد اس کمرے کو بہت پسند کرتے تھے اور جیسے ان کی زندگی میں تصاویر یہاں

موجود تھیں ویسے ہی اب تک موجود ہیں۔ ایلزبیتھ کو اپنی سوچ کا جواب مل گیا کہ وکہم کی تصویر کیوں نہیں ہٹائی گئی تھی۔

پھر ڈارسی کی بہن کی تصویر دکھائی جو اس وقت آٹھ سال کی تھی پوچھا گیا کہ کیا یہ بھی اپنے بھائی کی طرح بہت خوبصورت ہے تو جواب آیا ایسا حسن کہیں اور ملنا بہت مشکل ہے بلکہ ان کی عادات بھی بہت اچھی ہیں۔ موسیقی کی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ ایک نیا پیانو کل ہی ان کے لیے ان کے بھائی نے تحفے میں بھجوایا ہے اور کل وہ اپنے بھائی کے ساتھ یہاں پر تشریف لائیں گی۔

مسٹر گارڈینز اتنی بڑی اور شاندار حویلی میں آکر بھی بالکل پریشان نہیں تھے اور اس کی گفتگو کو آگے بڑھانے میں مدد دیتے رہے۔ مگر یہ کسی کو علم نہیں ہوا کہ گھر کی نگہبان ڈارسی اور اس کی بہن کے بارے میں جو اتنی زیادہ تعریفیں کرنے میں بہت خوشی محسوس کر رہی ہے واقعی انہیں عظیم انسان خیال کرتی تھی یا پھر کوئی جذباتی رشتہ تھا۔ پھر کہنے لگی کہ ان کی خواہش تھی کہ وہ یہاں پر زیادہ وقت گزاریں مگر سال کا آدھا حصہ یہاں پر بسر کرتے ہیں لیکن ان کی بہن اپنی تمام گرمیاں یہاں پر ہی گزارتی ہیں۔ ایلزبیتھ اس نے دل میں سوچا کہ ریمنز گیٹ میں جانے کے علاوہ۔

ملازمہ سے پوچھا گیا کہ شادی کے بعد تو وہ یہاں پر ہی زیادہ وقت رہیں گے تو اس نے کہا کہ کاش ایسا خوشگوار وقت بہت جلدی آئے۔ مگر مجھے ایسی کوئی عالیشان لڑکی نظر نہیں آتی جو ان کی بیوی بننے کے قابل ہو۔ مسٹر اور مسز گارڈینز یہ بات سن کر مسکرا دیئے جبکہ ایلزبیتھ نے کہا کہ آپ ان کی بہت زیادہ تعریف کر رہی ہیں۔ جس نے جواب دیا کہ میں صرف سچ بیان کر رہی ہوں بلکہ ان کا شناسا ہر کوئی یہی بات کرے گا۔ جب وہ صرف چار سال کی عمر کے تھے اس وقت سے میں ان کے ساتھ ہوں اور انہیں کبھی بدتمیزی سے بات کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ایلزبیتھ حیران پریشان کھڑی تھی کیونکہ اس کی سوچ اس سے بالکل مختلف تھی۔ اور انہیں وہ غصے والا اور بدتمیز ہی خیال کرتی تھی اور چاہتی تھی کہ اس بارے میں مزید کچھ معلوم ہو تو مسٹر گارڈینز نے اسے کہا کہ اسے خوش قسمتی تصور کرنا چاہیے کیونکہ ایسے لوگ دنیا میں بہت کم ہیں۔ وہ بولی کے آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں اور میری سوچ ہے کہ جو لوگ بچپن میں اچھی عادات کے ہوتے ہیں وہی بڑے ہو کر بھی خوش اخلاق رہتے ہیں۔ ایلزبیتھ حیران تھی کہ جس شخص کے بارے میں وہ کہہ رہی ہے وہ مسٹر ڈارسی ہی ہے یا کوئی اور۔ ملازمہ کہنے لگی کہ جس طرح ان کے والد غریبوں کی بہت مدد کرتے تھے اسی طرح یہ بھی غریبوں کے ہمدرد ہیں۔ پھر اس نے گھر کی دوسری چیزوں کے بارے میں معلومات دیں تعریفیں کیں مگر ایلزبیتھ کو تو صرف مسٹر ڈارسی کے بارے میں گفتگو سننے سے دلچسپی تھی۔ ملازمہ نے مسٹر ڈارسی کہ ایک دفعہ پھر تعریف شروع

کر دی اور کہنے لگی کہ آج کل کے نوجوانوں سے ان کی عادات بالکل مختلف ہیں اور کبھی بھی ان کی طرح غصے میں نہیں آتے۔ ممانی نے ایلزبیتھ سے آہستگی میں کہا مسٹر ڈارسی کی شخصیت اور اس کی تعریفیں آپس میں بہت مختلف ہیں۔

ایک کمرہ دکھایا گیا جسے بہت ہی شاندار طریقے سے سجایا گیا تھا اور ڈارسی نے یہ تیاری اپنی بہن کے لئے کی تھی کہ وہ اس سے بہت محبت رکھتا تھا۔ ایلزبیتھ کو واقعی وہ کمرہ بہت پسند آیا۔ اگرچہ ایلزبیتھ کو پینٹنگ وغیرہ سے نہ زیادہ دلچسپی تھی اور نہ سمجھ تھی مگر جب اس نے ڈارسی کی بہن کی بنائی ہوئی تصاویر دیکھیں تو ان پر بہت توجہ دی اور ان کے موضوع بھی اسے سمجھ آئے۔ ڈارسی کی ایک تصویر کو وہ کافی دیر تک دیکھتی رہی جس میں وہ مسکرا رہا تھا اسی طرح جس طرح حقیقی زندگی میں کبھی کبھار اسے مسکراتے ہوئے دیکھا تھا اور اس وقت پہلی مرتبہ ان کے لیے دل میں محبت محسوس کی۔

ملازمہ بالکل سچی لگ رہی تھی کہ وہ واقعی بہت اچھے انسان ہیں تصویر میں وہ اسے غور سے دیکھ رہے تھے اور وہ ان کی شکر گزار ہوئی کہ انہیں شادی کی دعوت دی تھی اور ان سے اپنی کی ہوئی گفتگو پر شرمندگی محسوس کی۔

حویلی سے رخصت ہوئے تو باہر انہیں باغ وغیرہ دکھائے جانے لگے۔ ایلزبیتھ ماموں اور ممانی دوبارہ جب حویلی کو دیکھ رہے تھے تو اچانک انہیں مسٹر ڈارسی وہاں پر نظر آگیا۔ فاصلہ اتنا کام تھا کہ وہ سب ایک دوسرے کو نظر انداز نہیں کر سکتے تھے۔ ایلزبیتھ اور ڈارسی دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو چہرے سرخ ہو گئے۔ سخت حیرانی اور پریشانی میں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ پھر ڈارسی نے اپنے آپ کو سنبھالا تیزی سے آگے آیا اور ایلزبیتھ سے نہایت تمیز سے بات کی۔ وہ سخت شرمندہ لگ رہی تھی اور اتنی ہمت نہیں تھی کہ ان کی آنکھوں سے آنکھیں ملائے یا پھر جتنی محبت سے اس کے گھر والوں کی صحت کے بارے میں پوچھ رہا ہے اس کا کس طرح جواب دے اور ذہن میں یہ خیال تھا کہ میں کیا جواب دوں اور مجھے یہاں پر آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔ یہ میرے بارے میں کتنا غلط سوچ رہے ہوں گے۔ سفر اور گھر والوں کے بارے میں اتنے زیادہ سوالات سے معلوم ہو رہا تھا کہ در حقیقت وہ بھی پریشان ہو چکا تھا۔ جب اس کے پوچھنے کی کوئی بات نہیں رہ گئی اور کوئی جواب نہیں ملا تو اس نے بہت احترام سے وہاں سے رخصت ہونے کی اجازت مانگی۔

اس کے جانے کے بعد ایلزبیتھ کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ لوگ جو دراصل ڈارسی کی تعریفیں کر رہے تھے کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ تو سوچ رہی تھی کہ اتنے غرور والے انسان کو اس کی شخصیت کتنی کمتر معلوم ہو رہی ہو گی اور مجھے یہاں پر بالکل نہیں آنا چاہیے تھا۔ شاید وہ سمجھ رہا ہو کہ میں اس سے ہی ملاقات کے لیے یہاں پر آئی ہوں۔ سوچا کہ اس نے تو کل آنا تھا اور اگر دس منٹ بعد آتا تو ہم لوگ وہاں سے جا چکے ہوتے۔ سوچنے لگی کہ اتنے احترام سے اس نے پہلے تو کبھی گفتگو نہیں کی تھی۔ مگر اس کا ذہن ان سوالوں کے جواب دینے سے قاصر تھا۔ اس کے ماموں اور ممانی اس سے گفتگو کرتے مگر وہ جو جواب دیتی اس کا اسے بھی علم نہ تھا۔ وہ تو سوچ رہی تھی کہ کاش اسے علم ہوتا کہ ڈارسی اپنے ذہن میں اس

وقت اس کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔ کیا وہ ابھی بھی اسے پسند کرتا ہو گا۔ اگرچہ اس نے بہت اچھے انداز میں گفتگو کی تھی مگر پھر بھی پریشانی کو چھپا نہ سکا تھا۔ وہ اس سے ملنا چاہتا تھا یا نہیں کچھ علم نہیں تھا۔

ندی کے ساتھ جنگل میں وہ لوگ پہنچ گئے۔ اوپر کی جانب کم درخت تھے جس سے دور دور کا علاقہ نظر آتا تھا۔ بہت ہی حسین منظر تھا۔ مسز گارڈینر نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ تمام پارک کو دیکھوں مگر یہ بہت ہی بڑا ہے جس پر انہیں بتایا گیا کہ دس میل پر یہ پھیلا ہوا ہے اور مسز گارڈینر کے لیے اتنا چلنا ممکن نہ تھا تو وہ واپس گاڑی کی طرف جانے لگی۔ ندی میں موجود شاندار مچھلیاں مسٹر گارڈینر کی توجہ خاص طور پر اپنی طرف کھینچتیں کیونکہ انہیں شکار کا شوق تھا۔ اور پھر اس وقت ایلزبیتھ ایک بار پھر سخت حیران پریشان کھڑی تھی جب اس نے اپنے بالکل قریب ڈارسی کو ایک بار پھر دیکھا۔ اگرچہ خواہش تھی کہ وہ اس کے قریب نہ آئے مگر سوچا کہ اگر وہ قریب آ گیا تو اس سے بہت آرام سے گفتگو کرے گی۔

پہلے سوچا کہ پیمبرلے کی تعریف کرے پھر ذہن میں خیال آیا کہ اس چیز کا کوئی اور مفہوم بھی لیا جا سکتا ہے۔ ڈارسی نے کہا کہ آپ نے اپنے مہمانوں سے میرا تعارف نہیں کروایا۔ ایلزبیتھ کی یہ سوچ کر ہنسی نکل گئی کہ پہلے ان رشتے داروں کی وجہ سے اس نے اپنے آپ کو شادی سے محفوظ کرنے کی کوشش کی تھی اور اب دوبارہ انہیں لوگوں سے تعارف کی خواہش کا اظہار کر رہا ہے تو تعارف کے بعد حیران ہو گا کہ یہ تو اچھے لوگ ہیں۔ پھر تعارف کرواتے ہوئے جائزہ لیتی رہی کہ اس کے چہرے کے کیا اثرات ہیں۔ مگر اس نے بہت اطمینان سے لوگوں سے بات چیت شروع کر دی۔ ایلزبیتھ بھی بہت خوش تھی کہ اس کے کچھ رشتہ دار تو ایسے تھے جن کا بغیر شرمندہ ہوئے تعارف کروایا جا سکتا تھا اور جب ماموں نے بات شروع کی تو اعلیٰ ذوق اور شائستگی اس میں نمایاں تھی۔ ڈارسی نے انہیں مچھلی کے شکار کی دعوت دے دی اور کہا کہ تمام سامان بھی یہاں پر موجود ہے اور وہ جگہ بھی دکھائی جہاں پر مچھلیاں بہت بڑی تعداد میں موجود تھیں۔ ایلزبیتھ حیران ہو کر سوچ رہی تھی کہ کیا یہ اب تک مجھ سے محبت کرتے ہیں جو اتنی شائستگی سے گفتگو کر رہے ہیں۔

مسز گارڈینر نے تھکن کی وجہ مسٹر گارڈینر کا سہارا لیا تو ایلزبیتھ کو مسٹر ڈارسی کے قریب ہونا پڑا ایلزبیتھ نے کچھ دیر گفتگو کرنے کے بعد کہا کہ اسے بتایا گیا تھا کہ آپ کل آئیں گے اور آپ کی ملازمہ نے بھی یہی بات بتائی تھی اور ہمیں امید نہیں تھی کہ آپ یہاں پر موجود ہوں گے۔ ڈارسی نے جواب دیا کہ ضروری کام کی وجہ سے اسے مسٹر بنگلی اس کی بہن اور دوسرے لوگوں سے پہلے یہاں پر آنا پڑا۔ ہاں میری بہن بھی ان کے ساتھ آ رہی ہے اور میری خواہش ہے کہ آپ ان سے ضرور ملاقات کریں۔ ایلزبیتھ نے جب ہاں کہا تو وہ حیران تھی کہ اچانک اس کے منہ سے یہ بات کیسے نکل گئی اور پھر سوچنے لگی کہ مسٹر ڈارسی دل سے اس کے لیے برائی نہیں رکھتے۔ دونوں خاموشی سے چلتے رہے مگر ایلزبیتھ سمجھ چکی

تھی کہ اپنی بہن سے تعارف کروانے سے بڑا تحفہ وہ کوئی اور نہیں دے سکتے تھے۔ گاڑی تک پہنچے تو مسٹر اور مسز گارڈینر بہت پیچھے رہ گئے تھے ایلزبیتھ سے درخواست کی گئی کہ وہ گاڑی میں بیٹھ جائے مگر اس نے کہا کہ بالکل بھی تھکن نہیں ہے۔ جب وہ دونوں قریب پہنچے تو انہیں دعوت دی گئی کہ انہیں کچھ کھاپی کر جانا چاہیے مگر شکریہ کے ساتھ یہ دعوت قبول نہ کی گئی۔ ایلزبیتھ نے دیکھا کہ وہ کچھ سوچتے ہوئے بہت آہستگی کے ساتھ حویلی کی طرف قدم بڑھا رہا تھا۔ ماموں اور ممانی اس کی تعریف کر رہے تھے کہ اس میں ذرا بھی غرور نہیں ہے۔ ممانی نے کہا کہ بہت دولت مند ہونے کی وجہ کچھ شاہانہ انداز اس میں ضرور ہے جسے لوگ غرور بھی خیال کرتے ہوں گے لیکن در حقیقت ایسا نہیں ہے اور یہ بھی کہا گیا کے ایلزبیتھ سے اس کی جان پہچان بہت ہی تھوڑی تھی لیکن اس نے بہت زیادہ تواضع اور مہمان نوازی کرنے کی کوشش کی۔ ممانی نے کہا کہ ایلزبیتھ تم تو کہتی تھیں کہ یہ بہت ناپسندیدہ انسان ہیں۔ اگرچہ وکہم کے برابر خوبصورت نہیں لیکن ان میں کوئی برائی تلاش نہیں کی جاسکتی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ ہاں مجھے بھی آج یہ پہلے سے بہت بہتر لگ رہے تھے۔ ماموں نے کہا کہ کچھ لوگ مختلف اوقات میں مختلف طرز عمل کا اظہار کرتے ہیں۔ آج تو مجھے مچھلی کے شکار کی دعوت دی اور کل شاید مجھے پہچاننے سے انکار کر دے۔ ایلزبیتھ نے دل میں سوچا کہ وہ بالکل ایسے نہیں ہیں مگر منہ سے اس کا اظہار نہیں کیا۔ ممانی نے کہا کہ کوئی بھی یہ بات نہیں سوچ سکتا کہ یہ شخص وکہم کے ساتھ اتنا برا سلوک کر سکتا ہے۔ ظاہری طور پر تو بہت نیک اور اچھا انسان لگ رہا تھا۔ ہاں اس کی ملازمہ نے اس کی اتنی زیادہ تعریف کی کہ میں ہنسنے والی تھی مگر خاموش رہی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ مجھے ڈارسی اور وکہم دونوں کو ہی سمجھنے میں غلطی ہوئی تھی اور وکہم کے معاملے میں حقیقت سے انہیں آگاہ کیا۔ مسز گارڈینر جب اس جگہ پہنچیں جہاں انہوں نے اپنا بچپن گزارا تھا تو گفتگو کا موضوع تبدیل ہو گیا پھر اپنے پرانے جاننے والوں سے ملاقات شروع ہو گئی۔ جبکہ ایلزبیتھ کی سوچ ڈارسی اور اس کے اچھے رویے پر ہی مرکوز تھی۔

ایلزبیتھ اور ڈارسی کے درمیان یہ بات طے پائی تھی کہ جیسے ہی اس کی بہن پیمبر لے آئے گی تو اسے ملاقات کے لیے اسی دن لے آئے گا لیکن یہ اتنی جلدی ہو جائے گا ایلزبیتھ اس کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ دن کو تو وہ مہمانوں کے ساتھ مصروف رہے اور رات کو ان کے پاس کھانا کھانے جا رہے تھے کہ اسی وقت ایک شاندار گھوڑا گاڑی باہر نظر آئی اور ایلزبیتھ سمجھ گئی کہ مسٹر ڈارسی ان سے ملنے کے لیے آئے ہیں۔ اپنے رشتے داروں کو یہ بات بتائی تو وہ حیران رہ گئے اور اب ان کی سمجھ میں بھی یہ بات آنے لگی تھی کہ جو عزت افزائی ڈارسی ان کو دے رہا ہے اس کا اس کے علاوہ کوئی اور مطلب نہیں نکل سکتا تھا کہ وہ ایلزبیتھ سے محبت کرنے لگا ہے۔ ایلزبیتھ خود بھی اس صورتحال سے بہت زیادہ حیران اور

پریشان تھی اب اس کی بھرپور خواہش تھی کہ اس کے رویے سے دونوں بہن بھائی بہت خوش ہوں۔ مگر کیا اس چیز میں کامیاب ہو سکتی تھی اس چیز کا اسے اعتماد نہ تھا۔ جب وہ اپنے آپ کو سنبھالنے کے لئے کمرے میں ادھر ادھر گھوم رہی تھیں تو ماموں اور ممانی اس کی طرف دیکھ رہے تھے جس کی وجہ سے وہ اور زیادہ پریشان ہو گئی۔

مسٹر ڈارسی اور اس کی بہن اندر آئے اور ایلزبیتھ فوری طور پر محسوس کر گئی کہ اس کی بہن بہت زیادہ شرمیلی ہے۔ اس کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ وہ مغرور ہے مگر بالکل ایسا نہیں تھا بلکہ اصل میں وہ شرمیلی تھی اور اسی وجہ سے بہت کم گفتگو کر رہی تھی۔ عمر اگرچہ سولہ سال کے قریب ہو گی مگر جسم بھاری ہونے کی وجہ سے مکمل عورت نظر آتی تھی۔ اگرچہ اس کا بھائی اس سے زیادہ خوبصورت تھا مگر وہ بھی فوری طور پر دیکھنے سے سنجیدہ اور عقلمند اور تہذیب یافتہ نظر آتی۔ ایلزبیتھ جلد یہ بات بھی جان گئی کہ اپنے بھائی کی طرح یہ فوری طور پر بات کی تہ تک نہیں پہنچ سکتی۔ ڈارسی نے اطلاع دی کہ بنگلی بھی وہاں پر آرہا ہے۔ اب ایلزبیتھ کو اس پر بالکل غصہ نہیں تھا۔ بنگلی وہاں پر آیا اور اس نے بہت اچھے طریقے سے بات کی جس میں بالکل مصنوعی پن نہ تھا۔ مسٹر اور مسز گارڈینر بہت باریکی سے ان تمام حالات کا جائزہ لے رہے تھے اور جلد ہی جان گئے کہ ڈارسی ایلزبیتھ پر خاص توجہ دے رہا ہے۔

ایلزبیتھ کی بھی بھرپور خواہش تھی کہ محبت کا جواب محبت سے دے مگر اس چیز کو حاصل کرنے میں اسے خود اعتمادی نہ تھی مگر پھر اس نے جلد ہی محسوس کر لیا کہ وہ لوگ تو پہلے ہی اس کے لیے محبت کا جذبہ رکھتے ہیں۔ بنگلی ہر بات پر خوش ہو رہا تھا۔ جارجیانا بھی ایلزبیتھ کو پسند کر رہی تھی اور ڈارسی تو اس کی طرف خصوصی توجہ دے رہا تھا۔

اگرچہ بنگلی کو دیکھ کر اسے اپنی بہن یاد آگئی اور سوچنے لگی کہ کاش اس کے ذہن کے خیالات کو پڑھ سکتی۔ وہ پہلے سے بہت کم گفتگو کر رہا تھا۔ بنگلی نے اس کے چہرے کا جائزہ لیا تو سوچنے لگی کہ شاید اس میں اپنی بہن کو تلاش کر رہا ہے اور اس نے محسوس کر لیا کہ مس بنگلی جو کچھ کہہ رہی تھی وہ درست نہیں ہے اور چند باتوں سے اندازہ لگا لیا کہ بنگلی ابھی بھی جین کے لیے محبت کے جذبات رکھتا ہے کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ ایسی باتیں کی جائیں جن میں جین کا ذکر آئے۔ ایک دفعہ کہنے لگا کہ اس سے ملے ہوئے ایک طویل عرصہ ہو چکا ہے۔ نیدر فیلڈ پارک کی رقص کی پارٹی کے بعد اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔ چھبیس نومبر سے آٹھ ماہ گزر چکے ہیں۔ اس لئے ایلزبیتھ نے اندازہ لگایا کہ اسے ایک ایک دن یاد ہے۔ پھر بنگلی نے پوچھا کہ کیا آپ کی تمام بہنیں لونگ بورن میں ہیں۔ اگرچہ اس بات میں کوئی اہمیت نہیں تھی لیکن اس کے انداز میں محبت کی جھلک تھی۔ ڈارسی بھی سب سے اس طرح گفتگو کر رہا تھا کہ اسے پسند کیا جائے۔ اب اس میں ذرا بھی غرور نہ تھا اور سب سے ملنساری سے ملنے کا جو رویہ کل اپنایا تھا وہ آج بھی برقرار تھا۔ وہ شخص جو پہلے اس کے خاندان کے لوگوں کو پسند نہیں کرتا تھا آج بہت اچھے طریقے سے ان سے مل رہا تھا اور یہ تبدیلی دیکھ کر ایلزبیتھ بہت

حیرانی محسوس کر رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ جب نیدر فیلڈ پارک اور دوسرے علاقوں کی خواتین کو اس بارے میں علم ہو گا تو مذاق اڑاتے ہوئے پھر بھی اسے ناپسند ہی کرتی رہیں گی۔

آدھے گھنٹے بعد جب وہ جانے لگے تو مسٹر ڈارسی نے اپنی بہن سے کہا کہ ہمیں مسٹر اینڈ مسز گارڈینر کو پیمبر لے میں دعوت کا کہنا چاہیے۔ اس کی بہن نے شرماتے ہوئے اس طرح دعوت دی جس سے پتہ چل گیا کہ اسے دعوت دینے کا بالکل تجربہ نہیں ہے۔ مسز گارڈینر نے ایلزبیتھ کی طرف دیکھا مگر اس نے دوسری طرف دیکھنا شروع کر دیا تو سوچا کہ اگرچہ ایلزبیتھ اس چیز کو پسند نہیں کر رہی مگر اس کے شوہر کی یہی خواہش ہے اس لیے کہا کہ ہم ضرور آئیں گے۔

مسٹر بنگلی نے جاتے ہوئے کہا کہ وہ دوبارہ ملاقات پر اس سے دوسرے لوگوں کے متعلق بھی جاننے کا خواہش مند ہو گا جس سے ایلزبیتھ نئے انداز لگایا کہ وہ اس کی بہن کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہے اور بہت خوش ہوئی۔ اکیلے میں اس بارے میں سوچتی رہی مگر سوچ رہی تھی کہ ماموں اور ممانی جو کچھ سوچ رہے ہیں اس کے بارے میں پوچھیں گے تو کیا جواب دوں گی اس لئے ان کے پاس سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ ماموں اور ممانی سب کچھ دیکھ رہے تھے مگر انہوں نے بھی اس موضوع پر بات کرنے سے گریز کیا۔ وہ جان چکے تھے کہ ڈارسی ان سے اچھے تعلقات کی خواہش کر رہا ہے اور خود بھی مختلف لوگوں سے اس کی تعریف سن چکے تھے جس میں اس کی ملازمہ بھی تھی جس نے بچپن سے لے کر آج تک اس کو دیکھا تھا۔ جو اعتراض پر کیا جا سکتا تھا وہ مغرور ہونے کا تھا۔ مگر یہ حقیقت تھی کہ وہ لالچی نہیں تھا اور غریبوں کا ہمدرد بھی۔ پھر وکھم کے بارے میں انہیں پتہ چلا کہ اس کی شہرت اتنی اچھی نہیں ہے اور بہت سے لوگوں کا وہ یہاں پر مقروض تھا جس کا قرض مسٹر ڈارسی نے اتارا۔

رات کو ایلزبیتھ سونے سے پہلے ان تمام چیزوں کے بارے میں سوچ رہی تھی اور محسوس کیا کہ مسٹر ڈارسی کے لیے نفرت وہ بہت پہلے ختم کر چکی ہے جس کی جگہ اب شرمندگی لے چکی تھی۔ اور جتنا زیادہ انہیں قریب سے جانتی اتنا ہی زیادہ احترام کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اب وہ بھی دوستی کی خواہشمند تھی اور دراصل احسان مند بھی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ شادی کی دعوت کے بعد اس نے جتنے برے طریقے سے بات کی ایک عظیم انسان ہی انہیں نظر انداز کر سکتا ہے مگر وہ دوبارہ تعلقات کا خواہشمند تھا۔ اب اس کے رشتے داروں سے بھی ملاقات کر رہا ہے اور اپنی بہن سے بھی ملاقات کروا رہا ہے۔ یہ تبدیلی ایلزبیتھ کے لیے حیران کن بھی تھی اور وہ اس کا شکریہ بھی ادا کر رہی تھی اور خواہش کر رہی تھی کہ اس کے ساتھ ایسا رویہ اختیار کرے کہ وہ اسے بھی اچھا خیال کرنے لگے۔

ممانی نے ایلزبیتھ سے کہا کہ کیونکہ ڈارسی کا رویہ بہت اچھا تھا اس لیے پیمبر لے اس سے ملاقات کے لیے جانا چاہیے۔ مسٹر گارڈینر کو دوبارہ مچھلی کے شکار کی دعوت دی گئی تھی اس لئے وہ فوری طور پر شکار کے لئے چلے گئے جہاں چند دوسرے بلند مرتبہ لوگوں سے بھی ان کا تعارف کروایا جانا تھا۔

ایلزبیتھ یہ بات جان چکی تھی کہ مس.بنگلی اسے حسد کی وجہ سے پسند نہیں کرتی اور پیمبر لے میں اس کی موجودگی بھی پسند نہیں کرے گی لیکن وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ وہاں پر اس کے تاثرات کیا ہوں گے اور پھر وہ لوگ پیمبر لے پہنچ گئے۔ جو خود بھی خوبصورت تھا اور ارد گرد کے نظارے بھی بہت حسین تھے۔ پہاڑیوں پر بے شمار درخت بہت خوش نما دکھائی دیتے اور حویلی کے ارد گرد کے درختوں سے اس کی شان میں مزید اضافہ ہو جاتا۔ ڈارسی نے انہیں خوش آمدید کہا جہاں پر مسز ہرسٹ مس.بنگلی اور لندن میں رہنے والی ایک اور خاتون بھی موجود تھی۔ جارجیاینا نے جب انہیں خوش آمدید کہا تو علم ہو رہا تھا کہ وہ لوگوں سے زیادہ نہیں ملتی اس لئے کچھ پریشان ہے لیکن اس چیز کو لوگ غرور خیال کرتے کہ وہ دوسروں سے دور رہنا چاہتی ہے۔ جبکہ ایلزبیتھ اور اس کی ممانی اصل بات جان چکی تھیں اور جارجیاینا کے ساتھ ہمدردی محسوس کر رہی تھیں۔ خواتین نے گفتگو شروع کی تو جارجیاینا کی خواہش تھی کہ وہ بھی گفتگو میں حصہ لے مگر خوف تھا کہ کوئی غلط بات نہ کہ دے اس لئے بہت تھوڑی بات کی۔

ایلزبیتھ نے جان لیا کہ مس.بنگلی اس کی طرف بہت غور سے دیکھ رہی ہے اور جب وہ مس ڈارسی کے ساتھ کوئی بات کرتی ہے تو اپنی پوری توجہ اسی کی طرف کر دیتی ہے۔ ایلزبیتھ اس بات سے بے پرواہ مس ڈارسی سے باتیں کرنا چاہتی تھی مگر وہ کچھ دور بیٹھی ہوئی تھی۔ ایلزبیتھ کی خواہش تھی کہ اس گھر کا مالک وہاں پر آجائے اور اس بات سے خوفزدہ بھی تھی مگر حقیقت میں ملنے کی بہت زیادہ خواہش تھی۔ پھر میس.بنگلی نے اس کے گھر والوں کی خیریت پوچھی تو ایلزبیتھ نے بھی آہستگی سے مختصر جواب دیا۔ مسٹر ڈارسی کے آنے کے بعد شاندار گوشت اور بہترین پھلوں سے سب کی تواضع کی گئی۔ ڈارسی وہاں آنے سے پہلے مسٹر گارڈینر کے ساتھ مچھلی کے شکار میں مصروف تھا۔

ایلزبیتھ سوچ رہی تھی کہ مسٹر ڈارسی سے گفتگو کرے یا نہیں۔ مگر پھر فیصلہ کر لیا کہ اپنے اوپر پریشانی طاری نہیں کرے گی کیونکہ دوسرے لوگ بھی اسے غور سے دیکھ رہے تھے۔ ڈارسی کے آنے کے بعد اس کی بہن نے اور زیادہ کوشش کی کہ ایلزبیتھ سے زیادہ بات چیت کریں۔ مس.بنگلی نے یہ دیکھ کر ایلزبیتھ پر طنز کیا کہ میریٹن سے افسروں کے جانے کے بعد آپ لوگوں کو تو بہت افسوس ہوا ہو گا۔ سب لوگوں کو اندازہ ہو گیا کہ وہ وکھم کے بارے میں گفتگو کر رہی ہے۔ ایلزبیتھ نے دیکھا کہ یہ بات سن کر ڈارسی بہت شدید غصے میں آگیا ہے جبکہ اس کی بہن نظریں نیچی کر کے کھڑی تھی تو مس.بنگلی کو فوری طور پر اندازہ ہو گیا کہ اسے یہ بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔ لیکن ایلزبیتھ نے بہت حوصلے سے کام لیتے

ہوئے درگزر کیا جس سے ڈارسی کا غصہ بھی ختم ہو گیا۔ ایلزبیتھ کے اچھے رویے کی وجہ سے مسٹر ڈارسی اس پر پہلے سے زیادہ توجہ دینے لگا تھا اور خوش بھی تھا۔ واپسی کے وقت مس.بنگلی نے ایلزبیتھ کے کپڑوں کی برائی کی اور چاہتی تھی کہ جارجیانا بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائے لیکن وہ شامل نہ ہوئی۔ دراصل وہ اپنے بھائی کو بہت اہمیت دیتی تھی اور سمجھ چکی تھی کہ وہ ایلزبیتھ کو پسند کر رہا ہے اور اسے کسی صورت ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔ پھر ایلزبیتھ نے سنا کہ مس.بنگلی ڈارسی سے کہہ رہی تھی کہ ایلزبیتھ آج بہت کمزور اور بیمار لگ رہی تھی۔ چہرے کی خوبصورتی بھی ختم ہو چکی ہے بلکہ میں تو اسے پہچان بھی نہیں سکی تھی۔ مگر اسے جواب دیا گیا کہ زیادہ فرق نہیں ہے۔ رنگ تھوڑا سا سانولا ہو گیا ہے اور گرمیوں میں سفر سے ایسا ہو ہی جاتا ہے۔ تو وہ غصے میں کہنے لگی کہ ایلزبیتھ ذرا بھی حسین نہیں ہے چہرے میں بھی کوئی کشش نہیں ہے صرف دانت مناسب ہیں جو دوسرے لوگوں کی طرح ہی ہیں۔ آنکھوں میں بھی کوئی ایسی بات نہیں کہ ان کی بہت تعریف کی جائے۔ عام سی لڑکی ہے مگر بہت ہی تیز اور لڑائی کرنے پر ہمیشہ تیار اور آنکھیں اس کی بالکل بھی خوبصورت نہیں ہیں۔ بہت زیادہ خود اعتمادی دکھانے کی کوشش کرتی ہے۔ وہ سمجھ رہی تھی کہ ڈارسی اسے پسند کرتا ہے اور اس کی باتوں کو بھی پسند کرے گا مگر جب اسے دیکھا تو وہ بہت غصے میں آ چکا تھا۔ مگر منہ سے کوئی بات نہیں کی تو دوبارہ مس.بنگلی نے اسے غصہ دلا کر اس کی زبان کھلوانے کی کوشش کی کہ ابتدا میں مسٹر ڈارسی آپ اسے پسند نہیں کر رہے تھے یہ سوچ تھوڑی تبدیل ہوئی اور پھر اسے پسند کرنے لگے۔ ڈارسی اب مزید خاموش نہیں رہ سکتا تھا اور کہنے لگا کہ آپ یہ پچھلی باتیں کر رہی ہیں۔ گزشتہ چند مہینوں میں میں نے اس سے زیادہ خوبصورت لڑکی کوئی اور نہیں دیکھی۔

یہ کہہ کر باہر چلا گیا۔ مس.بنگلی یہی چاہتی تھی کہ وہ ڈارسی کے منہ سے اس کے ذہن کی گفتگو سن سکے۔

واپسی پر ایلزبیتھ اور ممانی گفتگو کر رہی تھیں۔ ہر موضوع پر گفتگو کی مگر جان بوجھ کر ایک شخص کا نام نہ لیا۔ وہ دونوں ہی خواہش کر رہے تھے کہ پہلے دوسرا ڈارسی کا ذکر شروع کرے تو بات کو آگے بڑھایا جائے۔

لیڈیا وکہم کے ساتھ فرار ہو جاتی ہے

ایلزبیتھ کو جین کے خطوط کا بہت بے چینی سے انتظار تھا اور پھر دو خط ایک ساتھ ملے کیونکہ پہلا خط ایڈریس درست نہ ہونے کی وجہ سے کسی اور جگہ چلا گیا تھا۔ ماموں اور ممانی کہیں جا رہے تھے تو ایلزبیتھ نے گھر میں رہ کر خطوط کو پڑھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ پہلا خط پانچ دن پہلے کا تھا جس میں کوئی اہم بات نہیں تھی اور دوسرا خط پریشانی میں لکھا گیا تھا اور بتایا گیا تھا کہ لیڈیا سے متعلق کرنل فورسٹر کا تیز رفتار خط رات بارہ بجے موصول ہوا جس میں پریشانی کے انداز میں لکھا گیا تھا

کہ لیڈیا ایک افسر کے ساتھ سکاٹ لینڈ جا چکی ہے اور اس افسر کا نام وکھم ہے۔ تم سوچ سکتی ہو کہ اس خبر سے ہم کتنے پریشان ہوئے ہوں گے مگر کٹی کو شاید اس چیز کا پہلے سے ہی علم تھا۔ ان دونوں نے بالکل یہ نہ سوچا کہ کتنا خطرناک کام کر رہے ہیں۔ مگر میں امید کر رہی ہوں کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ شاید وہ ایک اچھا انسان ہو اور ہم اس کے بارے میں غلط سوچ رہے ہوں۔ اس نے نیک نیتی کے ساتھ یہ قدم اٹھایا ہو کیونکہ اسے تو علم ہی ہے کہ کوئی بڑا جہیز یا رقم ہم اسے نہیں دے سکتے جو کہ ہمارے پاس ہے ہی نہیں۔ امی جان اس خبر سے بہت پریشان ہیں جبکہ ابو اسے بہت ہمت سے برداشت کر رہے ہیں۔

شکر ہے کہ جو باتیں ہمیں اس کے متعلق معلوم تھیں وہ دوسروں میں تقسیم نہیں کیں اور اب ہمیں بھی اس کے متعلق اچھا سوچنا چاہیئے۔ ہفتے کی رات بارہ بجے وہ چلے گئے تھے مگر اگلے دن صبح آٹھ بجے تک کوئی اس بات کو نہ جان سکا۔ کرنل فورسٹر جلد ہی ہم سے ملنے آ رہے ہیں۔ لیڈیا جاتے ہوئے ان کی بیوی کے نام خط میں یہ سب کچھ لکھ گئی۔ اب میں خط ختم کر کے امی کو تسلی دینے جا رہی ہوں۔ پریشانی میں نہ جانے کیا لکھ رہی ہوں اور پتہ نہیں تمہیں کیا سمجھ آ رہا ہو گا۔

ایلزبیتھ نے جلدی سے اگلا خط کھولا تو اس میں لکھا تھا کہ شدید سر درد ہے اور نہ جانے میں کیا لکھ دوں۔ بہت ہی بری خبر ہے مگر تمہیں بتانا بھی ضروری ہے۔ اگر وکھم اور لیڈیا شادی کر لیتے ہیں تو یہ بھی ان کی بے وقوفی ہو گی۔ دراصل ہمیں یہ خوف ہے کہ وہ لوگ اسکاٹ لینڈ گئے ہی نہیں۔ کرنل فورسٹر ہم سے ملنے آئے اور بتانے لگے کہ ہمیں یہ علم ہوا ہے کہ مسٹر ڈینی کے مطابق نہ تو وکھم کا وہاں جانے کا ارادہ تھا اور نہ ہی شادی کرنے کا۔ کرنل فورسٹر فوری طور پر ان لوگوں کے پیچھے گئے کہ معلوم کر سکیں کہ وہ کہاں ہیں۔ پتہ چلا کہ پہلے انہوں نے کھلی گاڑی میں سفر کیا اور پھر بند میں۔ لندن کی طرف وہ سفر کر رہے تھے۔ مختلف ہوٹل سے ان کے بارے میں معلومات لی گئیں مگر ان کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ کرنل فورسٹر جب دوبارہ آئے تو بہت پریشان تھے اور مجھے بھی ان کے لیے بہت ہمدردی محسوس ہوئی۔ لیڈیا کی اس غلطی میں ان کا کوئی کردار نہیں ہے۔ تم سمجھ سکتی ہو کہ کتنی خطرناک بات ہو چکی ہے اور امی ابو بھی بہت زیادہ پریشان ہیں۔ مگر میرا خیال ہے کہ وہ اتنا برا انسان نہیں ہے جتنا ہم سوچ رہے ہیں اور اس نے شادی کے لئے لندن جانا مناسب سمجھا ہو گا۔ دراصل لیڈیا اس وقت خطرے میں ہے اور کرنل فورسٹر کا کہنا ہے کہ انہوں نے شادی نہیں کی ہو گی کیونکہ وکھم پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ اس وقت امی جان بہت پریشان ہیں اور مسلسل اپنے کمرے میں ہی رہتی ہیں چلنا پھرنا بالکل ختم کر دیا ہے اور ابو جان کو تمام زندگی میں اس سے زیادہ پریشان نہیں دیکھا۔ کٹی کو سب برا بھلا کہتے ہیں کیونکہ اسے علم تھا مگر کسی کو نہیں بتایا۔ مگر مجھے خوشی تو اس چیز کی ہے کہ تم یہاں سے دور ہو اور پریشانیوں سے بھی۔ میری خواہش ہے کہ اگر تمہارے لئے ممکن ہو تو ہمارے پاس آ جاؤ۔

اگلے خط میں لکھا تھا کہ ماموں اور ممانی اچھے انسان ہیں اس لیے کہا جاسکتا ہے کہ تم سب لوگوں کو واپس آجانا چاہیے۔ ابو کرنل فورسٹر کے ساتھ لندن جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ بہت ہی سخت پریشان ہیں اور کرنل فورسٹر کو اپنی رجمنٹ میں کل تک پہنچنا لازمی ہے۔ اس وقت بہت ضروری ہے کہ ماموں اور ممانی کوئی اچھا مشورہ دیں۔

ایلزبیتھ یہ سب کچھ پڑھ کر بہت سخت پریشان ہو گئی۔ تیزی سے اٹھی اور ماموں جان کو آواز دیتے ہوئے بھاگی۔ مگر اسی وقت دروازہ کھلا اور ملازم نے مسٹر ڈارسی کے آنے کی اطلاع دی جو داخل ہوا اور ایلزبیتھ کی خراب حالت دیکھ کر پریشان ہو گیا۔ ایلزبیتھ نے اس سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ بہت ہی پریشانی کا مسئلہ آگیا ہے۔ اس لئے ان سے بات کرنے کے بجائے ضروری ہے کہ فوری طور پر اپنے ماموں کو تلاش کرے اور ان سے بات کرے۔ یہ سن کر ڈارسی بھی گھبرا گیا اور کہنے لگا کہ آپ کی طبیعت سہی نہیں لگ رہی اس لیے بہتر ہے کہ ملازم کو مسٹر گارڈینر کو تلاش کرنے میں بھیج دیں۔ ایلزبیتھ جس کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں وہ بھی محسوس کر گئی کہ اس میں چلنے کی ہمت نہیں ہے اس لیے ملازم کو بھیج دیا گیا۔ پریشانی میں اس کے منہ سے آواز نہیں نکل رہی تھی اور اس سے پہلے کہ زمین پر گر جاتی بیٹھ گئی, مسٹر ڈارسی نے ہمدردی سے کہا کہ ملازمہ کو بلا کر آپ کو کچھ لینا چاہیے کہ طبیعت بہتر ہو, ایلزبیتھ نے کہا کہ گھر سے ایک بہت ہی بری خبر موصول ہوئی ہے جسے سن کر میں بہت پریشان ہو گئی ہوں۔۔ یہ کہہ کر اس نے آنسوؤں کے ساتھ رونا شروع کر دیا۔ ڈارسی ہمدردی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ کہنے لگی کہ ایسی بری خبر ہے جو لوگوں سے چھپائی بھی نہیں جا سکتی۔ میری چھوٹی بہن وکہم کے ساتھ بھاگ گئی ہے۔ آپ کو تو اس کے کردار کے بارے میں علم ہو گا تو آپ سب کچھ بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ لیڈیا بھی غریب ہے اور اس کے گھر والے بھی تو وہ شخص اس سے شادی نہیں کرے گا۔ اب وہ بہت ہی برے حالات میں ہو گی۔ ڈارسی یہ سن کر حیران پریشان بیٹھا تھا۔

ایلزبیتھ کہنے لگی کہ مجھے وکہم کے بارے میں پتہ تھا تو یہ سب کچھ ہونے سے روک سکتی تھی۔ میری غلطی ہے کہ اپنے گھر والوں کو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ ڈارسی نے کہا کہ مجھے بہت افسوس ہے مگر کیا یہ سب کچھ حقیقت ہے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ ہاں ایسا ہی ہے۔ وہ لندن گئے ہیں اسکاٹ لینڈ نہیں۔ ڈارسی نے پوچھا کہ اس سلسلے میں کیا کاروائی کی گئی ہے۔ جواب دیا کہ ابو لندن چلے گئے ہیں اور ماموں جان کو فوری طور پر گھر بلایا گیا ہے۔ شاید ہم آدھے گھنٹے بعد وہاں کے لئے روانہ ہو جائیں۔ نہ اس شخص کے ساتھ بات چیت کی جاسکتی ہے اور نہ ہی کہاں پر ہے اس کا علم ہے۔ بہت خطرناک صورتحال ہے ڈارسی نے سر ہلا کر اس کی بات کی تائید کی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ میں نے سوچا کہ اس کے بارے میں زیادہ برائی نہ کروں اس لیے خاموش رہی مگر مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اس کی بات پر توجہ دینے کے بجائے ڈارسی اپنی کسی گہری سوچ میں کمرے میں چکر لگاتا رہا۔ ایلزبیتھ یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی اور ہمت ختم ہو رہی تھی۔ اس کے چہرے پر

افسوس صاف نظر آرہا تھا۔ اس کی بہن کی غلط حرکت کی وجہ سے باقی بہنوں کی زندگی بھی تباہ ہو رہی تھی اور اب اسے ڈارسی سے کسی اچھی چیز کی توقع بھی نہیں کرنی چاہیے تھی۔ اب اسے وہ بہت اچھا انسان خیال کر رہی تھی مگر پھر اپنی سوچوں کے بجائے اپنی بہن کی طرف توجہ دی اور ہاتھوں سے منہ چھپا کر رونے لگی۔ ڈارسی کی آواز آئی کہ اس کا خیال ہے کہ اس کی موجودگی یہاں پر پسند نہیں کی جارہی ہو گی۔ میں خود بھی یہ سب کچھ سن کر پریشان ہو گیا ہوں مگر اس وقت کوئی تسلی کی بات بھی نہیں کر سکتا۔ مگر اس چیز کا اندازہ ہے کہ میری بہن کو اب پیمبر لے میں آپ کا استقبال کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ جی ان کا شکریہ ادا کر کے کوئی بہانہ کر دیجئے گا۔ ڈارسی نے کہا ایسا ہی ہو گا۔ ہمدردی اور افسوس کے الفاظ کے بعد وہ سلام کر کے وہاں سے چلا گیا۔

ایلزبیتھ سوچ رہی تھی کہ یہ ان کی آخری ملاقات ہو گی کیونکہ اتنی شرمندگی کے بعد تو تعلقات کا برقرار رہنا ممکن ہی نہ تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب اس کی خواہش تھی کہ ڈارسی کے ساتھ تعلقات بہتر ہوں تو اب تعلقات ختم ہو رہے تھے اور اس کی شدید خواہش تھی کہ وہ اس وقت وہاں سے نہ جائے۔ مگر پھر سوچنے لگی کہ لیڈیا کی وجہ سے جو عذاب ان کے خاندان پر مسلط ہوں گے یہ تو اس کی ابتدا تھی۔ اگرچہ جین نے لکھا تھا کہ شاید وہ دونوں شادی کر لیں مگر ایلزبیتھ کو یقین تھا کہ اس کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہیں سوچ سکتا اور وکہم جیسا انسان تو پیسوں کے بغیر شادی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اسے اندازہ تھا کہ لیڈیا میں سمجھ بوجھ کی بہت کمی ہے اور ذرا سی تعریف پر کوئی بھی افسر اسے ایسا کرنے پر راضی کر سکتا تھا اور وہ سوچ رہی تھی کہ بے جا لاڈ پیار سے کس قدر مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔

اب اس کی شدید خواہش تھی کہ گھر پہنچ کر اپنے گھر والوں کو تسلی دے۔ ماں جسے اس وقت گھر کو سنبھالنا تھا بالکل ہمت ہار بیٹھی تھی اور اسے علم تھا کہ ماموں اس سلسلے میں کس قدر اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ماموں اور ممانی بہت جلد ہی اس کے پاس موجود تھے۔ وہ سمجھ رہے تھے کہ شاید ایلزبیتھ کی صحت خراب ہو گئی ہے۔ اگرچہ خبر سناتے ہوئے وہ رو رہی تھی مگر پھر بھی بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کیا۔ ماموں اور ممانی نے کبھی بھی لیڈیا کو پسند نہ کیا تھا مگر اس وقت خود بھی بہت پریشان لگ رہے تھے کیونکہ دراصل یہ خبر تو تمام خاندان کے لئے ہی بری تھی۔ فوری طور پر لونگ بورن جانے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ ممانی نے کہا کہ پیمبر لے میں جو دعوت کی گئی ہے اس کا کیا بنے گا اور ملازم بتا رہا تھا کہ کچھ دیر پہلے مسٹر ڈارسی بھی یہاں پر موجود تھے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ وہ بتا چکی ہے کہ وہاں پر آنا ممکن نہ ہو گا۔ ممانی یہ سوچ رہی تھیں کہ اگر اصل بات ڈارسی کو بتائی جا چکی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ دونوں کے درمیان گہرے تعلقات ہیں مگر کہاں تک اس چیز کا علم نہیں۔ مگر جانے کی جلدی تھی اس لیے تیزی سے تیاریاں کی گئیں۔ تمام جاننے والوں کو وہاں سے

جانے کے بارے میں آگاہ کیا گیا کہ انہیں جلدی میں واپس جانا پڑ رہا ہے۔ ایک گھنٹے میں تمام تیاریاں مکمل ہو گئیں۔ ہوٹل کا بل بھی ادا کر دیا گیا۔ ایلزبیتھ جتنی جلدی واپسی کا سوچ سکتی تھیں اس سے کہیں جلدی وہ واپس جا رہی تھی۔ ایلزبیتھ اس بارے میں سوچ رہی تھی تو اس کے ماموں نے لونگ بورن روانہ ہونے سے پہلے کہا کہ مجھے جین کی بات زیادہ درست لگ رہی ہے کہ اس کا شادی کا ارادہ ہو گا کیونکہ وکہم کو اچھی طرح معلوم ہے کہ لیڈیا کوئی بے آسرا لڑکی نہیں ہے۔ اس کے اچھے رشتے دار ہیں اور دوسرے وہ کرنل فورسٹر کے گھر سے اسے لے کر گیا ہے اس لیے وہ کوئی ایسی حرکت نہیں کرے گا جس سے کرنل اس سے ناراض ہو جائے اور دوبارہ وہ اس کی رجمنٹ میں نہ جا سکے۔ فوری طور پر ایلزبیتھ اپنے ماموں کی بات سن کر خوش ہوئی۔ اس کی ممانی نے بھی اپنے شوہر کی بات کی تائید کی اور کہا کہ وہ کبھی سرعام اس طرح کا جرم کرنے کا سوچے گا بھی نہیں وہ اتنا برا انسان نہیں ہو سکتا۔

ایلزبیتھ نے کہا کہ وہ اپنے مفادات کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے اور ہمیں یہ بھی یقین نہیں کہ وہ سکاٹ لینڈ گئے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ ہمارے پاس اس کے وہاں جانے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ تو اس کے ماموں نے کہا کہ ہم اس بارے میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے۔ شاید اسکاٹ لینڈ جانے کے بجائے لندن جانے کا مقصد یہ ہو کہ وہ چھپ کر شادی کر لے۔ کیونکہ ان دونوں کے پاس کوئی خاص رقم نہیں ہو گی اس لئے سوچا ہو گا کہ لندن میں ہی شادی کر سکتے تھے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ اگر شادی کرنی تھی تو وہ کھل کر بھی شادی کر سکتے تھے۔ لیکن جین کے خط کے مطابق اس کے دوست کا بھی خیال ہے کہ وہ شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے تھے۔ وکہم جیسا انسان صرف امیر عورتوں کو ہی پسند کر سکتا ہے۔ اور لیڈیا میں خوبصورتی اور خوش مزاجی تو ہے لیکن ان چیزوں کے لئے وکہم اس سے شادی نہیں کرے گا۔ اس کی پسند صرف ایک امیر عورت ہی ہو سکتی ہے۔ اور مجھے علم نہیں کہ اس نے رجمنٹ سے لیڈیا کو بھگا کر کتنا بڑا خطرہ مول لیا ہے اور اس کے نتائج کو کیوں نہیں دیکھا۔ لیڈیا کا کوئی بھائی تو ہے ہی نہیں جو اس کی مدد کرنے کو آئے گا اور اس کے والد ایسی چیزوں پر زیادہ توجہ نہیں دیتے۔ اور اس طرح کی چیزیں عموماً نظر انداز کرتے ہیں تو اس نے سوچا ہو گا کہ کوئی لیڈیا کا ہمدرد تو ہے ہی نہیں جو اس کی زیادہ فکر کرے گا۔

ایلزبیتھ سے پوچھا گیا کہ کیا لیڈیا اپنی محبت کی خاطر بغیر شادی کے بھی اس کے ساتھ رہ سکتی ہے۔ تو اس نے کہا کہ اسی طرح معلوم ہوتا ہے اب وہ رو رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کہے۔ دراصل لیڈیا کا بھی قصور نہیں ہے کیونکہ اس کی عمر بہت کم ہے اور اسے اس طرح کی تعلیم و تربیت ہی نہیں دی گئی کہ وہ درست فیصلے کر سکے۔ پچھلے ایک سال میں وہ اس طرح کی سرگرمیوں میں مصروف رہیں جس سے اس تفریح کا پہلو نکلتا تھا اور اسے بالکل ان چیزوں سے منع نہیں کیا

گیا۔ افسروں سے دوستی کرنا اس کی زندگی کا واحد مقصد رہ گیا تھا۔ ہاں وکہم اس طرح کا آدمی ہے کہ جس کی باتوں میں کوئی عورت بھی آسکتی ہے۔ ممانی نے کہا مگر جین سمجھتی ہے کہ وہ اتنا برا نہیں ہے۔ تو ایلزبیتھ نے کہا کہ وہ دنیا کے ہر انسان کو ہی اچھا سمجھتی ہے چاہے وہ جتنا مرضی برا ہو لیکن ہم دونوں کو علم ہے کہ وہ ایک عیاش انسان ہے۔ اور فضول خرچ اور دھوکے باز بھی اور لوگوں کو اپنی چال میں پھسانے کا ماہر۔

ماموں حیران ہو کر بولے کے اچھا یہ سب باتیں تمہیں کیسے معلوم ہوئیں۔ تو اس نے جواب دیا کہ میں نے آپ کو کہا تھا کہ ڈارسی کے ساتھ اس کا رویہ کتنا برا تھا۔ ڈارسی جیسے اچھے انسان کی جس نے اس کی بھی مدد کرنے کی کوشش کی وکہم نے بہت زیادہ برائی کی۔ اگرچہ وہ خود بھی جانتا تھا کہ ڈارسی ایک بہت اچھے انسان ہیں مگر میں اس کی باتوں میں آگئی اور ڈارسی کے ساتھ بہت غلط رویہ اختیار کیا۔ ماموں نے کہا مگر جو باتیں تمہیں معلوم ہیں وہ لیڈیا کو تو معلوم نہیں۔ ایلزبیتھ نے کہا یہی تو اصل خراب بات ہے کہ کچھ عرصے پہلے تک میں بھی ان تمام چیزوں سے لاعلم تھی۔ اور وکہم کے بارے میں سب کے سامنے برائی کرنا میں نے پسند نہیں کیا کہ اسے برباد کر کے ہمیں کیا فائدہ حاصل ہو گا۔ مگر جب اس نے کرنل فورسٹر کے ساتھ جانے کا فیصلہ کیا تو مجھے اسے یہ تمام باتیں بتا دینی چاہیے تھیں۔ میرے ذہن میں یہ بات نہیں بلکہ مجھے تو یہ اندازہ بھی نہیں تھا کہ یہ دونوں اس طرح کے کام کر سکتے ہیں۔ وہ اس کی تعریفیں تو کرتی تھی لیکن میں نے محسوس نہیں کیا تھا کہ وہ لیڈیا پر خاص توجہ دے رہا ہے۔

تمام سفر کے دوران بھی اسی بارے میں گفتگو ہوتی رہی بہت تیزی سے سفر کرتے ہوئے وہ لونگ بورن پہنچ گئے۔ تو ایلزبیتھ کو اپنی بہن سے ملنے اور اسے تسلی دینے کا سوچ کر کچھ اطمینان ہوا۔ دونوں تیری سے بھاگ کر ایک دوسرے سے گلے لگ گئیں اور رونے لگیں۔ پتہ چلا کہ ان کے ابو ابھی لندن میں ہی ہیں اور صرف ایک چھوٹا سا خط اپنی خیریت کا وہاں سے لکھا ہے۔ کہ جب تک کوئی اور اہم بات نہیں ہو گی وہ دوبارہ خط نہیں لکھیں گے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ ماموں جان ساتھ آئے ہیں اب ضرور کچھ کریں گے۔ ماں کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ اوپر کمرے میں ہی موجود رہتی ہیں۔ جبکہ میری اور کٹی نے بھی آگے بڑھ کر اپنے ماموں اور ممانی کا استقبال کیا۔ انہیں بتانے کے لئے جین کے پاس کوئی اچھی خبر نہیں تھی مگر اس کی اچھی سوچ یہی کہہ رہی تھی کہ جلد ہی لیڈیا کا خط آجائے گا۔ اور وہ لکھے گی کہ اس کی شادی ہو گئی ہے اور وہ خیریت سے ہے۔ جب مسز بینٹ سے ملاقات کی تو وہ رو رہی تھی مگر یہ بات نہ کی کہ اس کی غلط تربیت کی وجہ سے اتنا بڑا نقصان ہوا ہے۔ بلکہ کہنے لگی کہ اگر میں تمام لوگوں کو برائٹن لے گئی ہوتی تو اس قسم کا بڑا حادثہ نہ ہوتا۔ مجھے حیرانی ہے کہ اتنی اچھی لڑکی نے ایسی حرکت کیوں کی تربیت میں کوئی کمی رہ گئی تھی۔ وکہم تو اتنا امیر نہیں کہاں سے رکھ سکے اور اب یہ بھی فکر ہے کہ اس کے ابو بھی اسے ڈھونڈنے چلے گئے ہیں۔ اور جیسے ہی وکہم سے ان کی ملاقات ہو گی

دونوں میں لڑائی شروع ہو جائے گی۔ انہیں مار دیا جائے گا اور ان کے مرنے کے بعد ہم سے ہماری جائیداد بھی چھین لی جائے گی۔ اس صورت میں بھائی جان اگر آپ ہمارا ساتھ نہیں دیں گے تو ہم کیا کر سکیں گے۔ بھائی نے یہ بات سن کر انہیں بہت زیادہ تسلی دی اور کہا کہ کل ہی وہ لندن جا کر لیڈیا کو تلاش کرنا شروع کر دیں گے۔ پھر کہا کہ ہمیں اچھی سوچ رکھنی چاہیے مسٹر بینٹ سے جیسے ہی میری ملاقات ہو گی انہیں اپنے گھر لے آؤنگا اور سوچیں گے کہ ہمیں کس طرح آگے قدم اٹھانے ہیں۔

مسز بینٹ نے اپنے بھائی سے کہا کہ انہیں ان سے اسی چیز کی توقع تھی۔ اور جب لیڈیا اور وکہم انہیں ملیں تو شادی پر مجبور کر دیں جہاں تک شادی کے ملبوسات کا تعلق ہے تو جتنے پیسے ان پر خرچ ہوں گے وہ انہیں دے دیئے جائیں گے۔ اور کوشش کریں کہ مسٹر بینٹ اس سے لڑائی نہ کریں میری خراب حالت کے بارے میں انہیں بتائیں۔ میرے شدید سر درد ہوتا ہے اور دل تیزی سے دھڑک رہا ہے دن رات اسی طرح بے چینی رہتی ہے۔ اور لیڈیا کو کہیں کہ وہ میرے بغیر اپنے شادی کے لباس کے بارے میں نہ سوچے کیونکہ اسے علم ہی نہیں کہ اچھی دکان کونسی ہے آپ بہت اچھے بھائی ہیں اور یقینی طور پر میرے لئے یہ سب کچھ کریں گے۔

مگر ان کے بھائی سوچ رہے تھے کہ اس وقت کسی قسم کی یقین دہانی نہیں کروائی جا سکتی ہے۔ پھر انہیں ملازمہ کے حوالے کر کے باہر چلے گئے جو لڑکیوں کے عدم موجودگی میں ان کے ساتھ رہتی تھی۔ دوسرے انہیں یہ بھی علم تھا کہ ملازمین کے سامنے اس طرح کی گفتگو نہیں کرنی چاہیے۔ میری اب تک کتابیں پڑھنے میں مصروف تھی اور کٹی اپنے بنائو سنگھار میں۔ تو کافی دیر بعد ان لوگوں سے ملنے آئی اور وہ بالکل مطمئن نظر آرہی تھی۔ اور صرف اس لئے برا محسوس کر رہی تھیں کیونکہ انہیں بھی اس معاملے میں ذمہ دار ٹھہرا کر برا بھلا کہا گیا تھا۔ کچھ دیر کے بعد ایلزبیتھ کو کہنے لگی کہ اس پورے واقعے کے بارے میں لوگ ہر طرح کی باتیں بنائیں گے اور اس وقت ایک دوسرے کو تسلی دینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ جب ایلزبیتھ نے کوئی جواب نہیں دیا تو مزید کہا کہ ہمیں یہ بات سبق سکھاتی ہے کہ جب کوئی عورت اپنی پاکیزگی کھو بیٹھتی ہے تو دوبارہ وہ حاصل نہیں کی جا سکتی اور بربادی مقدر بن جاتا ہے۔ انسان کے کردار پر ایک بار دھبہ لگ جائے تو دوبارا سے حاصل کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ اور ہمیں غیر مردوں کے ساتھ تعلقات میں بہت احتیاط برتنی چاہیے۔ ایلزبتھ نے حیران ہو کر ان کی طرف دیکھا مگر تھکن کی وجہ سے کوئی جواب نہ دے سکی۔ مگر میری نے کہا کہ برے کام کا نتیجہ برا ہی ہوتا ہے۔

بعد میں جب دونوں بڑی بہنیں اکیلی بیٹھی تھیں تو اس بارے میں سنجیدگی سے گفتگو کی۔ اور الزبتھ نے اس سے پوچھا کہ تفصیل سے بتائے کرنل فورسٹر نے کیا کچھ بتایا کیا اسے اس بارے میں پہلے کچھ اندازہ ہوا تھا۔ تو جین نے جواب دیا کہ

انہوں نے اگرچہ لیڈیا کا اس طرف رجحان تو دیکھا تھا مگر ایسی چیز ہو جائے گی اس کا تصور بھی نہیں کیا تھا۔ وہ بہت پریشان دکھائی دے رہے تھے اور مجھے ان پر رحم آرہا تھا۔ جب ڈینی نے انہیں بتایا کہ وہ لوگ سکاٹلینڈ نہیں گئے ہوں گے تو وہ بہت ہی زیادہ پریشان ہو گئے۔ ایلزبیتھ نے پوچھا کہ ڈینی اس بارے میں کیا سوچتا ہے۔ جین نے جواب دیا کہ وہ ٹال مٹول سے کام کرتا رہا اور پہلے تو یہ بھی بتانے کے لئے تیار نہیں تھا کہ ان دونوں کی شادی کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ پہلے ہمارے ذہن میں یہ خیال آیا تھا کہ وہ دونوں شادی کر لیں گے مگر بعد میں حقیقت سے آگاہی ہوئی۔ پھر کٹی نے بھی بتا دیا کہ اسے اس چیز کا علم تھا کرنل فورسٹر پہلے سمجھتے تھے کہ وکہم فضول خرچ اور غیر محتاط ہے۔ مگر اب اسے بہت برا سمجھنے لگے ہیں کیونکہ جہاں وہ جاتا ہے اپنے پیچھے بہت سے قرضے چھوڑ جاتا ہے۔ دونوں بہنیں سوچ رہی تھیں کہ انہیں وکہم کے بارے میں سچائی سب کو بتا دینی چاہیے تھی۔ پھر جین نے لیڈیا کا وہ خط جو اس نے جانے سے پہلے کرنل فورسٹر کی بیوی کو لکھا تھا دکھایا۔ جس میں کہا تھا کہ جب تمہیں پتہ چلے گا کہ میں چلی گئی ہوں تو تمہاری ہنسی نکل جائے گی اور تم میرے یہاں نہ ہونے پر حیران ہو جاؤ گی۔ میں ابھی سے اس چیز کا اندازہ لگا کر لطف اندوز ہو رہی ہوں۔ اگر تم اندازہ نہ لگا سکیں کہ میں کس کے ساتھ جا رہی ہوں تو تمہیں بہت بیوقوف خیال کروں گی کیونکہ تمام دنیا میں ایک ہی آدمی سے میں محبت کرتی ہوں۔ جو فرشتہ ہے اور جس کے بغیر میں کبھی کبھی خوشی محسوس نہیں کر سکتی۔ اس لیے اس بارے میں زیادہ فکر مند نہ ہونا اگر تمہیں یہ بات پسند نہ آئے تو لونگ بورن کو نہ بتانا۔ بلکہ میں خود انہیں خط لکھ کر تمام باتیں بتاؤں گی اور جس کے آخر میں لیڈیا وکہم کے دستخط کروں گی وہ کتنے حیران ہوں گے۔ یہ سوچ کر ہی مجھے ہنسی آنے لگی ہے اور خط لکھنے میں دشواری ہو رہی ہے ایک افسر سے میرا وعدہ تھا کہ آج رات اس کے ساتھ ڈانس کروں گی تو میری طرف سے معذرت کر لینا۔ اگرچہ اسے برا لگے گا مگر کہنا کہ لیرکس کی پارٹی میں اس کے ساتھ ضرور رقص کروں گی۔ آپ کے پاس جو کپڑے رہ گئے ہیں وہ میں بعد میں لونگ بورن جب آؤں گی تو منگوا لوں گی۔ اور جو گاؤن میں زیادہ پہنتی تھی اس کی سلائی ایک طرف سے ادھڑ گئی ہے۔ اس کی سلائی کروا کر اسے پیک کرنا کرنل فورسٹر کو میری طرف سے سلام کہنا اور ہمارے اچھے سفر کے لیے دعا بھی کرنا۔

یہ خط پڑھ کر ایلزبیتھ نے کہا کہ یہ کس قدر بے وقوف لڑکی ہے اور اسے علم نہیں کہ کتنی بڑی غلطی کر چکی ہے۔ ابھی تو وہ وکہم کو اچھا انسان سمجھ رہی ہے مگر بعد میں اس کے ساتھ کیا کچھ ہو سکتا ہے اس چیز کا اسے اندازہ نہیں۔ اور ابو جان کو یہ پڑھ کر کتنا افسوس ہو گا۔ جین نے کہا کہ وہ اتنے زیادہ پریشان ہو گئے تھے کہ دس منٹ تک بول بھی نہ سکے اور فوری طور پر صحت خراب کر بیٹھے تھے۔ ہر طرف اداسی کا ماحول تھا تمام ملازموں کو بھی اس بات کا علم ہو گیا تھا میں بھی سخت پریشان تھی اور یقین نہیں ہو رہا تھا کہ اپنی امی کو کیسے سنبھالوں کیسے تسلی دوں۔ میری اور کٹی میرا ہاتھ بٹانا چاہتی تھی مگر

میں نے ایسا نہ کرنے دیا۔ ایلزبیتھ نے افسوس کا اظہار کیا کہ اس کی بہن اکیلے ہی تمام مشکلات کا مقابلہ کرتی رہیں اور کاش وہاں پر پہلے موجود ہوتی۔

خالہ فلپس کو علم ہوا تو وہ بھی ہمدردی کرنے کے لئے وہاں پر آگئی اور جمعرات تک یہاں پر رکیں کہ لیڈی لوکس کا رویہ بھی بہت ہمدردانہ تھا۔ اور کہنے لگیں کہ اگر ان کی بیٹیاں کچھ مدد کر سکتی ہیں تو حاضر ہیں۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ ایسے حالات میں ان کا دور رہنا ہی بہتر تھا ان کی ہمدردی بھی بری لگتی ہے دل میں تو وہ بہت خوشی محسوس کر رہے ہوں گے۔ پھر ایلزبیتھ کو بتایا کہ ان کے ابو لندن میں تلاش کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ گاڑیوں کے ڈرائیوروں سے بھی معلومات لے رہے ہیں وہ گاڑی کا نمبر معلوم کرنا چاہتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے پتہ چلائیں کہ کس گھر کے باہر وہ دونوں رکے تھے۔ ابو بہت پریشان تھے اس لئے میں نے بھی ان سے زیادہ معلومات لینے کی کوشش نہیں کی۔

سب لوگ انتظار کر رہے تھے مگر مسٹر بینٹ کا کوئی خط موصول نہ ہوا۔ اگرچہ گھر والوں کو علم تھا کہ خط لکھنے میں وہ سست ہیں مگر ان حالات میں انہیں خط موصول ہونے کی پوری امید تھی۔ اس کا مطلب یہ بھی تھا کہ ان کے پاس اطلاع دینے کے لیے کوئی اچھی خبر نہیں تھی۔ مسٹر گارڈینر صرف ان کے خط کا انتظار کر رہے تھے اور جب وہ نہیں آیا تو خود بھی لندن چلے گئے۔ سب گھر والوں کو تسلی تھی کہ جتنا وہ کر سکتے تھے کر رہے ہیں اور ان سے کہا کہ لندن پہنچتے ہی وہ مسٹر بینٹ کو واپس آنے کے لیے رضامند کر لیں گے۔ جبکہ مسز بینٹ کا خیال تھا کہ وکھم کے ساتھ وہ اپنی عزت کی خاطر لڑائی کرنے اور قتل ہونے سے بھی بچ جائیں گے۔ مسز گارڈینر نے سوچا کہ وہاں پر رہتے ہوئے وہ اپنی بھانجیوں اور مسز بینٹ کی دیکھ بھال کر سکتی ہیں۔ ان کی خالہ ان سے ملنے آتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ان کی ہمت بندھانے کے لئے آئی ہے۔ مگر وکھم کی بہت زیادہ برائی کرتی ہیں جس سے گھر والے اور زیادہ تشویش میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ میریٹن کا ہر وہ شخص جو پہلے وکھم کو بہت عزت دے رہا تھا اب وہ اسے ذلیل کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا۔ ہر شخص کی نظر میں وہ دنیا کا سب سے بڑا مقروض تھا اور میٹھی زبان کے پیچھے اسے خطرناک انسان شمار کیا جانے لگا۔ اور لوگ کہہ رہے تھے کہ انہیں تو پہلے ہی اس پر شک تھا۔ ان میں سے کچھ باتیں ایلزبیتھ کو سچی بھی لگتیں اور یہی حقیقت تھی کہ اس شخص نے ان کی بہن کی زندگی تباہ کی تھی۔

جین بھی اب سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی کہ وہ لوگ اگر اسکاٹ لینڈ گئے ہوتے تو اب تک ان کا پتہ چل چکا ہوتا۔ مسٹر گارڈینر اتوار کو روانہ ہوئے اور منگل کو ان کا خط آگیا مسٹر بینٹ کو تلاش کرنے کے بعد وہ انہیں اپنے گھر لے گئے تھے۔ مسٹر بینٹ تمام ہوٹلوں میں انہیں تلاش کرنے کا ارادہ رکھتے تھے کہ شاید وہ کسی ہوٹل میں ٹھہرے ہوں۔ اگرچہ مسٹر گارڈینر کو اس میں کامیابی کا یقین نہیں تھا مگر مسٹر بینٹ کا ساتھ دینے کا ارادہ کر لیا۔ ان دونوں کا ابھی لندن میں ہی رہنے

کا ارادہ تھا انہوں نے مزید لکھا تھا کہ کرنل فورسٹر کو بھی انہوں نے خط لکھا ہے کہ وہ وکہم کے دوستوں سے پتہ کریں کہ اگر انہیں اس کے کسی رشتہ دار کا پتہ ہو تو بتائیں کہ شاید وہاں پر چھپا ہوا ہو۔ اور ایلزبیتھ سے بھی درخواست کی کہ اگر اسے وکہم کہ کسی رشتے دار کا علم ہو تو بتایئے۔ اگرچہ اس کے ماموں نے اس طرح اس کی تعریف کی تھی مگر ایلزبیتھ کے پاس بھی اس بارے میں کوئی معلومات نہیں تھی۔ اسے معلوم تھا کہ وکہم کے ماں باپ بہت پہلے فوت ہو چکے ہیں لیکن وہ بھی سوچ رہی تھی کہ رجمنٹ سے اس بارے میں معلومات مل سکتی ہے۔

وہ لوگ خطوط اور کسی قسم کی معلومات کا بے چینی سے انتظار کرتے رہے۔ اور پھر اس کے باپ کے نام مسٹر کولنز کا خط موصول ہوا اس کے باپ نے اجازت دے دی تھی کہ وہ اس کے نام کے خط کھول سکتی ہے۔ مسٹر کولنز نے خط میں لکھا تھا کہ آپ سے رشتہ داری کے ناطے ہرڈفورڈشائر اور اپنے مرتبے کو دیکھتے ہوئے میں آپ کے ساتھ ہر طرح کی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں یہ تو ایسی پریشانی ہے کہ وقت بھی اس کا زخم نہیں بھر سکتا۔ مگر میں اپنے دلائل پیش کر کے آپ کی پریشانی کو کم کرنے کی کوشش ضرور کر سکتا ہوں۔ ایک باپ کے لیے یہ تو اتنی تکلیف دہ بات ہے کہ اگر اس کی بیٹی مر جاتی تو اسے کم تکلیف ہوتی ہے۔ اپنی پیاری شارلٹ کے ہاتھوں علم ہوا کے اس کی تربیت صحیح طور پر نہیں کی جا رہی تھی۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ اس میں آپ کی غلطی سے زیادہ اس کی بری فطرت کا زیادہ حصہ ہو گا ورنہ اتنے بڑے گناہ کا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

آپ اس وقت قابل ترس ہیں میں نے اپنی بیوی لیڈی کیتھرین اور ان کی بیٹی کو یہ بات بتائی تو وہ بھی میری رائے سے بالکل متفق ہیں۔ اور زیادہ پریشانی کی یہ بات ہے کہ چھوٹی بہن کی یہ حرکت بڑی بہنوں کے مستقبل کے لیے بھی تباہ کن ہو گی۔ جیسا کہ لیڈی کیتھرین نے کہا کہ اب باقی بہنوں کے ساتھ کوئی شریف انسان کیسے رشتہ کر سکتا ہے۔ اور میں تو سوچ میں پڑ گیا کہ اگر گزشتہ نومبر میں اپنی خواہش کے مطابق میری سے میری شادی ہو گئی ہوتی تو اس وقت میرا نام بھی بدنام ہو رہا ہوتا۔ اس وقت میں صرف یہی مشورہ آپ کو دے سکتا ہوں کہ اپنے دل کو اس طرح مطمئن کریں کہ اپنی اس نافرمان بیٹی سے محبت کرنا بالکل بند کر دیں اور اسے اس کے کیے کی سزا ملنے دیں۔

مسٹر گارڈینر کو کرنل فورسٹر کا خط ملا جس میں بتایا گیا کہ کسی شخص نے بھی اس کے رشتہ داروں کے بارے میں نہیں بتایا۔ اور اب اس لیے چھپ کر بیٹھا ہوا ہے کیونکہ جوئے میں ایک بڑی رقم ہارنے کے علاوہ اس کے اوپر کئی دوسرے اخلاقی قرضے بھی ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ لیڈیا کے رشتے داروں سے بھی بچنا چاہتا ہے۔ قانونی کے علاوہ اخلاقی قرضے بھی اس پر بے شمار چڑھے ہوئے ہیں۔ خط میں تفصیل سے ان کے بارے میں لکھا گیا تھا اور ایلزبیتھ سخت غصے میں تھی کہ وہ اتنا بڑا جواری بھی ہے اس چیز کا تو اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔ مسٹر گارڈینر مسٹر بینٹ کو گھر واپسی کے لیے

رضامند کر چکے تھے۔ مسز بینٹ جو پہلے اپنے شوہر کی واپسی کی خواہشمند تھیں جب انہیں واپسی کا پتہ چلا تو انہوں نے بالکل بھی خوشی کا اظہار نہیں کیا۔ اور کہنے لگی کہ لیڈیا کے بغیر انہیں واپس نہیں آنا چاہیے اسے تلاش کر کے اس کی شادی کروانی چاہیے اگر وہ واپس آ گئے تو وکہم سے لڑائی کر کے بدلہ کون لے گا۔

مسز گارڈینز اپنے گھر واپس روانہ ہو گئی مگر وہ اب تک مسٹر ڈارسی کے ایلزبیتھ کے ساتھ تعلقات کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ نہ ایلزبیتھ نے ان سے اس بارے میں کوئی بات کی ہے اور نہ ہی اس کے سامنے اس کا کوئی خط آیا۔ ایلزبیتھ اگرچہ اداس نظر آ رہی تھی مگر یہ تو صاف بات تھی کہ زیادہ پریشانی لیڈیا کے بارے میں تھی۔ جبکہ ایلزبیتھ سوچ رہی تھی کہ کاش اس کے ڈارسی کے ساتھ تعلقات نہ ہوتے تو اس مشکل وقت کو وہ زیادہ آسانی سے گزار سکتی تھی۔

مسٹر بینٹ نے واپسی کے بعد کافی دیر تک کوئی بات نہ کی۔ شام کی چائے کے وقت ایلزبیتھ نے بات کرنے کی ہمت کی تو باپ نے جواب دیا یہ میرا کیا دھرا ہی سامنے آ رہا ہے اور تکلیف بھی مجھے ہی برداشت کرنی پڑے گی۔ ایلزبیتھ نے انہیں تسلی دی تو جواب دیا کہ تمہیں ایسا ہی مشورہ دینا چاہیے لیکن میری خواہش ہے کہ جو غلطی میں نے کی ہے اس کی ذمہ داری کا احساس مجھے ہو۔ اگرچہ وقت اس تکلیف کو کم کر دے گا باپ کا خیال تھا کہ وہ لندن میں ہی کہیں چھپے ہوئے ہیں اور مزید کافی عرصے تک اپنے آپ کو ایسے ہی چھپائے رکھیں گے۔

اور تم نے جو مشورہ دیا تھا کہ لیڈیا کو اکیلے نہیں جانے دینا چاہیے تھا وہ بالکل درست تھا تم نے بہت عقلمندانہ بات کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس کی غیر ذمہ داری کی وجہ سے کٹی بھی ایک دن ایسا ہی کرے گی۔ تو جواب میں اس نے کہا کہ اگر اسے برائٹن جانے کا موقع ملا تو لیڈیا سے زیادہ ذمہ دارانہ رویے کا اظہار کرے گی۔ باپ نے غصے میں کہا کہ اب مجھے چاہے بہت بڑی دولت بھی دی جائے مگر پھر بھی نہ میں اپنی بیٹیوں کو کہیں جانے کی اجازت دوں گا اور نہ ہی کسی افسر کو اس گھر میں آنے کی۔ اور اپنی بڑی بہنوں کے بغیر تم کسی دعوت میں بھی نہیں جا سکتیں۔ پہلے یہ ثابت کرو کہ دس منٹ تم عقل مندی کے ساتھ کہیں بیٹھ سکتی ہو یہ بات سن کر وہ رونے لگی۔ تو اس کے باپ نے کہا کہ پریشان نہ ہو دس سال تک اگر تم نے اپنے آپ کو باشعور ثابت کر دیا تو میں اپنا فیصلہ تبدیل کر دوں گا۔

ڈارسی وکہم کو بڑی رقم دے کر شادی کے لئے راضی کرتا ہے۔

ایلزبیتھ گھر کی پچھلی جانب واقع باغ میں گھوم رہی تھیں اور مسٹر بینٹ کو آئے ہوئے دو دن ہو چکے تھے۔ اس وقت اسے اطلاع ملی کہ مسٹر گارڈینز کا ایک تیز رفتار خط موصول ہوا ہے۔ وہ بھاگتے ہوئے اپنے باپ کے پاس گئی جس نے خط اسے پکڑا دیا اور کہا کہ بلند آواز سے سنائے۔ جس میں لکھا تھا کہ مجھے اپنی بھانجی کے بارے میں علم ہو چکا ہے مسٹر بینٹ کے جانے کے کچھ دیر بعد ہی خوش قسمتی سے پتہ چل گیا کہ وہ کہاں موجود ہیں۔

جین نے تیزی سے کہا تو کیا وہ شادی کر چکے ہیں۔ ایلزبیتھ نے خط کو مزید بڑھا کے ابھی ان کی شادی نہیں ہوئی اور لگتا تھا کہ ان کا ایسا کوئی ارادہ بھی نہیں ہے لیکن یہ شادی ممکن ہے۔ اگر آپ وعدہ کر لیں کہ جو حصہ آپ کی وفات کے بعد اسے ملنا تھا وہ اسے دے دیا جائے گا اور اپنی زندگی میں بھی اسے ایک سو پاؤنڈ سالانہ انکے پاس آتے رہیں گے۔ مجھے ان شرائط میں کوئی برائی نظر نہیں آئی اس لیے آپ کے حوالے سے میں نے یہ قبول کر لی ہیں۔ سب لوگ سوچ رہے تھے کہ اس کے حالات بہت خراب ہیں مگر اتنے خراب بھی نہیں ہیں اور جلد ہی تمام قرض اتار کر بھی اس کے پاس کچھ رقم باقی رہے گی۔ تیز رفتاری سے یہ خط آپ کو بھیج رہا ہوں تا کہ آپ بھی فوری طور پر تحریری طور پر اس بات کی ضمانت دے دیں۔ اور جیسے ہی وہ ملے گا میں اپنے وکیل کو تمام معاملات طے کرنے کے لیے کہہ دوں گا۔ اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ شادی میرے گھر میں ہی کی جائے گی آج لیڈیا یہاں پر آ جائے گی۔

خط پڑھنے کے بعد کہا گیا کہ وکھم اتنا برا نہیں ہے جتنا اسے سوچا جا رہا تھا اور سب نے ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کی۔ جین نے اپنے ابو سے کہا کہ کیا خط کا جواب دیا جا چکا ہے تو انہوں نے کہا کہ ابھی لائبریری میں جا کر میں جواب دے دیتا ہوں۔ پھر سوچا گیا کہ وکھم نے تو بہت کم رقم کا مطالبہ کیا ہے۔ مسٹر بینٹ نے کہا کہ میں پریشان ہوں کہ مسٹر گارڈینر نے خود بڑی رقم اسے دی ہو گی اور کتنی رقم کیا میں اسے اتار بھی سکوں گا۔ جین نے پریشان ہو کر کہا کہ کیا انہوں نے بھی رقم دی ہو گی۔ تو اس کے والد نے کہا کہ وکھم اتنا بیوقوف نہیں کہ میری زندگی میں سو پاؤنڈ اور مرنے کے بعد پچاس پاؤنڈ کی رقم کے بدلے لیڈیا جیسی لڑکی سے شادی کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔

ایلزبیتھ نے کہا کہ پہلے اس نے یہ بات نہیں سوچی تھی کہ اتنی سی رقم سے وہ اپنے قرضے کیسے اتار سکتا ہے اور اس کے پاس رقم کیسے باقی بچ سکتی ہے۔ باپ نے کہا کہ دس ہزار پاؤنڈ کی رقم سے کم میں اگر وہ شادی کے لیے تیار ہو جائے تو میں اسے بیوقوف سمجھوں گا۔ جین نے جواب میں کہا کہ دس ہزار پاؤنڈ تو کیا پانچ ہزار پاؤنڈ کی رقم بھی ہمارے پاس ادا کرنے کے لیے نہیں ہے۔ ایلزبیتھ بولی کے ہمیں خوش ہونا چاہیے کہ اس کی شادی ہو رہی ہے اگرچہ وہ زندگی اچھی نہیں گزار سکیں گے مگر ان حالات میں اس سے بہتر کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ سب کچھ لیڈیا کی ہی غلطی ہے جبکہ جین نے کہا کہ اگر اسے واقعی محبت نہ ہوتی تو شادی کی بات نہ کرتا۔ اور ماموں جان دس ہزار پاؤنڈ کی رقم کس طرح دے سکتے ہیں انکے تو اپنے بہت سارے بچے ہیں اور ابھی مزید بھی ہوں گے۔ جبکہ ایلزبیتھ نے کہا کہ ہمیں یہ معلوم ہی نہیں کہ وکھم کے قرضے کتنے ہیں ماموں جان نے اسے کتنی رقم دی ہے ان کا احسان کبھی نہیں اتار سکتے۔ لیڈیا ماموں جان کے پاس پہنچ چکی ہو گی اور اسے شرمندہ ہونا چاہیے نہ جانے ماموں اور ممانی کا سامنا کیسے کرے گی۔ جین نے کہا کہ ہمیں ان تمام باتوں کو بھول کر سوچنا چاہیے کہ ان کی زندگی اچھی گزرے کیونکہ اب وہ سیدھے راستے پر چل پڑے ہیں اور ان کے ماضی کو

سب لوگ بہت جلد بھول جائیں گے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ اس چیز کو تو کبھی بھی بھلایا نہ جاسکے گا دونوں بہنوں نے اپنی ماں کو اس بارے میں بتانے کا فیصلہ کیا۔ بیٹی کی شادی کا سن کر پہلے وہ حیران پریشان بیٹھی رہی پھر کانپنا شروع ہوگئی۔ اس کی تمام برائیوں کو بھول کر اب وہ بہت خوش تھی اور زوردار طریقے سے کہنے لگی کہ یہ کتنی اچھی خبر آئی ہے۔ صرف سولہ سال کی عمر میں اس کی شادی ہو جائے گی وکہم سے ملاقات کر کے مجھے بھی بہت خوشی ہو گی مجھے شادی کے عروسی لباس تیار کروانے چاہئیں۔ اپنے ابو سے پوچھو کہ وہ اس سلسلے میں کتنی رقم دے سکتے ہیں بلکہ ٹھہرو میں خود جا کر بات کروں گی۔ اور جب علم ہوا کہ مسٹر گارڈینر نے وکہم کو رقم دی ہے تو کہنے لگی یہ تو ان کا فرض تھا اگر میرا بھائی یہ کچھ نہیں کرتا تو کون کرتا۔ اگر وہ شادی شدہ نہ ہوتے تو ان کی ساری جائیداد مجھے اور میرے بچوں کو ہی تو ملنی تھی۔ تمہارے ابو سے پیسے بعد میں لے لوں گی پہلے ہم سامان کی فہرست تیار کر لیتے ہیں بہت زیادہ سامان لکھوانے لگیں۔ تو جین نے کہا کہ پہلے مجھے ابو سے اس بارے میں پوچھ لینا چاہیے تو ماں نے کہا اچھا تو پھر مجھے مسز فلپس کے پاس جا کر اسے یہ خبر سنانی چاہیے۔ ملازمہ وہاں آئی تو دونوں نے ایک دوسرے کو بہت مبارکباد دی ایلزبیتھ لوگوں کا اس طرح کا رویہ دیکھ کر خوشی محسوس نہیں کر رہی تھی اس لئے اپنے کمرے میں چلی گئی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ ان تمام باتوں کے باوجود اس کی بہن ایک خوشگوار زندگی بسر نہیں کر سکے گی مگر حالات ایسے بہتر ہوں گے اس کی توقع بھی نہیں کی جاسکتی تھی۔

مسٹر بینٹ نے یہ بات پہلے بھی سوچی تھی اور اب اس چیز پر پختہ یقین ہو گیا تھا کہ انہیں اپنی سالانہ آمدنی کا کچھ حصہ بچانا چاہیے تھا۔ تاکہ ان کے دنیا سے جانے کے بعد ان کی بیوی اپنی بچیوں کی اچھی طرح پرورش کر پاتی اور اس وقت جو پیسے مسٹر گارڈینر نے لیڈیا کی شادی کے لئے دیئے وہ خود ادا کرتے۔ لیکن یہ سوچ رہے تھے کہ جلد ہی رقم معلوم کر کے اس کی ادائیگی کر دیں گے وہ یہ سوچ کر اپنے پیسے خرچ کرتے رہے۔ کہ ایک دن بیٹا پیدا ہو گا تو جائیداد ان کے پاس ہی رہے گی۔ مگر ان کی پانچ بیٹیاں پیدا ہوئیں اور آخری بیٹی کی پیدائش کے بعد رقم جمع کرنے کا وقت ہی باقی نہ رہا تھا۔ اگرچہ وہ فضول خرچی کو پسند نہیں کرتے تھے مگر ان کی بیوی جتنے پیسے آتے سب خرچ کر دیتی۔

لیڈیا کو رقم دینے کی قانونی دستاویزات تیار کر دی گئی اور مسٹر گارڈینر کو شکریہ کے ساتھ اس بارے میں آگاہ کیا گیا۔

مسٹر بینٹ کو معلوم تھا کہ اس مشکل وقت میں انہیں بہت کم تگ و دو کرنی پڑی ہے ان کا غصہ بھی کم ہو رہا تھا۔ مسٹر گارڈینر کو لکھا کہ وہ بتائیں کہ کتنی رقم انہوں نے خرچ کی ہے مگر لیڈیا سے اب تک ناراضگی تھی اور اس کا نام خط میں نہ لکھا۔

جلد ہی علاقے کے تمام لوگوں کو اس بارے میں پتہ چل گیا مگر وہ چاہتے تھے کہ اگر وہ کسی غلط علاقے میں پہنچ جاتی ہے۔ چوریاں کرنے لگتے ہیں یا ناجائز بچے کی پیدائش کے لیے کسی سنسان علاقے میں بھیج دی جاتی ہے تو انہیں کی باتیں کرنے

کا موقع ملتا۔ مگر اس موقع پر بھی کچھ عورتوں کی زبانیں بند نہ ہوئیں۔ مسٹر بینٹ کے بارے میں بھی باتیں کی اور کہنے لگیں کہ اس طرح کے شوہر کے ساتھ تو غربت میں ہی زندگی گزاری جا سکتی ہے۔

مسز بینٹ کا جوش و خروش دیکھنے کے قابل تھا لوگوں کو ان کا رویہ اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ مگر جین کے سولہ سال کی عمر کے ہونے سے اب تک وہ ہمیشہ سے اپنی کسی بیٹی کی شادی کی خواہش مند رہی تھیں۔ اپنے حالات کو دیکھے بغیر وہ بیٹی کے لیے نزدیک ہی کسی شاندار مکان کو تلاش کرنے لگیں مگر اسے اپنے معیار کا نہ کہتے ہوئے ہر دفعہ مسترد کر دیتی۔ شوہر ملازموں کے سامنے تو سب کچھ سنتا رہا اور ان کے جانے کے بعد اپنی بیوی سے کہنے لگا کہ تم جس مکان کو چاہو اس کے لئے پسند کرو مگر میرے اس مکان میں ان کے داخلے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ جس پر مسز بینٹ نے بہت برا منایا اور غصہ اس وقت بہت زیادہ بڑھ گیا جب خریداری کے لیے کوئی رقم دینے سے بھی انکار کر دیا گیا۔ وہ اس بات کو بالکل بھول چکی تھیں کہ ان کی بیٹی نے گھر سے فرار ہو کر شادی کی ہے۔ اور اصل مسئلہ جس کے بارے میں فکر تھی یہ تھا کہ نئے کپڑے تیار نہیں ہو سکیں گے۔

ایلزبیتھ سوچ رہی تھی کہ جلدی میں اس نے مسٹر ڈارسی کو سب کچھ بتا دیا مگر حالات ٹھیک ہونے کا بھی جلد ہی علم ہو جائے گا۔ اور باقی لوگوں کو شاید معاملے کا علم ہی نہ ہو۔ اسے یقین تھا کہ مسٹر ڈارسی دوسروں کو یہ خبر نہیں دیں گے کیونکہ ان کی اپنی بہن کے ساتھ بھی ایسے ہی حالات گزر چکے تھے۔ لیکن اسے یقین تھا کہ خراب واقعات کے بعد اب ڈارسی جیسے اعلی خاندان میں شادی ممکن نہیں ہے جبکہ اس سے پہلے بھی اس کے خاندان سے متعلق بہت زیادہ شکایات تھیں۔ اگرچہ درمیان کے کچھ عرصے ڈارسی کی محبت میں اضافہ ہوا تھا مگر اب ان کا خاتمہ یقینی تھا۔ ایلزبیتھ کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اب بھی اس کی عزت کرتا رہے اور یہ بھی خواہش تھی کہ اس کے بارے میں پتہ چلے۔ وہ سمجھ چکی تھی کہ اس کے ساتھ بہت اچھی زندگی بسر ہو سکتی تھی مگر اب یہ ممکن نہ تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ چار مہینے پہلے اس نے شادی کی دعوت دی اور میں نے منع کر دیا۔ اور کاش آج اسے پتہ چل جائے کہ میں اسے کتنا پسند کر رہی ہو وہ جیت چکا ہے اس کا دل بھی بہت بڑا ہے اور خود بھی بہت اچھا۔ اور ان حالات میں تو اسے اپنی فتح کا جشن منانا چاہیے آج وہ ڈارسی کو ایک مکمل مرد کے طور پر سوچ رہی تھی اور اس سے شادی کرنے کی بھی خواہش تھی۔ کیونکہ یہ ایک بہترین جوڑا تھا لیکن حقیقی زندگی میں اب ایسا ممکن نہ تھا۔ پھر وہ سوچنے لگی کہ لیڈیا اور وکہم کس آمدنی پر اپنا اچھا گزارہ کر سکیں گے۔ مگر کوئی جواب نہ ملا اور وہ دونوں جو اپنے خراب جذبات کی وجہ سے ایک دوسرے سے قریب آئے ہیں کس طرح بہت خوشی سے زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

مسٹر بینٹ کے خط کے جواب میں مسٹر گارڈینر کا خط موصول ہوا جنہوں نے کہا کہ اپنے خاندان کے لئے وہ ہر ممکن کوشش کر کے خوشی محسوس کر رہے ہیں اور آئندہ شکریہ ادا نہ کیا جائے۔ خط میں لکھا تھا کہ ان کی خواہش تھی کہ وکہم ملیشیا کی نوکری چھوڑ دے اور ایسا کر بھی چکا ہے کیونکہ دونوں کی اسی میں بھلائی تھی۔ وکہم کے کچھ دوست خواہش کر رہے ہیں کہ اب وہ فوج کی اصل نوکری میں آجائے۔ اس کے لیے کسی دور دراز کے علاقے میں جا کر نوکری کرنا بہتر ہو گا جہاں نیک نامی کی ایک نئی زندگی کی ابتداء کرے۔ کرنل فورسٹر کو میں نے لکھ دیا ہے کہ جن لوگوں کا قرض ادا کرنا تھا وہ اب میں ادا کر دوں گا آپ بھی میریٹن میں ایسا ہی اعلان کروا دیں۔ قرض کی جو تفصیل مہیا کی ہے وہ آپ کو بھیج رہا ہوں امید ہے کہ اس دفعہ اس نے دھوکا نہیں دیا ہو گا اور اس کے بعد وہ دور دراز کے علاقے میں نوکری کے لیے چلے جائیں گے۔ اگر آپ اپنے پاس دعوت کے لئے بلائے تو یہ علیحدہ بات ہے ویسے لیڈیا کی خواہش ہے کہ وہاں جانے سے پہلے آپ سب سے ملاقات کرے اس نے آپ سب کو سلام بھجوایا ہے۔

وکہم کے دور جانے کے ارادے کو مسٹر بینٹ نے بہت عقلمندی سے تصور کیا جبکہ مسز بینٹ نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ ان کی خواہش تھی کہ یہ بیٹی ان کے قریب ہی گھر لے کر رہے۔ کیونکہ انہیں اس پر فخر تھا اور کہنے لگیں کہ کرنل فورسٹر کی رجمنٹ سے دور جانا بہت زیادتی ہو گی کیونکہ یہاں پر اس کی بیوی کے علاوہ بھی اس کی بہت سے افسروں کے ساتھ جان پہچان تھی۔

مسٹر بینٹ نے پہلے تو لیڈیا کو گھر میں آنے کی اجازت نہ دی پھر جین اور ایلزبیتھ کے اصرار پر ہاں کہہ دی۔ ماں بھی خوش ٹھیک ہے ارد گرد کے لوگوں میں بھی نمائش کرنے کا موقع ملے گا۔ مسٹر بینٹ نے مسٹر گارڈینر کو خط لکھ کر اس چیز کی اطلاع دی اور شادی کے فوراً بعد انہوں نے آنے پر رضامندی کا اظہار کیا۔ جبکہ ایلزبیتھ ان لوگوں کے بارے میں سوچ کر پریشان ہوتی اور سوچ رہی تھی کہ وہ ان سے مل کر خوشی محسوس نہیں کرے گی۔

شادی ہونے کے بعد لیڈیا اپنے والدین کے گھر کی طرف روانہ ہوئی۔ اور اس سے زیادہ جین اور ایلزبیتھ اس بارے میں سوچ رہی تھی بلکہ بہت زیادہ پریشان تھی۔ جین کی سوچ تھی کہ اگر وہ خود ایسا کام کرتی ہے تو کتنی زیادہ شرمندہ ہوتی اور اس وقت لیڈیا کی بھی یہی حالت ہو گی اور گھر والوں کا سامنا کیسے کرے گی۔ مسز بینٹ نے شاندار طریقے سے ان کا استقبال کیا جبکہ شوہر بہت سنجیدہ نظر آرہا تھا جبکہ باقی سب بہنیں بھی پریشان تھی۔ مگر لیڈیا نے زوردار طریقے سے دروازہ کھولا اور بھاگتی ہوئی اندر آئی ماں نے اسے گلے سے لگا لیا۔ بہت دعائیں دیں وکہم سے بھی بہت محبت اور اچھے طریقے سے ملیں وہ دونوں بہت خوش دکھائی دے رہے تھے۔ مسٹر بینٹ نے ملاقات کرتے ہوئے سنجیدگی جاری رکھی بلکہ کچھ غصے میں ہی نظر آئے۔ اپنی بیٹی اور اس کے شوہر کو اتنا خوش دیکھ کر وہ غصے میں آگئے تھے ایلزبیتھ اور جین نے

بھی اس چیز کو برا خیال کیا۔ مگر لیڈیا نے پہلے جیسی ہی حرکات جاری رکھیں خوش تھی ہنس رہی تھی بالکل بھی پریشان نہ تھی ہر بہن سے کہہ رہی تھی کہ اسے شادی کی مبارک باد دی جائے۔ گھر میں جو تبدیلیاں نظر آئیں انہیں دیکھ کر کہنے لگی کہ میں کافی دن کے بعد واپس آئی ہوں۔

وکہم بھی بالکل پریشان نظر نہیں آرہا تھا بات چیت اور اپنے انداز سے وہ لوگوں کے دل جیتنا جانتا تھا۔ اور اگر عام حالات میں اس کی شادی ہوئی ہوتی تو تمام لوگ اسے دیکھ کر بہت خوشی محسوس کرتے۔ ایلزبیتھ تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ یہ اتنا ڈھیٹ بھی ہو سکتا ہے۔ مگر دل میں فیصلہ کر چکی تھی کہ آئندہ کسی شخص کے بارے میں اس کے بھی ڈھیٹ ہونے کا اندازہ نہیں لگائے گی۔ ایلزبیتھ اور جین بے حد شرمندگی محسوس کر رہی تھیں مگر جن دو لوگوں کو شرمندہ ہونا چاہئے تھا انہیں اس کا بالکل احساس نہیں تھا۔ لیڈیا اپنی ماں کے ساتھ دیر تک گفتگو کرتی رہی جبکہ وکہم ایلزبیتھ کے قریب بیٹھ کر آس پاس کے لوگوں کا حال پوچھنے لگا مگر وہ اچھے طریقے جواب نہ دے سکی۔ دوسری طرف لگ رہا تھا کہ اس کے اور لیڈیا کے ماضی میں کوئی تلخ بات نہیں اور وہ دونوں بہت خوش ہیں۔ اور جن باتوں کا اس کی بہن ذکر کرنا نہ چاہتی تھی لیڈیا ان کے بارے میں بھی بات چیت شروع کر دیتی۔ زوردار آواز سے کہنے لگی کہ صرف دو ہفتوں بعد لگ رہا ہے کہ تین مہینے ہو چکے ہیں اور اتنے کم وقت میں کتنا کچھ ہو چکا ہے۔ یہاں سے جاتے ہوئے میں تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ شادی کے بعد میری واپسی ہو گی۔ ہاں شادی کی میری خواہش ضرور تھی باپ نے اس کی طرف اس طرح دیکھا کہ اسے اس کی بات سے سخت غصہ چڑھا ہو اور ایلزبیتھ نے ایسے دیکھا کہ اسے جان سے مار دے گی۔

لیڈیا مسلسل بولے جا رہی تھی کہ راستے میں جاننے والے نظر آئے تو ان کی گاڑی کے قریب جا کر میں نے کھڑکی کھولی اور اپنی شادی کی انگوٹھی کا ہاتھ باہر نکال دیا تھا کہ وہ اسے دیکھ لیں۔ ایلزبیتھ میں مزید سننے کی ہمت نہیں تھی تو وہاں سے بھاگ کر باہر چلی گئی۔ اور کچھ دیر بعد اس نے سنا کہ وہ جین سے کہہ رہی تھی کہ چونکہ میں شادی شدہ ہوں اس لیے ماں کے قریب بیٹھنے کا حق ہے۔ تم تھوڑی دور ہو کر بیٹھو اس کی بگڑی ہوئی اولاد میں بہتری کے بجائے اور خرابی آچکی تھی۔ اور اب وہ چاہتی تھی کہ ہر کوئی اسے مسز وکہم کے نام سے بلائے۔ ملازم عورتوں کو بھی اپنی شادی کی انگوٹھی دیکھا کر خوش ہو رہی تھی۔ پھر اپنی ماں سے کہا کہ میری جتنے اچھے اور خوبصورت انسان سے شادی ہوئی ہے اس کی وجہ سے میری بہنیں حسد کر رہی ہوں گی کاش انہیں مجھ سے آدھا ہی اچھا شوہر مل جائے۔ برائٹن میری باقی بہنوں کو ضرور جانا چاہیے تاکہ وہ بھی کسی اچھے آفیسر سے شادی کر سکیں۔ ماں نے کہا کہ وہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے مگر اسے بہت دور جا کر رہائش نہیں رکھنی چاہیے۔ جبکہ لیڈیا نے جواب دیا کہ وہ تو دور جانے سے بہت خوش ہے اور باقی بہنوں کو بھی اس کے پاس آنا چاہیے وہ رقص کی محفلوں کا اہتمام کرے گی اور خواہش کرے گی کہ ان کے لئے بھی شوہر تلاش کر سکے۔ بلکہ

ایک دو بہنوں کو تو میرے پاس ہی رہنا چاہیے تا کہ میں ان کی شادی کروا سکوں۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ شکریہ مگر مجھے اس طرح شوہر کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

وکہم کو رجمنٹ میں جگہ مل گئی تھی اور اسے جلدی وہاں پہنچنا تھا۔ مسز بینٹ نے سوچا کہ بہت ہی کم وقت کے لئے اس کی بیٹی اس کے پاس رہی اور اسے تمام ہمسایوں کے پاس سیر کرواتی رہی۔ ایلزبیتھ اندازہ لگا چکی تھی کہ اس شادی کی خواہش لیڈیا نے ہی کی ہو گی اس لئے وکہم بھی اتنی ہی محبت کر سکتا تھا۔ جبکہ لیڈیا اس پر اپنی جان بھی قربان کرنے کے لئے تیار تھی۔ اس کی بہت ہی زیادہ تعریفیں کرتی اور کہتی کے شکار کے موسم میں بھی یہاں کے کسی بھی دوسرے شخص سے زیادہ یہ شکار کریں گے۔ پھر اچانک ایک دن وہ ایلزبیتھ سے کہنے لگی کہ کیا اسے پتہ ہے کہ یہ شادی کیسے ہوئی کیوں کہ جب میں نے امی کو یہ بات بتائی تھی تو تم وہاں پر موجود نہیں تھی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ ایسے موضوع پر زیادہ بات اچھی نہیں۔ مگر اس نے ضد کر کے بات سنانی شروع کر دی کہ شادی کے لیے ہمیں گرجے پہنچنا تھا میں سوچ رہی تھی کہ کیا کروں۔ کیونکہ تم بھی اس صورتحال میں پریشانی محسوس کرتیں۔ خوفزدہ تھی کہ کہیں شادی رک نہ جائے اور یہ بھی سوچ رہی تھی کہ پیارا وکہم نیلے سوٹ میں وہاں آئیں گے یا نہیں۔ چودہ دن میں ماموں اور ممانی کے پاس موجود رہی مگر ان کا رویہ سخت تھا اور بالکل باہر نہ جا سکی۔ اگرچہ میری خواہش تھی کہ میں لٹل تھیٹر جاؤں شادی کے وقت مسٹر سٹون ماموں سے ملنے آ گیا۔ وہ کمبخت جب آتا ہے تو ماموں اس کے ساتھ بہت زیادہ وقت صرف کرتے ہیں۔ میں سوچ رہی تھی کہ اگر وہ دیر سے آئے تو گواہ کون بنے گا پھر سوچا کہ اگر وہ نہیں بھی ہونگے تو مسٹر ڈارسی تو وہاں پر موجود ہیں جو ان کی جگہ لے لیں گے۔ ایلزبیتھ بہت بلند آواز سے چیخیں کے کیا مسٹر ڈارسی وہاں پر موجود تھے لیڈیا نے پریشان ہو کر کہا کہ یہ تو بتانے سے منع کیا گیا تھا میرے منہ سے کیوں نکل گیا۔ وکہم اس بات پر سخت ناراضگی کا اظہار کریں گے۔ ایلزبیتھ اور جین کی خواہش تھی کہ مزید پتہ چلے مگر انہوں نے کہا کہ اگر بتانے سے منع کیا ہے تو نہ بتاؤ۔ لیڈیا نے پھر کہا کہ اگر وہ سب کچھ بتا دے گی تو وکہم بہت زیادہ ناراض ہوں گے ایلزبیتھ وہاں سے چلی تو گئی۔ مگر مسلسل یہ سوچ ذہن میں تھی کہ مسٹر ڈارسی شادی کی تقریب میں کیا کر رہے تھے۔ ان کا تو اس سلسلے میں کوئی تعلق نہیں تھا مگر ذہن کوئی مناسب جواب اسے نہ دے سکا۔ شاید شادی میں شرکت کر کے بڑے پن کا ثبوت انہوں نے دیا تھا۔ پھر اپنی ممانی کو خط لکھا کہ اس بارے میں اسے مزید تفصیل سے آگاہ کیا جائے کہ ایک ایسا شخص جس کا ہمارے خاندان سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ اس شادی میں کیسے موجود تھا۔ اور یہ بھی لکھ دیا کہ اگر راز کی بات ہے تو نہ بتائیں مگر سوچنے لگی کہ اگر ممانی مجھے نہیں بتائیں گی تو پھر کسی اور ذریعے سے ضرور معلوم کرنے کی کوشش کروں گی۔ جین اپنے اخلاق کی وجہ سے اکیلے میں بھی ایلزبیتھ سے اس بارے میں بات نہ کر سکی۔ ایلزبیتھ نے بھی اس چیز کو پسند کیا کہ جب تک اسے تمام معلومات حاصل

نہیں ہو جاتی وہ کسی سے اس سلسلے میں بات نہیں کرے گی۔ جلد ہی اسے اپنی خط کا جواب مل گیا اور پڑھنے کے لیے درختوں کے درمیان چلی گئی خط طویل تھا اور اسے یقین تھا کہ تفصیل سے جواب دے دیا گیا ہے۔ جس میں لکھا تھا کہ جس چیز کے بارے میں سوال کیا گیا ہے اس میں تفصیل سے جواب دیا جا سکتا ہے۔ اگر چہ میری خواہش تھی کہ تم یہ سوال نہ پوچھتی کیونکہ میری اور تمہارے ماموں دونوں ہیں اس معاملے کے بارے میں حیرانی میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے صرف اس لیے ایسا کیا کیونکہ انہیں یہ تھا کہ تم بھی اس تمام معاملے میں ایک فریق ہو۔ اور اگر تمہیں واقعی کچھ بھی پتا نہیں تو میں اب تمہیں تفصیل سے کھل کر بتاتی ہوں۔ میں تمہارے گھر سے جب واپس اپنے گھر میں پہنچی تو ایک ایسا مہمان اسی دن ملاقات کے لیے آ گیا جس کی ہمیں بالکل توقع نہیں تھی یعنی مسٹر ڈارسی جو کئی گھنٹے تک تمہارے ماموں سے گفتگو میں مصروف رہے۔ مگر جتنا تجسس تم محسوس کر رہی ہو میں نے اتنا محسوس نہیں کیا۔ دراصل ڈارسی نے انہیں بتایا کہ پتہ چل چکا ہے کہ لیڈیا اور وکہم کہاں پر ہیں۔ بلکہ ڈارسی ان سے ملاقات بھی کر چکا تھا تمہاری بہن سے تو صرف ایک مرتبہ ملاقات ہوئی مگر وکہم سے بہت ساری ملاقاتیں ہوئیں۔ ڈارسی کو جب اس معاملے کا علم ہوا تھا تو اس کے دوسرے دن ہی وہ پیمبر لے سے شہر ان کی تلاش میں روانہ ہو گیا۔ دراصل انہیں اس چیز کی شرمندگی تھی کہ انہیں تو اس شخص کے کردار کے بارے میں یقین تھا مگر دوسروں کو درست طریقے سے اس کی خرابیوں کے بارے میں نہ بتایا تا کہ کسی عورت کی زندگی تباہ نہ ہوتی۔ مگر وہ اس کی نجی زندگی کے بارے میں گفتگو کرنے سے گریز کرتے رہے اور یہ ان کی غلطی تھی۔ جس کا وہ ازالہ بھی کرنا چاہتے تھے۔ تو شہر میں بھاگ دوڑ کے بعد انہیں ان لوگوں کا علم ہو گیا بہت سی چیزوں سے مسٹر ڈارسی واقف تھے جو کسی اور کو معلوم نہیں تھی۔ دراصل ان کی بہن کی دیکھ بھال کرنے والی ایک پرانی خاتون شہر میں رہتی تھی جس نے کوئی خراب حرکت کی تھی اور اسے نوکری سے نکال دیا گیا۔ اگر چہ اس بارے میں مجھے تفصیل کا علم نہیں تو وہ عورت آپ اپنا ہوسٹل چلا رہی تھی۔ پہلے تو اس عورت نے بتانے سے انکار کر دیا مگر تین دن کی مسلسل محنت کے بعد وہ بتانے پر تیار ہو گی دراصل اسے رقم دے کر یہ معلومات حاصل کی گئیں۔ اس کے ہوسٹل میں جگہ نہیں تھی ورنہ وہ سب سے پہلے وہاں پر ہی گیا تھا۔ لیڈیا سے ملاقات کی اور اسے کہا کہ وہ دوبارہ اپنے رشتہ داروں کے پاس چلی جائے یہ اس کے لئے سب سے بہتر ہے اور ڈارسی اس سلسلے میں اپنا کردار بھرپور ادا کرے گا۔ مگر اس نے کہا کہ نہ مسٹر ڈارسی اور نہ ہی اپنے رشتے داروں کی اسے پرواہ ہے کسی صورت وکہم سے جدا ہونے کے لیے تیار نہیں تھی۔ اور سوچ رہی تھی کہ آج نہیں تو کل اس کی شادی ہو جائے گی اس معاملے میں وہ سخت بے پرواہ تھی۔ اگر چہ وکہم کا اس کے ساتھ شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اور رجمنٹ بھی اس لئے چھوڑی تھی کیونکہ وہاں پر لوگوں کا قرض اتارنے کی اس میں اہلیت نہیں تھی۔ اس لئے مسٹر ڈارسی نے سب سے بہتر یہی حل تلاش کیا کہ ان

دونوں کی شادی کروادی جائے۔ وہ اس بات کا خواہش مند تھا کہ اس کے قرضوں کو جلد از جلد ادا کر دیا جائے اور اس نے کھلے عام یہ بات کہہ دی کہ اگر لیڈیا فرار ہوئی ہے تو یہ اس کی اپنی سوچ تھی اور اس کے نتائج بھی اسے خود ہی بھگت نہ ہوں گے۔ وہ اپنی رجمنٹ کو مکمل طور پر خدا حافظ کہہ چکا تھا اور مستقبل کے بارے میں اسے کچھ علم نہیں تھا۔ اپنے اخراجات کے لئے بھی اس کے پاس کوئی رقم نہیں تھی۔ اور دراصل اس کی خواہش تھی کہ کسی دوسرے ملک میں جا کر کسی امیر عورت سے شادی کر کے اپنا مستقبل بنائے گا۔ جب مسٹر وکہم نے اسے کہا کہ وہ لیڈیا سے شادی کر لے تو اس نے بہت ہی بڑی رقم کا تقاضا کیا۔ اور بہت طویل ملاقاتوں کے بعد مسٹر ڈارسی اسے ایک معقول رقم دینے کے لیے تیار ہو گئے۔ تمام معاملات طے کرنے کے بعد وہ یہاں پر آئے تو تمہارے ماموں تمہارے پاس ہی موجود تھے۔ مسٹر ڈارسی نے خیال کیا کہ تمہارے ابو کے بجائے مسٹر گارڈینر تمہارے ماموں سے بات چیت کی جائے اور بعد میں ان سے ملاقات کی۔ بلکہ بہت ملاقاتیں کیں اور تمام بات چیت طے پا گئی اور پھر تم لوگوں کو بھی اس بارے میں آگاہ کر دیا گیا۔ جو ایک خامی میں نے مسٹر ڈارسی میں دیکھی ہے وہ ضدی ہونا اور اپنی بات پر اڑ جانا ہے جس کی وجہ سے مختلف الزامات کا انہیں سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس معاملے میں بھی انتہائی ضدی پن کا مظاہرہ کیا کہ تمام کام وہ اکیلے ہی سرانجام دیں گے۔ اگرچہ تمہارے ماموں نے بہت کہا کہ وہ اس معاملے میں آگے آنا چاہتے ہیں مگر انہیں آگے نہ آنے دیا گیا اور اس بارے میں بھی طویل بحث و مباحثہ ہوا مگر فتح مسٹر ڈارسی کی ہوئی۔ اگرچہ تمہارے ماموں کی بہت زیادہ خواہش تھی کہ اپنی بھانجی کے لیے وہ زیادہ اہم کردار ادا کریں۔ اور اب تمہارا خط ملنے پر تمہارے ماموں خوش ہیں کیونکہ انہیں صورتحال واضح کرنے کا موقع مل گیا ہے اور جس شخص کا سب سے اہم کردار ہے اس کا شکریہ ادا کرنے کا بھی۔ مسٹر ڈارسی نے جو کچھ کیا تم اس کا اندازہ لگا سکتے ہو کیونکہ اس کے قرضے تو ایک ہزار پاؤنڈ سے بھی زیادہ تھے۔ لیڈیا کو تم لوگوں کی جانب سے جو کوئی دیا جائے گا اس میں ایک ہزار پاؤنڈ کا اور اضافہ کر دیا گیا ہے۔ وکہم کے لئے کمیشن بھی خریدا جا چکا ہے دراصل ڈارسی نے خیال ظاہر کیا کہ اس نے وکہم کے کردار کے بارے میں سب کو تفصیل سے نہیں بتایا اسی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا اور اب اس کا ازالہ بھی وہ خود ہی کرے گا۔ اگرچہ میرا خیال ہے کہ وہ اکیلے اس کے ذمہ دار نہیں تھے ہاں یہ میں تمہیں بتا دوں کہ اگر تمہارے ماموں کو ذرا بھی شک ہوتا کہ ڈارسی کی نیت ٹھیک نہیں ہے تو کبھی ایسا نہیں ہونے دیتے۔ ڈارسی تمام معاملات کو سلجھانے کے بعد پیمبر لے چلے گئے اپنے دوستوں کے پاس۔ میری یہ باتیں پڑھ کر تمہیں حیران ہونے کا تو حق ہے مگر غصہ کرنے کا نہیں۔ لیڈیا جب ہمارے پاس رہنے کے لئے آئے تو اس کے طور طریقے اس وقت بھی ٹھیک نہیں تھے اور وکہم اسے ملاقات کے لیے آتا رہا۔ جین کے خطوط سے بھی علم ہوا کہ اس کی حرکتیں اپنے گھر میں بھی درست نہ ہوئیں تھیں۔ میں نے اسے سمجھانے کی بہت کوشش کی مگر وہ سمجھنے کے لئے

تیار نہ تھی اس پر شدید غصہ آتا ہے مگر برداشت کرتی۔ مگر ڈارسی نے جو کچھ کہا اسے کر کے دکھایا اور شادی میں بھی وہاں موجود تھے۔ اگلے دن یہاں پر کھانا کھانے کے بعد اپنے گھر روانہ ہوئے اور اگر میں تمہیں یہ کہوں کہ وہ مجھے بہت ہی اچھے انسان لگے تو تم ناراض نہ ہونا۔ بس اگر ایک چیز کی کمی ہے تو وہ خوش مزاجی ہے مگر امید ہے کہ شادی کے بعد ان کی بیوی انہیں خوش مزاج بنا دے گی۔ مگر مجھے اس کا افسوس ہوا کہ انہوں نے اس تمام عرصے میں تمہارا بالکل بھی نام نہیں لیا۔ میرے خیال سے اگر تمہیں کسی بھی جگہ دل آزاری ہوئی ہو تو مجھے معاف کر دینا یا کم از کم پیمبر لے میں تو مجھے آنے کی اجازت ضرور دے دینا کیونکہ اس جگہ کا پارک مجھے بہت شاندار لگا تھا۔ بچے پریشان کر رہے ہیں اس لئے اب ان کی طرف توجہ دیتی ہوں۔

خط کو پڑھنے کے بعد ایلزبیتھ سوچ رہی تھی کہ وہ خوش ہے یا تکلیف محسوس کر رہی ہے۔ کیا ان کی بہن کے ساتھ ایک مرتبہ ایسا ہی کچھ ہو چکا تھا اس لئے انہوں نے یہ سب کچھ کیا تھا۔ اس چیز کا امکان بہت کم تھا مگر وہ سوچ رہی تھی کہ وہ ان کے احسانات کے تلے دب چکی ہے۔ اپنی مصروفیات چھوڑ کر مسٹر ڈارسی اس کی بہن کو تلاش کرنے کے لیے شہر میں گئے اور ایک ایسی عورت سے بھی درخواست کرتے رہے جس کا شاید وہ منہ بھی دیکھنا نہ چاہتے ہوں۔ اور پھر ایک ایسے شخص سے بار بار ملنا پڑا اور رشوت دینی پڑی جس سے وہ نفرت کرتے تھے۔ اور جس لڑکی کے لیے یہ سب کچھ کیا اس کی بھی بالکل عزت نہیں کرتے تھے ایلزبیتھ گہری سوچ میں ڈوب گئی کہ آخر انہوں نے یہ سب کچھ کس کی خاطر کیا۔ ان تمام حالات کے بعد وہ ایسے تو محبت نہیں جاری رکھ سکتے تھے۔ ایک تو اس کا رویہ ان کے ساتھ اچھا نہ تھا اور دوسرے اب وکہم جیسے انسان کو رشتہ دار کے طور پر کیسے برداشت کر سکتے تھے۔ ایلزبیتھ یہ سوچ کر ہی پریشان ہو جاتی کے مسٹر ڈارسی کتنا کچھ کر چکے ہیں وہ صحیح بھی تھے اور اپنی سخاوت کا اظہار کرنے کے لیے ان کے پاس رقم بھی موجود تھی۔ وہ سوچنے لگی کہ شاید اس کے لئے ابھی بھی پیار کا جذبہ رکھتے ہوں اور اسی لیے یہ سب کچھ کیا ہو۔ اور انتہائی تکلیف محسوس کر رہی تھی کہ وہ اور اس کے گھر والے مسٹر ڈارسی کے احسانات کا بدلہ نہیں اتار سکتے۔ پھر سوچا کہ انہوں نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے آئے ایک خاندان کی عزت بچالی۔ اور اس کی ممانی نے ان کی جتنی تعریف کی تھی وہ دراصل بہت ہی کم تھی۔ اور سوچ رہی ہے کہ ماموں اور ممانی سمجھ رہے ہیں کہ مسٹر ڈارسی اس سے محبت کرتے ہیں۔ اپنی سوچوں کے دوران وکہم اس کے قریب آموجود ہوا اور کہنے لگا کہ میں آپ کی تنہائی میں دخل اندازی کر رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ ہم اب بھی پہلے کی طرح اچھے دوست ہیں مجھے ماموں اور ممانی نے بتایا تھا کہ آپ پیمبر لے گئی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ وہاں پر جا کر بہت خوشی ہوئی ہو گی اور وہاں پر جو پرانے ملازم ہیں وہ مجھے بہت پسند کرتے ہیں لیکن شاید اس بات کا

اظہار تم سے نہ کیا ہو۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ اس نے کہا تھا کہ آپ فوج میں گئے اور اپنے آپ کو کچھ اچھا ثابت نہیں کر سکے۔ لیکن بات کچھ اور کی گئی ہو گی اور اس تک کچھ اور پہنچی ہو گی۔ وکہم نے یہ سن کر کچھ ناراضگی کا اظہار کیا اور کہنے لگا کہ پچھلے دنوں مسٹر ڈارسی سے ملاقات ہوئی کوئی پتہ نہیں کیوں شہر میں آئے تھے۔ شاید اپنی بہن کی شادی کی تیاری کے سلسلے میں آپ کی اس سے ملاقات ہوئی ہو گی۔ میں نے سنا ہے کہ اب وہ پہلے سے بہتر رویہ اختیار کرتی ہے۔ کاش تم اس جگہ کو بھی دیکھتی جناب مجھے پادری بنایا جانا تھا یہ پیشہ مجھے پسند تھا مگر انسان کو صبر شکر کرنا چاہیے۔ تو ایلزبیتھ نے کہا کہ اسے پتہ چلا تھا کہ آپ نے پادری بننے سے خود انکار کر دیا تھا۔ وکہم نے کہا کہ ہاں کچھ ایسی ہی بات تھی اور وہ اس بارے میں پہلے بھی اس طرح کر چکا ہے۔ ایلزبیتھ چاہتی تھی کہ اب چونکہ وہ اس کی بہن کا شوہر ہے اس لیے اس کے ساتھ تعلقات خراب نہ کرے۔ اس لیے ایسے گھر کے اندر جاتے ہوئے کہنے لگی کہ چونکہ اب ہم دونوں رشتہ دار ہیں اس لیے ہمارے درمیان تعلقات خراب نہیں ہونے چاہیں۔ وکہم نے کہا کہ ہاں بالکل ایسا ہی ہونا چاہیے۔

وکہم نے ایلزبیتھ کے مشورے کے مطابق دوبارہ اس موضوع پر بات نہ کی اور اس لئے نہ خود پریشانی میں مبتلا ہوا اور نہ ہی ایلزبیتھ کو غصہ آیا۔ ایلزبیتھ کو بھی یہ بات اچھی لگی تھی کہ اس کی بات پر دھیان دیا گیا ہے۔

مسز بینٹ کو اپنی بیٹی کی جدائی کا بہت دکھ تھا مسٹر بینٹ نے گھر کے کسی فرد کو بھی ان کے پاس جانے سے صاف منع کر دیا تھا۔ اس لیے اب ایک سال تک دوبارہ ملنا مشکل تھا۔ جب لیڈیا کو کہا گیا کہ وہ جلدی خط بھیجے تو اس نے جواب دیا کہ شادی شدہ عورتوں کو دوسری مصروفیات بھی ہوتی ہیں۔ میری بہنیں تو فارغ ہیں اس لیے پہلے انہیں مجھے خط لکھنا چاہیے رخصت ہوتے وقت لیڈیا سے زیادہ وکہم اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا۔ خوبصورت نظر آرہا تھا اور باتیں بھی بہت دلکش تھیں۔ اس کے جانے کے بعد مسٹر بینٹ نے کہا کہ یہ تو فنکار انسان ہے پہلی مرتبہ ہی ایسے شخص سے پالا پڑا ہے۔ ہر وقت مسکراتے ہوئے دانتوں کی نمائش ایسے کرتا ہے جیسے اس سے زیادہ عقلمند کوئی اور نہ ہو۔ اور ہمارے ساتھ تو اسے بہت ہی محبت ہے میں تو اس پر فدا ہو چکا ہوں سر بلین لوکس کی بیٹی کا شوہر بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

مسز بینٹ نے طویل عرصے تک اپنی بیٹی کی جدائی محسوس کی خاموش اور اداس رہی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ آپ کو تو خوش ہونا چاہیے کہ آپ کی چار غیر شادی شدہ بیٹیاں آپ کے پاس ہیں۔ مسز بینٹ نے جواب دیا کہ شادی دور جانے کی وجہ نہیں ہے بلکہ اس کے شوہر کی ملازمت کی وجہ سے اسے مجھ سے دور ہونا پڑا۔ پھر یہ اداسی اس خبر سے ختم ہو گئی جب علم ہوا کہ نیدر فیلڈ پارک کی صفائی وغیرہ کی جا رہی ہے کیونکہ اس کا مالک ایک دو روز بعد چند ہفتے شکار کے لئے وہاں پر گزارے گا۔ مسز بینٹ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کیا کرے۔ بار بار جین کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگتیں مگر اپنی بہن

سے کہنے لگیں کہ اس سے ہمارا کیا رشتہ ہے کہ ہم اس سے ملاقات کریں گے میں تو پہلے ہی کہہ چکی تھی کہ اب اس سے کبھی نہیں ملوں گی۔ پھر پوچھنے لگیں کہ کیا واقعی یہ خبر سچ ہے تو بہن نے کہا کہ بالکل سچ ہے۔

جین کا رنگ ہی اس خبر سے تبدیل ہو گیا بہت عرصے سے ایلزبیتھ کے سامنے اس کا نام نہیں لیا تھا۔ اب اکیلے میں کہنے لگی کہ جب یہ خبر سنی تو ذہن میں تکلیف محسوس کی۔ مگر اس کی وجہ یہ تھی کہ میں نے سوچا کہ ہر شخص یہ بات سن کر میری طرف دیکھ رہا ہے مگر اس خبر نے نہ مجھے خوشی پہنچائی ہے اور نہ ہی کوئی دکھ ہوا ہے۔ اور مزید خوشی کی یہ بات ہے کہ وہ اکیلا رہے ہیں اور چونکہ ان کی بہنیں ساتھ نہیں ہیں اس لیے ان سے ملاقات بھی کم ہی ہو گی۔ اور اصل پریشانی مجھے دوسرے لوگوں کی باتوں کی وجہ سے ہے۔

ایلزبیتھ سوچ رہی تھی کہ وہ کیوں آرہا ہے کیا وہ بھی اس کی بہن سے محبت کرتا ہے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آئی تھی کہ کیا ڈارسی کی اجازت اس کے یہاں آنے میں شامل تھی یا نہیں۔ پھر سوچنے لگی کہ اس کے اپنے لئے بھی یہاں پر آنے میں مشکلات ہوں گی مگر اس بارے میں زیادہ سوچنا نہیں چاہیے۔ اپنی بہن کی بے چینی صاف نظر آرہی تھی ایک سال پہلے جس موضوع پر اس کے والدین گفتگو کرتے تھے اب وہ موضوع دوبارہ سامنے آرہا تھا۔ ماں نے ایک مرتبہ پھر اپنے شوہر سے کہا کہ جیسے ہی وہ ملنے آئے تو آپ اس سے ملاقات ضرور کریں۔ باپ نے کہا کہ پچھلی مرتبہ سے اس کے کہنے پر وہ چلا گیا کہ اس کی کسی بیٹی سے اس کی شادی ہو جائے گی مگر اب ایسی غلطی نہیں کرے گا۔ بیوی نے کہا کہ تہذیب کا تقاضا یہی ہے۔ تو شوہر نے جواب دیا کہ میں ایسی تہذیب پر لعنت بھیجتا ہوں یہ درست نہیں ہے کہ ایک پڑوسی اگر واپس آئے تو میں اسے ملنے جاؤں اسے خود مجھ سے ملنے آنا چاہیے۔ مسز بینٹ نے کہا آپ کی مرضی مگر میں اسے کھانے پر ضرور بلاؤں گی۔ دوسرے خاندانوں کو ملا کر تیرہ کے قریب لوگ شامل ہو جائیں گے اور اس پر خاص توجہ دی جا سکے گی۔ مگر پھر افسوس تھا کہ کہیں اس کے ہمسایہ اس سے پہلے بنگلی کے قریب نہ چلے جائیں۔

جین نے اپنی بہن سے کہا کہ مجھے ان کے آنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن جس طرح لوگ بات کرتے ہیں وہ میرے لئے پریشانی کا باعث ہوتا ہے۔ اور جب واپس چلے جائیں گے تو میں خوشی محسوس کروں گی۔ ایلزبیتھ نے جواب دیا کہ تم بہت ہمت والی ہو اور اس لیے تمہیں میری تسلی کوئی معنی نہیں رکھتی۔

ڈارسی دوبارہ ایلزبیتھ کو شادی کی دعوت دیتا ہے اور وہ قبول کر لیتی ہے

مسٹر بنگلی کے وہاں آنے کے بعد مسز بینٹ روزانہ حساب لگاتیں کہ دعوت کب دی جا سکتی ہے۔ اور افسوس تھا کہ دعوت سے پہلے اس سے ملاقات نہیں ہو سکتی مگر تیسرے دن ہی اسے اپنے گھر کی جانب آتے ہوئے دیکھا۔ پریشانی کی حالت میں اپنی بیٹیوں کو آواز دی جین وہاں پر بیٹھی رہی مگر ایلزبیتھ اپنی ماں کا حکم ماننے کے لیے ان کے قریب آ گئی۔ کھڑکی سے دیکھا تو بنگلی اور ڈارسی دونوں اپنے گھوڑوں پر وہاں آ رہے تھے۔ کٹی نے کہا کہ وہ لمبا چوڑا اور غرور میں بھرا ہوا انسان بھی ان کے ساتھ آ رہا ہے۔ مسز بینٹ نے کہا کہ مسٹر بنگلی کے ہر دوست کو یہاں پر خوش آمدید کہا جائے گا اگرچہ میں اس شخص کی صورت بھی دیکھنا نہیں چاہتی۔ یہ سن کر جین نے ایلزبیتھ کی طرف پریشانی سے دیکھا اسے اپنی بہن کے اس کے ساتھ تعلقات کا صحیح طور پر علم نہیں تھا اور سمجھ رہی تھی کہ ایلزبیتھ اس کی موجودگی پسند نہیں کر رہی ہو گی۔ دونوں بہنیں پریشانی میں ایک دوسرے کے لئے ہمدردی کا احساس رکھتی تھیں۔ مسز بینٹ کے الفاظ ان کے کانوں میں پڑ رہے تھے کہ وہ ڈارسی کو صرف بنگلی کی وجہ سے برداشت کریں گی۔ دراصل ایلزبیتھ نے اب تک کسی دوسرے کو اپنے ماموں کے لکھے گئے خط اور ڈارسی نے جو مدد کی تھی اس کے بارے میں آگاہ نہیں کیا تھا۔ یہ بھی نہیں بتایا تھا کہ وہ اب ایک بالکل مختلف انسان ہے مگر جین پھر بھی خیال کر رہی تھی کہ ڈارسی کا اس کے خاندان پر احسان ہے اور دونوں بہنیں دونوں آدمیوں میں دلچسپی لے رہی ہیں۔ اگرچہ اس کی سوچ کے مطابق اس کی محبت بنگلی کیلئے اپنی بہن سے زیادہ تھی اور وہ اس بات پر بھی حیران تھی کہ وہ لوگ نہ صرف نیدر فیلڈ آئے بلکہ ان کے گھر بھی خود ہی ملنے آ گئے ہیں۔ سوچنے لگی کہ شاید بنگلی اب بھی اس کے لیے محبت کے جذبات رکھتا ہو جس سے اس کے چہرے پر تازگی آ گئی۔ مگر اس چیز کا یقین نہ تھا اور سوچا کہ ان لوگوں کے رویے دیکھ کر ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اپنے آپ کو کام میں مصروف کر دیا ملازم نے ان کے آنے کی اطلاع دی تو ایلزبیتھ نے اس کی طرف دیکھا اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔ انہوں نے دونوں مہمانوں کو بہت اچھے طریقے سے خوش آمدید کہا۔ ایلزبیتھ نے کم سے کم گفتگو کی ڈارسی کی طرف دیکھا جو بہت سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔ سوچا کہ پیمبرلے میں اس کا رویہ بہتر تھا مگر شاید وہ ماموں اور ممانی کی وجہ سے ہو۔ دونوں بیٹیوں نے ماں کو جس شاندار طریقے سے بنگلی کا استقبال کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے شرمندگی محسوس کی جبکہ

ڈارسی کو اتنی اہمیت نہ دی۔ ڈارسی نے اس کے ماموں اور ممانی کی خیریت دریافت کی تو شرمندگی سے جواب دیا۔ اگرچہ اس کی خواہش تھی کہ اسے دیکھے اور اس سے بات کرے مگر اس کی سنجیدگی دیکھ کر اپنے آپ پر غصہ چڑھا کہ اس نے مایوسی کیوں محسوس کی۔ سوچنے لگی کہ اگر کوئی بات نہیں تھی تو پھر ان لوگوں کے آنے کا مقصد کیا ہے۔ اس کی بہن کی خیریت دریافت کی جبکہ مسز بینٹ نے بنگلی سے پوچھا کہ وہ بہت عرصے بعد وہاں پر آئے ہیں۔ لوگوں کا خیال تھا کہ اب آپ کبھی نہیں آئیں گے اس دوران میں میری ایک بیٹی کی شادی ہو چکی ہے۔ شارلٹ لوکس کی بھی شادی ہو گئی ہے اخبار میں بھی میری بیٹی کی شادی کے بارے میں خبر آئی مگر بہت تھوڑی۔ اس کے ماموں اور ممانی نے اس سلسلے میں بہت کام کیا۔ بنگلی نے جب مبارکباد دی تو ایلزبیتھ نے بہت زیادہ شرمندگی محسوس کی اور ڈارسی کی طرف دیکھنے کی تو بالکل ہمت ہی نہ ہوئی۔ مسز بینٹ نے بات جاری رکھی کہ بیٹی کی شادی سے ماں کو بہت خوشی ہوتی ہے مگر جس طرح وہ دور چلی گئی ہے اس سے بہت زیادہ اداس ہوں۔ وکھم کے دوستوں نے احسان کرتے ہوئے اسے فوج کی ملازمت دلا دی۔ ایلزبیتھ کو معلوم ہو چکا تھا کہ اس کی ماں یہ سب کچھ ڈارسی کو سنا رہی ہے اور پوری ہمت کر کے بنگلی سے سوال کیا کہ آپ کتنے عرصے یہاں رہیں گے۔ اس نے جواب دیا کہ کچھ ہفتے مسز بینٹ نے کہا کہ مسٹر بینٹ بھی اپنی زمینوں پر آپ کے لئے شکار کا انتظام کر کے خوشی محسوس کریں گے اور اپنے بہترین پرندے آپ کے لئے چھوڑیں گے۔

ایلزبیتھ ماں کی اتنی خراب گفتگو سن کر بہت ہی زیادہ شرمندہ تھی۔ اور سوچ رہی تھی کہ دونوں بہنیں کئی سال تک اس شرمندگی کو بھلا نہیں سکیں گی۔ اور دل میں خواہش ظاہر کی کہ دوبارہ ان دونوں آدمیوں سے کبھی ملاقات نہ ہو۔ لیکن جلد ہی اس وقت خوشی محسوس کی جب دیکھا کہ بنگلی اس کی بہن کی طرف خاص توجہ دے رہا ہے۔ جین کے انداز سے محسوس نہیں ہو رہا تھا کہ اسے کسی قسم کی رنجش ہے۔ اسے اپنی بہن کی عادت کا پتا تھا کہ جتنی مرضی بڑی بات ہو جائے وہ اپنے چہرے سے کسی کو اس چیز کا اندازہ نہیں ہونے دیتی۔ مسز بینٹ نے ان دونوں مہمانوں کی واپسی کے وقت بہت احترام سے گفتگو کی اور انہیں کھانے کی دعوت دے دی۔ اور کہنے لگی کہ یہ تو ان پر قرض ہے کیونکہ پچھلی مرتبہ انھوں نے دعوت پر آنا تھا جو کہ وہ نہ آئے بلکہ ان کے نہ آنے کا افسوس بھی ہوا۔ یہ الفاظ بنگلی کو پریشان کرنے کے لیے کافی تھے مگر اس نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے اس چیز پر معافی طلب کی کہ بہت ضروری کام کی وجہ سے جلدی واپس جانا پڑا۔ جبکہ مسز بینٹ تو دل میں خواہش رکھتی تھی کہ آج ہی ان لوگوں کو کھانا کھلا دیں۔ مگر اپنے آپ کو بڑی مشکل سے روکا کیونکہ جلدی میں شاندار کھانے تیار نہیں ہو سکتے تھے جن سے وہ اپنے مہمانوں پر رعب ڈال سکتی۔ مہمان بھی ایسے کہ دس ہزار پاؤنڈ سالانہ کی آمدنی تو سوچا کہ ان کے شایان شان ہی کھانے بھی ہونے چاہئیں۔

جب وہ لوگ چلے گئے تو ایلزبیتھ اپنے افسردہ پن کو دور کرنے کے لئے باہر گھومنے چلی گئی۔ اسے مسٹر ڈارسی پر غصہ بھی تھا اور حیرت بھی کہ اگر انہوں نے کوئی بات نہیں کرنی تھی تو وہاں پر انہیں آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔ کوئی ایسا نقطہ ذہن میں نہیں آرہا تھا جسے سوچ کر وہ خوشی محسوس کرتی ہیں۔ میرے ممانی اور ماموں کے ساتھ جس طرح وہ خوش اخلاقی سے پیش آرہے تھے میرے ساتھ بھی اسی طرح گفتگو کر سکتے تھے اگر چاہتے تو۔ مگر میرے لئے ان کی نظروں میں کوئی اہمیت نہیں اس نے سوچا کہ اب اس معاملے پر وہ مزید ذہنی کوفت نہیں لے گی۔ پھر اپنی بہن کو اپنے قریب آتے دیکھا جو بہت خوش دکھائی دے رہی تھی کہنے لگی کہ مجھ میں قوت اعتمادی آگئی ہے اب وہ جب مرضی یہاں پر آئے میں پریشان نہیں ہوں گی۔ منگل کے دن رات کا کھانا ہمارے پاس ہی کھائیں گے۔ اب ساری دنیا کو پتہ چل جائے گا کہ ہم ایک دوسرے سے ملاقات تو کرتے ہیں مگر اس سے آگے کوئی توقع نہیں ہے۔ ایلزبیتھ نے ہنستے ہوئے کہا کہ پھر اسے بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہو گی۔ تو بہن نے کہا کہ پریشان نہ ہوں اب میں دوبارہ پچھلی والی صورتحال میں گرفتار نہیں ہوں گی۔ ایلزبیتھ نے کہا مگر وہ تو تمہاری محبت میں گرفتار ہو سکتا ہے۔

مسز بینٹ رات کے کھانے کے لئے زبردست منصوبے تیار کر رہی تھی کیونکہ بنگلی کے اچھے رویے نے اپنی بیٹی کے متعلق خواہشات کو دوبارہ پیدا کر دیا تھا۔ بہت زیادہ تعداد میں لوگ وقت پر پہنچ گئے۔ بنگلی اور ڈارسی بھی آئے تو ایلزبیتھ انہیں غور سے دیکھتی رہی کہ عاشق اپنی محبوبہ کی تلاش میں کہاں جاتا ہے۔ پچھلی تمام دعوتوں میں بنگلی ہمیشہ جین کے قریب ہی موجود رہا تھا۔ ماں نے بھی احتیاط برتیں اور اس کے قریب جانے سے گریز کیا اس نے جین کی طرف دیکھا جو مسکرا رہی تھی تو اس کے قریب نشست سنبھال لی۔ ایلزبیتھ نے مسٹر ڈارسی کی طرف دیکھا مگر وہ انتہائی تہذیب کے دائرے میں نظر آرہا تھا تو ایلزبیتھ خیال کیا کہ شاید اس کے دوست نے اسے جین کے قریب جانے کی اجازت دے دی ہے۔ اور پھر جب بنگلی کی طرف دیکھا تو وہ ڈارسی کی طرف اس طرح دیکھ رہا تھا جن میں اطمینان بھی تھا اور کچھ ڈر بھی۔ ایلزبیتھ اپنی بہن اور بنگلی کو دیکھ کر اندازہ لگا چکی تھی کہ اگر بنگلی کو اپنی خواہشات کے مطابق فیصلہ کرنے دیا جائے تو وہ ضرور اس کی بہن سے شادی کرے گا۔ مگر اس کی اپنی حالت کچھ اچھی نہیں تھی کیونکہ ڈارسی کو اپنی ماں کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھ چکی تھی۔ اور اسے ڈر تھا کہ ڈارسی اس کی ماں کی عادات کو سخت ناپسند کرتا ہے۔ اس وقت اس کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ ڈارسی کو یہ بتانا چاہیے تھا کہ اسے علم ہے کہ اس نے اس کے خاندان پر کتنے زیادہ احسانات کئے ہیں اور کم از کم ہم لوگ اس بارے میں ضرور جانتے ہیں۔ اور اسے یقین تھا کہ شام کو وہ دونوں ضرور ایک ساتھ بیٹھ کر گفتگو کریں گے۔ وہ ڈرائنگ روم میں مہمانوں کے آنے کا انتظار کر رہی تھی کیونکہ اس کے بعد ہی صورتحال واضح ہونی تھی۔ اور سوچا کہ اگر آج ڈارسی نے اس سے بات نہ کی تو پھر وہ پھر کبھی بھی اس سے بات نہیں کرے گی۔

جین ایک جانب چائے تیار کر رہی تھی اور دوسری طرف ایلزبیتھ کافی کی تیاری میں مشغول تھی۔ مگر اسے یہ دیکھ کر سخت مایوسی ہوئی کہ دونوں کے پاس ہی بہت زیادہ خواتین موجود تھیں جن کی وجہ سے مردان کے قریب نہیں آسکتے تھے۔ ڈارسی کمرے کے دوسری جانب چلا گیا اور ایلزبیتھ لوگوں کو کافی دیتے ہوئے پریشانی محسوس کر رہی تھی اور پھر اپنے آپ پر ایسی فضول حرکت پر اسے غصہ چڑھنے لگا۔ سوچنے لگی کہ ایک دفعہ تو میں نے شادی سے منع کر دیا تھا اب کیا وہ بیوقوف ہے کہ دوبارہ ایسی حرکت کرے گا۔ کوئی مرد بھی اپنی بے عزتی اس طرح برداشت نہیں کر سکتا مگر کچھ دیر کے بعد وہ خود اس کے پاس آگیا۔ ایلزبیتھ نے اس کی بہن کے بارے میں پوچھا تو بتایا کہ وہ پیمبرلے میں کرسمس تک موجود رہے گی۔ دونوں کے ذہن میں کچھ نہیں آرہا تھا کہ اس موضوع پر بات کرے اور جب ایک لڑکی نے آج صبح سے بات شروع کی تو ڈارسی دوسری طرف چلا گیا۔ ایلزبیتھ نے سوچا کے تاش کے کھیل کے دوران دوبارہ اس سے بات چیت ہو سکے گی مگر دوبارہ اس کی ماں نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا۔ اگرچہ دونوں ایک دوسرے سے دور بیٹھے ہوئے تھے مگر جب ایلزبیتھ اس کی طرف دیکھتی تو وہ اسی کی جانب دیکھ رہا ہوتا تھا۔ کھیل پر دھیان نہ ہونے کی وجہ سے وہ لوگوں سے ہارتے رہے۔ مسز بینٹ کی بہت خواہش تھی کہ وہ دونوں کچھ دیر ٹھہریں مگر ان کی گاڑی سب سے پہلے آگئی اور انہیں جانا پڑا۔

ان کے جانے کے بعد مسز بینٹ نے کہا کہ بہت شاندار دعوت تھی سب کچھ بہترین طریقے سے ہو گیا اور کھانا تو اس سے زیادہ شاندار ممکن ہی نہ تھا۔ لوگ کہہ رہے تھے کہ اس سے بہتر ہرن کی ران انہوں نے کبھی نہیں کھائی تھی۔ لوکس کے خاندان سے کہیں گنا زیادہ بہترین سوپ تیار کیا گیا تھا۔ ڈارسی نے تو خود تیتروں کی تعریف کی کہ شاندار اور بہترین طریقے سے پکائے گئے تھے۔ جین تم بہت حسین لگ رہی تھی۔ مسز لونگ نے بھی اس بات کی تائید کی مسز لونگ نے اور بھی بہت اچھی باتیں کی اتنے اچھے لوگ آج کل ملتے ہیں کہاں ہیں ان کی خاندان کی بچیاں بھی بہت تمیز دار ہیں۔ اگرچہ بالکل بھی خوبصورت نہیں مگر پھر بھی مجھے اچھی لگتی ہیں۔ مسز بینٹ سوچ رہی تھی کہ بنگلی اور اس کی بیٹی کی بات پکی ہو چکی ہے مگر دوسرے دن بھی جب شادی کی دعوت نہیں دی گئی تو وہ حیران تھی۔ جبکہ جین اور ایلزبیتھ گفتگو کر رہی تھیں کہ اب ان آدمیوں سے ملاقاتیں ہوتی رہیں گی۔ جب ایلزبیتھ نے مسکرا کر اپنی بہن کی طرف دیکھا تو اس نے کہا دیکھو مجھے تنگ نہ کرو بات صرف اتنی ہے کہ اب مجھے آدمیوں سے بات کرنے کا سلیقہ آگیا ہے اور لطف بھی آتا ہے اس سے زیادہ اور کوئی بات نہیں۔ ایلزبیتھ نے جواب دیا کہ مجھے پھر مسکرانے کا دل چاہ رہا ہے مگر تم نے اس چیز پر بھی پابندی لگا دی ہے۔ جین نے کہا کہ مجھے یہ کہنے پر مجبور نہ کرو کہ میں اس سے زیادہ کچھ اور توقع کر رہی ہوں۔ ایلزبیتھ نے کہا ٹھیک ہے اگر تم جان بوجھ کر انجان بن رہی ہو تو کوئی بات نہیں اپنی ذاتی سوچوں میں شامل نہ کرو۔

چند دن بعد بنگلی دوبارہ اکیلا ان کے گھر آیا۔ ڈارسی دس دنوں کے لئے لندن چلا گیا تھا اس کا رویہ بہت اچھا تھا۔ مسز بینٹ نے اسے رات کے کھانے کی دعوت دی تو اس نے شکریہ کے ساتھ منع کر دیا کیونکہ کہیں اور دعوت میں جانا تھا۔ کہنے لگا کہ پھر کبھی دعوت میں ضرور شریک ہوں گا۔ اور دوسرے دن کی دعوت قبول کر لی اور دوسری صبح اتنی جلدی وہاں پر پہنچ گیا کہ لوگ ابھی تیار بھی نہیں ہوئے تھے۔ ماں نے چیخ کر اپنی بچیوں کو کہا کہ فوری طور پر تیار ہو جائیں کیونکہ مسٹر بنگلی آ چکے ہیں۔ جین کے کہنے پر کے کٹی بہت تیزی سے تیار ہوتی ہے اور بہت پہلے تیار ہو کر نیچے چلی جائے گی اس کی ماں چیخ کر بولی کہ اسے چھوڑو وہ تم سے ملنے آئے ہیں۔ لیکن جین کی ہمت نہیں تھی کہ ایلزبیتھ کے بغیر نیچے جا سکے۔ شام کے وقت مسز بینٹ کا خیال تھا کہ ان دونوں کو اکیلے میں بات کرنی چاہیے۔ اس لیے کیتھرین اور ایلزبیتھ کو آنکھوں کے اشارے سے وہاں سے جانے کے لیے کہتی رہی مگر وہ دونوں وہاں بیٹھی رہیں۔ دراصل انہوں نے اپنی ماں کی طرف دیکھا ہی نہ تھا اور جب کٹی نے اپنی ماں کو دیکھا تو کہنے لگی امی جان آپ آنکھوں سے کیوں اشارے کر رہی ہیں آپ کیا کہنا چاہتی ہے۔ ماں نے کہا میں نے تو کوئی اشارہ نہیں کیا بیٹی۔ مگر جب دیکھا کہ وہ لوگ اٹھنے کے لیے تیار نہیں ہیں تو خود کٹی سے کہنے لگی بیٹی مجھے تم سے بات کرنی ہے ادھر آؤ۔

جین کی خواہش تھی کہ ایلزبیتھ وہاں پر بیٹھی رہے مگر تھوڑی دیر بعد ہی ماں نے دروازہ کھولا اور جھانک کر کہا کہ ایلزبیتھ بات سنو تم سے ضروری بات کرنی ہے باہر آؤ۔ اور پھر اسے کہا کہ ان دونوں کو اکیلے میں بات کرنے دو یہ کہہ کر وہ تو اوپر چلی گئی۔ مگر ایلزبیتھ ڈرائنگ روم میں پہنچ گئی اور مسز بینٹ کی کوئی ترکیب کامیاب نہ ہوئی۔ بنگلی بہت اچھے طریقے سے بات چیت کر رہا تھا مگر کھل کر بات کرنے کی اس میں بھی ہمت نہ تھی۔ دوسرے لوگوں کو بھی وہ خوش دلی سے برداشت کرتا رہا اور اس کی ماں کی خراب عادات کو بھی۔ جب وہ جانے لگا تو مسز بینٹ نے پروگرام بنا دیا کہ دوسرے دن اس کے شوہر کے ساتھ شکار کھیلے۔ مسز بینٹ اس سے بہت خوش تھی۔ اگرچہ ایلزبیتھ اور جین کے درمیان اس موضوع پر کوئی بات نہ ہوئی مگر ایلزبیتھ سوچ رہی تھی کہ جلد ہی تمام معاملات طے پا جائیں گے اور ڈارسی کی رضامندی بھی ضرور اس میں شامل ہو گی۔

بنگلی اور مسٹر بینٹ نے دوسرے دن ایک ساتھ شکار کھیلا اور ایک دوسرے کی صحبت سے بہت لطف اندوز ہوئے۔ کھانا کھانے کے بعد دوبارہ ماں نے تمام لوگوں کو علیحدہ کر کے بنگلی اور جین کو اکیلے میں گفتگو کا موقع فراہم کیا۔ ایلزبیتھ نے دیکھا کہ تمام لوگ تاش کھیلنے والے ہیں تو خود خط لکھنے چلی گئی۔ اور جب واپس آ کر دروازہ کھولا تو حیران پریشان رہ گئی کیونکہ اس کی بہن اور بنگلی اکیلے کھڑے ہو کر بات چیت میں مصروف تھے۔ ان کے چہروں سے علم ہو رہا تھا کہ وہ شادی کے موضوع پر بات کر چکے ہیں۔ ایلزبیتھ دوبارہ واپس جانے لگی تو بنگلی اس کی بہن کے کان میں کچھ کہہ کر باہر چلا گیا۔

بہن بہت خوشی سے ایلزبیتھ سے گلے ملی اور کہنے لگی کہ آج اسے دنیا کی سب سے بڑی خوشی نصیب ہوئی ہے۔ ایلزبیتھ بھی بہت خوش تھی اور اپنی بہن کو بہت مبارکباد دی۔ بنگلی ابو جان کو بتانے کے لئے گئے ہیں تو مجھے جا کر امی جان کو اس خوشخبری کے بارے میں بتانا چاہیے۔ ماں یہ سن کر بہت ہی زیادہ خوش ہوئی۔ جبکہ ایلزبیتھ اکیلے میں سوچ رہی تھی کہ تمام سازشیں ناکام ہوئی اور بہن کو خوشیاں نصیب ہوئیں۔ مسٹر بینٹ سے اس بارے میں بات کرنے کے بعد بنگلی واپس آ کر ایلزبیتھ سے پوچھنے لگا کہ جین کہاں ہے۔ اور دونوں نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی محبت سے ہاتھ ملایا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ آج اسے دنیا کی سب سے بڑی خوشی نصیب ہو گئی ہے۔ ایلزبیتھ بھی سوچ رہی تھی کہ واقعی یہ خوش نصیب انسان ہے کیونکہ اس کی بہن نہ صرف خوبصورت تھی کہ مزاج بھی اچھا تھا اور عقلمند بھی تھی۔ مسز بینٹ کے حسن میں بھی اس خوشی کی خبر کو سن کر مزید اضافہ ہو گیا تھا۔ مسٹر بینٹ حقیقت میں اس شادی کو بہت پسند کر رہے تھے۔ اور جب اپنی فیملی کے ساتھ وہ کھانے بیٹھے تو ان کی خوشی صاف محسوس کی جا سکتی تھی۔ بنگلی کے سامنے تو اس موضوع پر بات نہیں کی لیکن اس کے جانے کے فوراً بعد جین کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دی اور محبت سے اسے پیار کیا۔ اور کہنے لگے کہ تم دونوں کی جوڑی بہت اچھی ہے اور تم وہاں پر بہت خوش رہو گی دونوں کی عادات بہت ملتی جلتی ہیں اور ایک دوسرے کی باتوں کو مان بھی لیتے ہیں۔ اگرچہ اتنے سادہ دل ہو کہ کوئی نوکر بھی تمہیں اپنی باتوں سے بے وقوف بنا سکتا ہے۔ مگر جتنی دولت بھی تم خرچ کرو گی تمہاری سخاوت کی وجہ سے اس سے زیادہ رقم تمہارے پاس آتی رہے گی۔ جین نے کہا کہ وہ اس معاملے میں احتیاط سے کام لے گی۔ جب کہ ماں نے کہا کہ چار پانچ ہزار پاؤنڈ سالانہ کی آمدنی تو بہت زیادہ ہوتی ہے میں اس خوشی کی وجہ سے آج تمام رات سو نہیں سکوں گی۔ ایسا خوبصورت انسان میں نے پہلی مرتبہ زندگی میں دیکھا ہے۔ اور بہت پہلے مجھے یقین ہو گیا تھا کہ تمہاری اس سے ہی شادی ہو گی۔

وکہم اور لیڈیا کا تذکرہ مکمل طور پر ختم کر دیا گیا۔ جین سے اس کی چھوٹی بہنیں اب فرمائشیں کر رہی تھیں جو اس نے بعد میں پوری کرنی تھیں۔ نیدر فیلڈ پارک کی لائبریری استعمال کرنے کی اجازت میری مانگ رہی تھی۔ جبکہ کٹی کی خواہش تھی کہ وہاں پر سال میں کم از کم ایک دفعہ رقص کی محفل ضرور منعقد کی جائے۔

اس کے بعد بنگلی کا روزانہ ہی وہاں پر چکر لگنے لگا۔ چاہتا کہ جین کے پاس زیادہ سے زیادہ وقت گزارے اور جب کوئی قریبی ہمسایہ کھانے کی دعوت دیتا تو وہ قبول تو کر لیتا مگر دل میں غصہ محسوس کرتا۔

ایلزبیتھ کو جین کے ساتھ اب باتیں کرنے کا کم ہی وقت ملتا اور جب جین نہ ہوتی تو بنگلی ایلزبیتھ سے بات چیت کر کے بہت خوشی محسوس کرتا۔ اور بنگلی جب نہ ہوتا تو جین کی خواہش ہوتی کہ اپنی بہن سے دل کی باتیں کرے۔ اس نے بتایا کہ جب وہ لندن میں تھے تو انہیں یہ علم نہیں ہوا تھا کہ میں وہاں پر موجود ہوں۔ پہلے تو میں سوچ رہی تھی کہ شاید انہیں

پتہ ہو گا۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ اس کا بھی ایسا ہی خیال تھا لیکن کیا انہوں نے بتایا کہ ایسا کیوں ہوا۔ جین کہنے لگی کہ ان کی بہنوں کی وجہ سے ہی یہ ہوا ہو گا کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ میں ان کے بھائی سے ملوں۔ اور حقیقت میں وہ مجھ سے کہیں بہتر لڑکی سے ان کی شادی کروانا چاہتی تھیں جس شادی سے انہیں بے شمار فائدے حاصل ہوتے۔ اب بھائی کی خوشی کے لئے مجھے برداشت کر لیں گی لیکن ہمارے درمیان دوری تو ہمیشہ رہے گی۔ ایلزبیتھ نے اسے شاباش دی اور کہا کہ پہلی مرتبہ اسے واقعی احساس ہوا ہے کہ اگر بنگلی کی بہنیں اس کے قریب آنا بھی چاہیں گی تو صرف دکھاوے کے طور پر۔ جین کہنے لگی کہ نومبر میں ہی انہیں مجھ سے محبت ہو گئی تھی لیکن انہیں بتایا گیا کہ میں ان سے محبت نہیں کرتی۔ ان کی عادت اتنی اچھی ہے کہ اگر انہیں علم ہوتا تو وہ مجھ سے کبھی دور نہیں رہ سکتے تھے۔ ایلزبیتھ کو دل میں خوشی محسوس ہوئی کہ ڈارسی نے سب کی ہی عزت رکھی ہے اور بہت اچھے طریقے سے معاملے کو سنبھالا ہے۔ جین نے کہا کہ مجھے بہت ہی زیادہ خوشی نصیب ہوئی ہے اور میری خواہش ہے کہ تم بھی اتنی خوش نصیب ثابت ہو۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ وہ کبھی بھی اتنی خوش نصیب نہیں ہو سکتی اور اگر بہت خوش قسمت ہوئی بھی تو شاید مسٹر کولنز جیسا کوئی اور شخص میری زندگی میں آجائے۔

مسز بینٹ نے یہ خبر مسز فلپس کو پہنچادی اور جہاں سے تمام گھروں تک یہ پہنچ گئی۔ لیڈیا کے خراب حالات کی وجہ سے چند دن پہلے جس گھر کو لوگ بہت بدقسمت سمجھ رہے تھے آج وہ ان کے نزدیک دنیا کا خوش قسمت ترین گھر تھا۔ بنگلی اور جین کی منگنی ہو گئی جس کے ایک ہفتے بعد تمام خواتین نے باہر چار گھوڑوں والی گاڑی کی آواز سنی۔ گاڑی شاندار اور لمبے سفر والی تیز رفتار تھی اور کسی جاننے والے کی نہیں تھی۔ بنگلی کی کسی سے ملنے کی خواہش نہیں تھی اس لیے جین کو لے کر درختوں کی طرف چلا گیا۔ باقی خواتین سوچ رہی تھیں کہ کون ہو سکتا ہے کہ دروازہ کھلا اور لیڈی کیتھرین انہیں نظر آئی۔ سب لوگ حیران پریشان تھے مسز بینٹ اور کٹی تو انہیں جانتی نہیں تھی۔ مگر ایلزبیتھ کیلئے بہت ہی حیران کر دینے والی صورت حال تھی۔ وہ بہت غرور میں نظر آرہی تھی اور ایلزبیتھ کے سلام کا جواب بھی صرف تھوڑا سا سر کو ہلا کر رکھ دیا۔ ایلزبیتھ نے اپنی امی سے ان کا تعارف کروایا جو بہت حیران پریشان بھی تھی اور بہت خوش بھی کہ اتنی عظیم ہستی ان کے گھر تشریف لائی ہے اور ان کے آنے کا شکریہ ادا کیا۔ مگر جواب کچھ اچھے انداز میں نہ دیا گیا اور ایلزبیتھ سے کہنے لگی کہ کیا یہ تمہاری والدہ ہیں اور وہ تمہاری چھوٹی بہن۔ مسز بینٹ نے بہت ادب سے جواب دیا کہ جی میں اس کی والدہ ہوں اور یہ اس کی چھوٹی بہن ہے۔ سب سے چھوٹی بیٹی کی کچھ عرصے پہلے ہی شادی ہوئی اور بڑی بیٹی کی جس کے ساتھ شادی ہونی ہے باغ میں اس کے ساتھ موجود ہے۔ لیڈی کیتھرین نے جواب دیا کہ آپ کا باغ تو بہت ہی چھوٹا ہو گا تو جواب دیا کہ آپ کے باغ سے بہت ہی چھوٹا ہے مگر مقابلہ کیا جائے لوکس کے پارک

کے ساتھ تو اس سے بڑا ہے۔ لیڈی کیتھرین نے ایک اور حملہ کیا کے اس کمرے کی کھڑکیاں تو سورج کی جانب کھل رہی ہیں اس لیے یہ بہت گرم ہو جاتا ہو گا۔ مسز بینٹ نے جواب دیا کہ یہاں کم ہی بیٹھا جاتا ہے۔ پھر مسٹر اینڈ مسز کولنز کی خیریت پوچھی تو جواب دیا گیا کہ ہاں پرسوں جب ان سے ملاقات ہوئی تو وہ بالکل ٹھیک تھے۔ ایلزبیتھ سوچ رہی تھی کہ شاید وہ یہاں پر شارلٹ کا خط دینے کے لیے آئی ہیں مگر ایسا نہ کیا گیا۔ مسز بینٹ نے کھانے کی دعوت دی تو وہ منع کر دی اور ایلزبیتھ سے مخاطب ہو کر کہا کہ اس کے ساتھ باغ کا چکر لگانا چاہتی ہے۔

ایلزبیتھ نے ان کے ساتھ گھومنا شروع کیا اور سمجھ چکی تھی کہ اس وقت اس عورت کا مزاج ٹھیک نہیں ہے اور بدتمیزی سے بات کر رہی ہے۔ لیڈی کیتھرین نے سوالیہ انداز میں پوچھا کہ میرے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے۔ یہ بات سن کر ایلزبیتھ حیران کھڑی تھی کیونکہ اسے مطلب سمجھ نہیں آیا تھا اور کہا کہ اسے اس چیز کا علم نہیں ہے۔ تو بہت غصے میں لیڈی کیتھرین نے کہا کہ کوئی اس سے بدتمیزی کرے یہ کبھی بھی برداشت نہیں کرے گی۔ میں دوسروں سے محبت اور خلوص سے ملتی ہوں اسی لیے لوگ مجھے پسند کرتے ہیں۔ اور اس معاملے میں بھی اچھا رویہ ہی اختیار کروں گی مگر دو روز پہلے مجھے ایک ایسی اطلاع ملی جو میرے لئے بہت پریشانی کا باعث ہے۔ یہ کہ تمہاری بہن کا ایک بہت اچھی جگہ رشتہ ہو رہا ہے اور تمہاری شادی بھی میرے بھانجے ڈارسی کے ساتھ ہونے والی ہے۔ مگر میں سمجھتی ہوں کہ یہ بالکل جھوٹی افواہ ہے کیونکہ ڈارسی ایسی کوئی حرکت نہیں کر سکتا۔ مگر پھر بھی میں نے بہتر خیال کیا کہ تمہیں بتا دوں کہ میں اس چیز کو ہرگز پسند نہیں کروں گی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ اگر آپ اس کو صرف جھوٹی افواہ ھی مانتی ہیں تو اتنی دور سے اپنے آنے کی زحمت کیوں گوارا کی۔ میں کچھ بھی سمجھنے سے قاصر ہوں۔ جو کچھ آپ کہہ رہی ہیں مجھے اس بارے میں کچھ علم نہیں۔ لیڈی کیتھرین نے کہا کہ تم جھوٹ بول رہی ہو کیوں کہ یہ خبر تو تم نے خود ہی پھیلائی ہے۔ ایلزبیتھ کے انکار پر اس نے کہا کہ اچھا تو تم کہہ دو کہ اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ میں پابند نہیں ہوں کہ آپ کے ہر سوال کا جواب دوں۔ لیڈی کیتھرین اور زیادہ غصے میں آچکی تھیں اور کہنے لگیں کہ ایسے انداز میرے لیے ناقابل قبول ہوتے ہیں۔ میں یہ پوچھ کر تسلی کرنا چاہتی ہوں کہ میرے بھانجے نے تم سے کبھی شادی کے بارے میں گفتگو نہیں کی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ ابھی آپ نے خود ہی کہا تھا کہ یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ تو جواب آیا کہ کوئی اپنے ہوش و حواس میں ایسا نہیں کر سکتا تم اس پر ڈورے بھی تو ڈال سکتی ہو۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ ایسی صورت میں کیا یہ بات آپ کو بتا سکتی ہوں۔ لیڈی کیتھرین نے کہا کہ اپنے عظیم مرتبہ کی وجہ سے فضول باتیں سننے کے عادی نہیں۔ ڈارسی کی سب سے قریبی رشتہ دار ہوں اس لیے ضروری ہے کہ ہر بات سے آگاہ رہوں۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ میرے معاملات میں دخل اندازی کا حق آپ کو حاصل نہیں ہے اور آپ کی اس طرح کی گفتگو سننے کے بعد اب میں بالکل بھی جواب نہیں دوں گی۔ لیڈی کیتھرین

نے کہا کہ میں تمہیں بات سمجھاتی ہوں کہ اگر تم ڈارسی سے شادی کرنے کے خواب دیکھ رہی ہو تو ایسا کبھی ممکن نہیں ہو سکے گا۔ کیونکہ اس کی شادی میری بیٹی کے ساتھ پکی ہو چکی ہے۔ اب بولو کہ تم کیا کہتی ہو۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ عجیب بات ہے ایک طرف تو آپ کہہ رہی ہیں کہ شادی آپ کی بیٹی کے ساتھ ہونی ہے اور دوسری طرف مجھ سے پوچھ رہی ہیں کہ کیا مسٹر ڈارسی نے مجھے شادی کی دعوت دی ہے۔

لیڈی کیتھرین نے کچھ دیر سوچا اور کہنے لگی کہ ان دونوں کی شادی بچپن میں ہی طے ہو گئی تھی دونوں کی ماؤں کی یہ شدید خواہش تھی۔ اور اب جب شادی کا وقت آیا ہے تو ایک بہت ہی معمولی اور کم حیثیت لڑکی درمیان میں آ رہی ہے کیا تم میں ذرا بھی مروت اور اخلاق نہیں ہے کہ بچپن میں جن دو کی بات پکی ہو چکی ہے تم ان کے درمیان میں آ رہی ہو۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ آپ نے تو بہت ہی معمولی جواز پیش کیا ہے کہ چونکہ بچپن میں بات پکی ہو چکی تھی اس لیے میری مسٹر ڈارسی کے ساتھ شادی نہیں ہو سکتی اور اس سلسلے میں جتنا زور لگا سکتی تھی آپ نے لگایا۔ یہ تو مسٹر ڈارسی کی پسند ناپسند ہے کہ وہ کس سے شادی کرتے ہیں اور کس سے نہیں۔ اگر وہ آپ کی بیٹی سے شادی نہیں کرنا چاہتے تو ان کی مرضی ہے جس مرضی سے شادی کریں اور اگر مجھے شادی کے لیے کہیں گے تو میں ضرور ہاں کہوں گی۔ لیڈی کیتھرین نے کہا کہ انسان کی نیک نامی ہوتی ہے معاشرے کا خیال ہوتا ہے۔ اپنے فائدے بھی دیکھے جاتے ہیں تو اس کے خاندان کی ناراضگی مول لے کر اگر تم نے کوئی قدم اٹھایا تو ان عظیم لوگوں سے تمہارا تعلق بالکل ختم ہو جائے گا اور تمہیں بری نظر سے دیکھا جائے گا اور یہ شادی تمہارے لیے بدنامی کا باعث بن جائے گی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ جو باتیں آپ نے کی ہیں مسٹر ڈارسی سے شادی کرنے کے بعد ان معمولی چیزوں سے کہیں زیادہ خوشیاں نصیب ہوں گی۔ لیڈی کیتھرین نے کہا کے تم انتہائی بدتمیز ہو اور میں نے جو احسانات تمہارے اوپر کئے یے اسے بھی بھول چکی ہو۔ لیکن ہمیں بیٹھ کر بات کرنی چاہیے کیونکہ میں جس مقصد کے لئے آئی ہوں اسے پورا کر کے ہی جاؤں گی۔ نہ سننے کی مجھ میں عادت نہیں ہے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ جو کچھ میں نے کہہ دیا ہے اس پر قائم رہوں گی۔ لیڈی کیتھرین نے کہا کہ میری بات کے درمیان بولنے کی آج تک کسی نے جرات نہیں کی۔ ڈارسی اور میری بیٹی دونوں ہیں انتہائی امیر خاندان سے تعلق رکھتے ہیں پیدا ہی ایک دوسرے کے لئے ہوئے ہیں۔ دونوں کے پاس بے شمار دولت اور جائیداد ہے۔ اور ہر شخص یہ جانتا ہے کہ ان دونوں کی شادی ہو گی اور اب تم جیسی لڑکی درمیان میں آ رہی ہے۔ جس کے پاس نہ دولت ہے نہ جائیداد نہ کوئی رتبہ ایسا بالکل بھی ممکن نہیں ہے۔ تمہیں تو اپنے جیسے کسی غریب انسان سے ہی شادی کرنی چاہیے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ اگرچہ مسٹر ڈارسی بہت دولت مند ہیں مگر میں بھی اعلی خاندان سے تعلق رکھتی ہوں۔ لیڈی کیتھرین نے جواب دیا کہ اگرچہ تمہارے باپ بلند مرتبہ ہیں مگر ماں تو نہیں ہے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ اگر آپ کے بھانجے کو میرے خاندان پر کوئی

اعتراض نہیں ہے تو آپ کیوں اس کا تذکرہ کر رہی ہیں۔ لیڈی کیتھرین کے دوبارہ منگنی کے بارے میں پوچھنے پر اس نے جواب دیا کہ نہیں میری ان سے منگنی نہیں ہوئی۔ جس پر لیڈی کیتھرین نے خوش ہو کر کہا کہ مجھے یقین دلاؤ کہ مستقبل میں بھی ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ مگر ایلزبیتھ نے ایسا وعدہ کرنے سے انکار کر دیا تو لیڈی کیتھرین نے غصے میں کہا کہ تمہاری بات سن کر مجھے افسوس ہوا ہے اور میں یہ جواب سن کر ہی یہاں سے جاؤں گی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ آپ مجھ پر زور ڈال کر یہ بات مجھ سے کبھی بھی نہیں کہلوا سکتیں۔ عظیم خاتون کی خواہش ہے کہ میں ان کے بھانجے سے شادی سے انکار کر دوں اور اگر ایسا ہو بھی جائے تو کیا ضمانت ہے کہ وہ آپ کی بیٹی سے ہی شادی کریں گے۔ اصل میں آپ نے اب تک اپنی بیٹی اور مسٹر ڈارسی کے بارے میں جو دلائل دیے ہیں ان میں بالکل بھی وزن نہیں۔ مجھ پر تو ان کا کوئی اثر نہیں ہوا اور آپ کے بھانجے کے بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتی۔ دوسرے اپنے معاملات میں مداخلت کی میں آپ کو اجازت نہیں دوں گی اور نہ ہی اس موضوع پر مزید بات کرنا چاہوں گی۔ تو لیڈی کیتھرین نے کہا ابھی ایک بات باقی ہے جو میں تم سے کہنا چاہتی ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ تمہاری چھوٹی بہن نے گھر سے فرار ہو کر شادی کی تھی اور جو حالات درست ہوئے وہ تمہارے باپ اور ماموں کے رقم خرچ کرنے کی وجہ سے ہوئے۔ تو کیا میرا بھانجا ایسے خاندان میں شادی کر سکتا ہے۔ اپنے اعلیٰ خاندان پر داغ لگوا سکتا ہے۔ ایلزبیتھ نے شدید غصے میں کہا کہ آپ حد سے آگے بڑھ رہی ہیں اس سے آگے میں مزید کچھ نہیں سنوں گی اور آپ کو خدا حافظ کہنا چاہتی ہوں۔ لیڈی کیتھرین اب بہت ہی زیادہ غصے میں کہنے لگی کہ میرے بھانجے کی عزت تم نے خاک میں ملا دینی ہے۔ تمہارے ساتھ رشتے سے تمام دنیا میں اس کی بدنامی ہو گی کیا اب بھی اسے شادی کا ارادہ ختم نہیں کرو گی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ اگرچہ ایسی کوئی بات نہیں ہے مگر ہر کوئی اپنی خوشی کو حاصل کرنے کا اختیار رکھتا ہے اور اس سلسلے میں دوسرے کی رائے کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ لیڈی کیتھرین نے کہا تو اس کا مطلب ہے کہ تم اسے برباد کرنے پر تل چکی ہو۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ مسٹر ڈارسی سے شادی میں کوئی برائی نہیں ہے ان کے خاندان کے غصہ کرنے کی میرے نزدیک کوئی اہمیت نہیں۔ اور دنیا کے پاس اتنا فارغ وقت نہیں کہ ان چیزوں پر اپنا وقت برباد کرے۔ لیڈی کیتھرین سخت غصے میں جاتے ہوئے بولے جا رہی تھی کہ تمہاری یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہو سکے گی۔ میرا خیال تھا کہ میری باتیں تمہاری عقل میں آجائیں گی میں تم سے بہت زیادہ ناراض ہوں اور جاتے کوئی کسی سے سلام دعا نہیں لوں گی۔

ایلزبیتھ بغیر کسی جواب کے گھر کے اندر آگئی۔ مسز بینٹ نے پوچھا اچھا کہ وہ باہر سے ہی کیوں چلی گئی۔ ایلزبیتھ نے کہا ان کا دل چاہا تو چلی گئی۔ مسز بینٹ نے کہا کہ بہت ہی اعلیٰ خاندان سے تعلق ہے اور کہیں اور جاتے ہوئے راستے میں یہ گھر نظر آیا ہو گا تو یہاں بھی آگئی ہوں گی کوئی خاص بات نہیں ہو گی۔ ایلزبیتھ نے کہا ہاں ایسی ہی بات تھی۔

ایلزبیتھ کے ذہن میں طوفان برپا تھا اور مسلسل سوچے جا رہی تھی کیا لیڈی کیتھرین نے اتنی دور کا سفر صرف اس لئے کیا تھا کہ اس سے ملاقات کریں اور منگنی توڑنے کے لیے کہیں۔ مگر ان تک یہ منگنی کی خبر کس نے پہنچائی پھر سوچا کہ اس کی بہن کی شادی ڈارسی کے بہت قریبی دوست بنگلی سے ہو رہی ہے۔ تو شاید اس لیے ذہن میں یہ خیال آیا ہو کہ ایک شادی کے بعد دوسری اسی قسم کی شادی بھی ممکن ہے۔ شاید نزدیکی لوکس لاج نے سب سے پہلے اس طرح سوچا ہو پھر شارلٹ اور مسٹر کولنز کے ساتھ خط میں اس کا تذکرہ کیا ہو اور یہ بات لیڈی کیتھرین کے کانوں تک پہنچ گئی ہو۔

ایلزبیتھ سوچنے لگی کہ یہ ممکن بھی ہے لیکن جب مزید اس بارے میں غور کیا تو سوچنے لگی کہ لیڈی کیتھرین کی ناراضگی سے بہت سے مسائل پیدا ہو جائیں گے۔ جو باتیں میرے ساتھ کی ہیں وہی اپنے بھانجے کے ساتھ کریں گی تو وہ سنجیدگی سے اس بارے میں غور کرے گا۔ شاید وہ اپنی خالہ سے بہت زیادہ تعلق بھی رکھتے ہوں۔ جب میرے خاندان کے کمتر ہونے کے بارے میں سنیں تو انہیں یہ باتیں واقعی بہت اہم معلوم ہوں اور اگر انہوں نے اپنی خالہ کی بات مان لی تو دوبارہ مجھ سے ملاقات نہیں کریں گے۔ اگر کچھ دن تک یہاں نہ آئے تو سمجھ جاؤں گی کہ وہ مجھ سے تعلق نہیں رکھنا چاہتے اور میں بھی انہیں بھلانے کی کوشش کروں گی۔ کیوں کہ جو انسان اپنے وعدے پر قائم نہ رہے اور دوسروں کی باتوں پر چلے اسے ٹھیک قرار نہیں دیا جا سکتا اور اپنے دل کو سمجھا لوں گی۔ جس نے بھی لیڈی کیتھرین کہ وہاں آنے کے بارے میں سنا بہت حیران ہوا مگر پھر مسز بینٹ نے جو سوچا تھا وہی خیال کر کے زیادہ اہمیت نہ دی۔

دوسرے دن صبح کے وقت اس کے ابو اسے لائبریری میں لے گئے کیونکہ انہیں ایک خط ملا تھا جس کے بارے میں ایلزبیتھ سے بات کرنا چاہتے تھے۔ وہ یہ سوچ کر سخت پریشان تھی کہ کہیں لیڈی کیتھرین کا خط ہی نہ ہو۔ باپ نے کہا کہ یہ خط اس کے متعلق ہے اس لیے اسے اس بارے میں مکمل آگاہی ہونی چاہیے۔ باپ حیران تھا اور سوچ رہا تھا کہ اسے علم بھی نہیں تھا کہ اس کی ایک کے بجائے دو بیٹیوں کی شادی ہونے والی تھی۔ اور جس اہم انسان سے تمہاری شادی ہو رہی ہے میں تمہیں اس پر مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ اب ایلزبیتھ سوچ رہی تھی کہ یہ خط مسٹر کولنز کا ہو گا اور سوچنے لگی کہ شدید غصہ کروں یا خوشی کا اظہار۔ اگر انہوں نے کوئی بات کرنی تھی تو اس کے نام خط لکھنا چاہیے تھا۔

باپ نے پھر کہنا شروع کیا کہ خواتین بہت جلدی معاملے تک پہنچ جاتی ہیں اس لیے تم بھی اب تک سمجھ چکی ہو گی۔ اچھا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ یہ خط مسٹر کولنز کی طرف سے آیا ہے۔ سب سے پہلے مبارکباد دی ہے بڑی بیٹی کی شادی کی جس کی اطلاع شاید لوکس فیملی کی طرف سے ملی ہو گی۔ پھر آگے اس نے لکھا ہے کہ جلد ہی آپ کی دوسری بیٹی کی شادی بھی ایک بہت عظیم اور اعلیٰ انسان سے ہونے والی ہے۔ اگرچہ وہ انسان بہت اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتا ہے بہت بڑی

جائیداد کا مالک ہے اور آپ فوری طور پر اس سے اپنی بیٹی کی شادی کرنا چاہیں گے۔ مگر میں آپ کو یہ بتادو کہ اس سے مستقبل میں بہت سے مسائل پیدا ہو جائیں گے۔ آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ لیڈی کیتھرین اس رشتے کو کبھی قبول نہیں کریں گی۔ باپ نے بیٹی سے پوچھا کہ کتنی حیران کن بات مسٹر کولنز نے لکھی ہے کہ مسٹر ڈارسی تم سے شادی کا خواہش مند ہے۔ جسے کوئی بھی عورت پسند نہیں آتی اور عورتوں میں صرف خرابیاں ہی تلاش کرتا ہے اور شاید تم نے تو کبھی اس کی طرف دیکھا بھی نہ ہو۔ کتنی حیران کن بات ہے ڈارسی اور تم سے شادی کا خواہشمند۔

اپنے ابو کا مذاق اسے پسند نہیں آرہا تھا پھر بھی مسکرانے کی کوشش کی۔ باپ نے خط پڑھنا جاری رکھا کہ مسٹر کولنز نے جب اس بارے میں لیڈی کیتھرین سے بات کی تو لیڈیا کی بری حرکات کا انہوں نے ذکر کیا۔ کہا کہ اس خاندان میں اپنے بھانجے کی شادی کبھی نہیں ہونے دیگی۔ لہذا میرا فرض تھا کہ فوری طور پر آپ لوگوں کو اس بارے میں بتادوں کہ اگر ایسی کسی غلطی کا ارادہ ہے تو اسے فوری طور پر لیڈی کیتھرین کی ناراضگی کی وجہ سے روک دیں۔

اور جس طرح لیڈیا کا معاملہ زبردستی دبا دیا گیا ہے اس سے میں نے بہت خوشی محسوس کی جب کہ بہت زیادہ لوگوں کو اس بارے میں علم ہو چکا تھا۔ تو آپ کو ان کی شادی کے فورا بعد اپنے گھر میں آنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے تھی جس سے برائی کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ آپ اگر اپنی بیٹی کو معاف کر بھی دیتے تو اس سے کبھی ملنا نہیں چاہیے تھا بلکہ اس کا نام بھی سننا نہیں چاہیے تھا۔ باپ نے ایلزبیتھ سے کہا کہ دیکھو اس کے معافی کا تصور۔ خط کا باقی حصہ اپنی بیوی کی تعریفوں وغیرہ سے بھرا ہوا ہے۔

لیکن بیٹا لگتا ہے کہ اتنا دلچسپ خط تمہیں مزید ار نہیں لگا جس میں تمہاری بہت جلد شادی کی افواہ کے بارے میں آگاہ کیا گیا ہے۔ شاید اسی کا نام زندگی ہے کہ ہماری خبریں سن کر ہمارے ہمسائے خوش ہوں اور جب ان کی خبریں ہم تک پہنچی تو ہم ان سے لطف اندوز ہوں۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ بات تو درست ہے مگر حیرت میں ڈالنے والی بھی۔ باپ نے کہا کے دیکھو نام لیا بھی تو ڈارسی کا جو نہ تمہاری طرف دیکھتا ہے اور تم جو اسے اچھا خیال نہیں کرتیں کتنی بے وقوفانہ بات ہے۔ مگر حقیقت تو یہ ہے کہ مسٹر کولنز کے خطوط بہت دلچسپ ہوتے ہیں اور یہ وہم سے بھی دو ہاتھ آگے نکل چکا ہے۔ وہ بھی منافق اور ڈھیٹ انسان ہے اور یہی چیز اس میں میری دلچسپی کا باعث بنتی ہے۔ پھر ایلزبیتھ سے پوچھا کہ لیڈی کیتھرین کا یہاں آنے کا مقصد بھی یہی موضوع ہو گا۔ ایلزبیتھ کا اگرچہ رونے کو دل چاہ رہا تھا مگر وہ ہنسنے لگی۔ دراصل ڈارسی کے متعلق اس کے باپ کے الفاظ کے ڈارسی تو اس کی طرف بالکل توجہ نہیں دیتا اسے تکلیف میں مبتلا کر چکے تھے۔ کہ اس کہ اپنے والد صاحب بھی حقیقت کو سمجھنے میں ناکام رہے تھے۔ یا پھر شاید وہ حقیقت ہو جو اس کے والد صاحب نے کہا تھا اور وہ غلط سمجھ رہی ہو۔

ایلزبیتھ تو سوچ رہی تھی کہ اب کبھی بھی ڈارسی سے ملاقات نہیں ہو گی مگر بنگلی اپنے ساتھ ڈارسی کو وہاں پر لے آیا۔ صبح کا وقت تھا اور ایلزبیتھ کو یہ فکر تھی کہ کہیں اس کی امی جان اس کی خالہ کے آنے کے بارے میں بتا نا دیں۔ بنگلی جین سے ملاقات کرنے کا خواہشمند تھا اس لئے سب کو باہر سیر کے لیئے لے گیا۔ ڈارسی اور ایلزبیتھ سب سے پیچھے رہ گئے تو ایلزبیتھ نے ڈارسی سے بات کرنے کا فیصلہ کیا شاید اس کی بھی ایسی ہی سوچ تھی۔ ایلزبیتھ نے پھر کہہ ہی دیا کہ میرے ذہن میں جس چیز نے طوفان برپا کیا ہوا ہے وہ آپ کو آج ضرور کہوں گی۔ شاید وہ بات آپ کو پسند نہ آئے۔ جب میری بہن پریشانی میں تھی تو آپ نے اس کے لئے بہت زیادہ ہمدردی کے ساتھ خیال کیا جس کے لیے میں آپ کی بہت بہت شکر گزار ہوں۔ میرے باقی گھر والوں کو اس چیز کا علم ہی نہیں ہے اس لیے مجھے ہی شکریہ ادا کرنا پڑ رہا ہے۔ ڈارسی نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ اس چیز سے آپ بہت زیادہ سوچتی رہیں۔ اگرچہ میں نے مسٹر گارڈینر سے بہت زیادہ درخواست کی تھی کہ کسی کو اس بارے میں نہ بتایا جائے۔ ایلزبیتھ نے جواب دیا کہ انہوں نے نہیں بلکہ لیڈیا نے غلطی سے یہ بات بتا دی اور پھر میں نے تفصیلات معلوم کیں اور اب میں آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ ڈارسی نے کہا کہ اگر آپ نے مجھے شکریہ ادا کر دیا تو یہ میرے لئے بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے کیونکہ میں نے جو کچھ کیا اس کی ایک وجہ آپ کی ذات ہی تو تھی یعنی آپ کو خوش کرنے کے لیے یہ سب کچھ کیا۔ ایلزبیتھ شرمندگی کی حالت میں بالکل خاموش تھی تو وہ مزید کہنے لگا کے مجھے پسند نہیں ہوتا کہ لوگ میرا مذاق اڑائیں میں ابھی بھی تم سے محبت کرتا ہوں۔ مگر ڈرتا ہوں کہ پہلے کی طرح کہیں دوبارہ تم مجھ سے شادی سے انکار نہ کر دو۔ اگر ذرا سا اشارہ کرو گی تو میں دوبارہ کبھی اس موضوع پر بات نہیں کروں گا۔ ایلزبیتھ اگرچہ پریشان تھی مگر پھر بھی یہ بتانے میں کامیاب ہو گئی کہ اس تمام عرصے میں حالات و واقعات بہت تبدیل ہو چکے ہیں اور اب اس کی بھی یہی خواہش ہے۔ ڈارسی یہ جواب سن کر بے حد خوش تھا اور بہت دیر تک اپنے پر مسرت جذبات کا اظہار کرتا رہا مگر ایلزبیتھ شرم کی وجہ سے اس کے چہرے پر پھیلی ہوئی خوشی نہ دیکھ سکیں لیکن سمجھ چکی تھی کہ وہ اس سے بے حد محبت کر رہا ہے۔

اپنی سوچوں میں انہیں کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ کدھر جا رہے ہیں اور کیا کہہ رہے ہیں مگر یہ احساس ہو چکا تھا کہ ان کا یہ رشتہ کروانے میں ان کی خالہ کا بہت بڑا حصہ تھا۔ لیڈی کیتھرین نے واقعی اپنے بھانجے سے ملاقات کی اسے ایلزبیتھ کے ساتھ ہونے والی ایک ایک بات سے آگاہ کیا جس سے ڈارسی کی دوبارہ ایلزبیتھ کے ساتھ شادی کی خواہش پیدا ہوئی اور امید بھی کہ وہ دوبارہ اس سلسلے میں ایلزبیتھ سے بات کر سکتا ہے۔ کیونکہ مجھے اندازہ تھا کہ تم نے اگر مجھ سے شادی سے انکار کرنا ہوتا تو لیڈی کیتھرین سے کھل کر اس بات کا اظہار کر چکی ہوتیں۔ ایلزبیتھ نے یہ بات بتانے پر اس کا شکریہ ادا کیا کہ اگر وہ ان کے بارے میں ان کے منہ پر اتنی برائیاں اتنے غلط طریقے سے بیان کر سکتی ہے تو رشتے داروں کے

سامنے بھی ایسا کر سکتی ہے۔ ڈارسی نے کہا کہ آپ نے جو کہا تھا سچ کہا تھا میرا رویہ ہی غلط تھا اور معافی کے قابل نہ تھا مجھے خود اس چیز کا احساس ہو گیا۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ شاید دونوں ہی کہیں پر غلط تھے مگر اب دونوں نے اصلاح کر لی ہے اور اس موضوع پر دوبارہ بات نہیں کریں گے۔ ڈارسی نے کہا کہ اس کے غلط رویہ کا احساس اس کے ذہن میں نقش ہے اور وہ اتنی جلدی بھلایا نہ جا سکے گا اور اس بارے میں سوچنے کے بعد غلطی کا احساس بہت زیادہ محسوس کیا۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ اگر مجھے علم ہوتا کے آپ کو یہ اتنا محسوس ہو گا تو کبھی اس طرح کی بات نہ کرتی اب ہمیں پچھلی باتوں کو بھول جانا چاہیے۔ میں اپنی باتوں پر خود شرمندہ ہوتی رہی۔ ڈارسی کے پوچھنے پر بتایا کہ اس نے جو خط لکھا تھا اسی کی وجہ اسے اچھا انسان سمجھنا شروع کیا اور ذہن میں موجود تعصبات دور ہو گئے۔ ڈارسی نے کہا کہ وہ خط لکھنے کے بعد اس کے بارے میں سوچتا رہا کہ شروع کے الفاظ اس نے غلط لکھے ہیں اور اب خواہش ہے کہ اس خط کو ضائع کر دیا جائے کیوں کہ اس کا انداز بھی ایسا تھا کہ مجھے مغرور سمجھ کر مجھ سے نفرت کی جا سکتی تھی دراصل وہ خط میں نے پریشانی کی حالت میں لکھا تھا۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ وہ خط آپ نے میرے نام لکھا اور میری سمجھ میں وقت کے ساتھ بہت سی باتیں آ گئیں۔ اس وقت پرانی باتوں میں صرف وہ ہمیں یاد رکھنی چاہیے جو مسرت کا باعث ہوں۔ ڈارسی نے کہا کہ پرانی یادوں کو بھلانا آسان نہیں ہوتا بچپن سے ہی میں نے ایک خود غرض زندگی گزاری۔ مجھے سیدھا راستہ تو دکھایا گیا مگر مزاج کو کس طرح اچھا کر سکتا ہوں یہ نہ سکھایا گیا۔ صرف اصول بتا دینے سے تو کسی شخص میں غرور اور تکبر ختم نہیں ہو سکتا۔ میں اپنے والد کا اکیلا بیٹا تھا اور بہن بھی کئی سال بعد پیدا ہوئی۔ میرے والد صاحب ہر طرح سے ایک بہترین انسان تھے مگر ان کے لاڈ پیار سے میں بگڑ گیا جس سے دوسروں پر حکمرانی کرنا اور اپنی ہر بات منوانے کی مجھ میں عادت ہو گی۔ انہوں نے بھی اس چیز پر کوئی اعتراض نہیں کیا تو دنیا کو میں بہت معمولی اور اپنے آپ کو بہت عظیم تر خیال کرنے لگا اور سوچ تم سے ملاقات کرنے تک ویسی ہی رہی۔ تم ہی پہلی لڑکی ہو جس نے مجھے میری حقیقت سے آگاہ کیا اور در حقیقت میں اس چیز کے لیے تمہارا بہت شکر گزار ہوں۔ تم نے ہی تو بتایا کہ مجھے اپنی حقیقت کے بارے میں اندازہ ہونا چاہیے۔ میں سمجھتا تھا کہ کوئی عورت مجھے کبھی بھی انکار نہیں کر سکتی۔ ایلزبیتھ کے پوچھنے پر بتایا کہ اسے یقین تھا کہ شادی کے لئے ہاں کہہ دی جائے گی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ اس نے جو کچھ بھی کیا تھا بغیر ارادے کے کیا تھا اور جذبات غلط راستے پر چلے گئے اور آپ کو تو میں بہت بری لگتی ہوں گی۔ ڈارسی نے کہا کہ ہاں شروع میں مگر جلد ہی میں سچائی کو سمجھنے کے قابل ہو گیا۔ ایلزبیتھ نے پوچھا کہ جب سب سے پہلے آپ نے مجھے پیمبر لے میں دیکھا تو کیا سوچا تھا۔ ڈارسی نے جواب دیا کہ مجھے بہت زیادہ حیرت ہوئی تھی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ جب آپ نے مجھ سے بات چیت شروع کی تو اصل حیرت تو مجھے ہوئی کہ آپ کو غصہ کرنا چاہیے تھا لیکن آپ نے بہت اچھا رویہ اختیار کیا۔ ڈارسی نے کہا کہ دراصل میں چاہتا تھا کہ آپ کو بتا دوں کہ

میں اتنا برا نہیں ہوں جتنا آپ خیال کر رہی ہیں۔ آپ کی باتوں کا اثر لیا ہے اور اپنے آپ کو درست کرنے کی کوشش کی ہے مگر حقیقت تو یہ ہے کہ میں بہت پہلے سے آپ سے محبت کرنے لگا تھا۔ یہ بھی بتایا کہ جارجیانا بھی آپ کو بہت پسند کرنے لگی ہے اور جب میرا آپ سے تعلق رکتے ہوئے دیکھا تو بہت پریشان ہوئی۔ دراصل دوری کی وجہ ذہن میں اس کی بہن لیڈیا کی تلاش اور معاملہ بہترین طریقے سے حل کرانا تھا۔ ایلزبیتھ اس کی احسان مند تھی اگرچہ بہن کا ذکر اس کے لئے تکلیف دے تھا اپنی باتیں کرتے ہوئے وہ بہت دور چلے گئے اور واپس گھر جانے کا فیصلہ کیا۔ ڈارسی نے جین اور بنگلی کی شادی پر بھی مبارکباد پیش کی اور ایلزبیتھ سمجھ گئی کہ ان دونوں کی شادی کرانے میں بھی ڈارسی کا ہاتھ ہے۔ بعد میں اس نے بتادیا کہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ بنگلی کے ذاتی معاملات میں دخل نہیں دینا چاہیے تھا اور میری یہ سوچ بھی غلط تھی کہ آپ کی بہن اس سے محبت نہیں کر رہی تھی اس لیے ان دونوں کو ملانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ ایلزبیتھ نے سوال کیا کہ میرے بتانے پر آپ نے یہ محسوس کیا کہ میری بہن اس سے محبت کرتی ہے یا کسی اور وجہ سے۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے بہت غور سے دیکھا اور اس چیز کا اندازہ لگالیا۔ بنگلی بہت اچھا انسان ہے اور اگر کوئی اس کی رہنمائی کرے تو پھر اسے ان چیزوں میں اعتماد حاصل ہوتا ہے۔ دراصل اسی وجہ سے وہ کچھ دن مجھ سے ناراض رہا کہ آپ کی بہن لندن میں تین مہینے رہتی رہیں تو اسے اس بارے میں بتایا نہیں گیا۔ پہلے وہ غصے ہوا مگر جب علم ہوا کہ آپ کی بہن ابھی بھی اس سے پیار کرتی ہیں تو غصہ ختم ہو گیا اور پرانی دوستی بحال ہو گی۔ ایلزبیتھ اب بنگلی کو پہلے سے بھی زیادہ اچھا انسان تصور کرنے لگی تھی مگر احساس تھا کہ ڈارسی اپنی ذات سے متعلق مذاق پسند نہیں کرتے اور خوش مزاج بنانے میں وقت لگے گا۔ ڈارسی نے کہا کہ وہ اپنی محبت کو حاصل کر کے بنگلی سے کہیں زیادہ خوش ہے۔

ایلزبیتھ جب گھر پہنچی تو جین نے اس سے دریافت کیا کہ وہ کہاں پر تھی اور کھانے کے بعد سب نے بھی یہی سوال کیا کہ وہ کہاں تھے۔ یہ سوچ کر اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا مگر اس نے کہا کہ وہ سیر کرتے ہوئے دور نکل گئے تھے بالکل نئی جگہ مگر دوسروں کو حقیقت کا ذرا بھی علم نہ ہو سکا۔ شام کو کوئی اہم واقعہ پیش نہ آیا۔ اس وقت دو جوڑے اس گھر میں محبت کر رہے تھے۔ جین اور بنگلی کی محبت کا سب کو علم تھا اس لیے وہ کھل کر باتیں کر رہے تھے ہنس رہے تھے۔ جبکہ ایلزبیتھ اور ڈارسی کی محبت کا چونکہ کسی کو علم نہ تھا اس لئے وہ سنجیدہ تھے۔ دراصل ایلزبیتھ اپنی سوچوں میں گم تھی اور ڈارسی کا تو زوردار طریقے سے ہنسنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ جب دوسرے لوگوں کو اس بارے میں علم ہو گا تو ان کی سوچ کیا ہو گی۔ ڈارسی کو صرف جین پسند کر رہی تھی اور باقی ٹی اس کے رویے کی وجہ سے اسے ناپسند کرتے تھے۔ ایلزبیتھ نے جب جین کو اس بارے میں بتایا تو اسے پہلے تو بالکل یقین نہ آیا اور کہنے لگی کہ ایسا ممکن نہیں ہے وہ اس کے ساتھ مذاق کر رہی ہے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ اگر اس کا ایسا رویہ ہو گا تو باقی لوگ اسے کیسے پسند کر سکتے ہیں۔ تم جو کچھ

مرضی سوچو مگر حقیقت یہ ہے کہ ہم دونوں محبت کر رہے ہیں اور شادی کے لئے رضامند بھی ہو چکے ہیں۔ جین اب تک پریشان تھی اور کہہ رہی تھی کہ مسٹر ڈارسی تو اسے بالکل اچھے نہیں لگتے پھر یہ کیسے ممکن ہے۔ ایلزبیتھ نے جواب دیا کہ تم ماضی کی باتیں بتا رہی ہو اب وقت بالکل تبدیل ہو چکا ہے اور میں انہیں بہت پسند کرنے لگی ہوں پرانی باتوں کو میں بھولنا چاہتی ہوں۔ جین نے اسے بہت بہت مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ بس مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تم واقعی دل سے انہیں پسند کرتی ہوں۔ اس نے جواب دیا کہ ہم دونوں ایک دوسرے کو اتنا پسند کرتے ہیں کہ دنیا میں اسکی مثال ملنا مشکل ہے مگر میری بہن کیا تم بھی انہیں پسند کر سکو گی۔ جین نے جواب دیا کہ اسے اور بنگلی کے لیے تو یہ بہت ہی خوشی کی خبر ہے دراصل ہم نے اس معاملے پر سوچا تھا اور ہمیں لگا کہ تمہاری ڈارسی کے ساتھ شادی ممکن نہیں ہے۔ مگر میری بہن ابھی بھی میں تمہیں کہنا چاہتی ہوں کہ اگر تم ان سے واقعی محبت نہیں کرتی تو شادی سے انکار کر دو۔ بہن نے جواب دیا کہ جتنی وہ محبت کرتی ہے اس کا اظہار کرنا بھی مشکل ہے بلکہ جتنی تم بنگلی سے محبت کرتی ہوں اس سے زیادہ میں ان سے محبت کر رہی ہوں۔ جین نے پوچھا کہ اس محبت کی ابتدا کب ہوئی۔ ایلزبیتھ نے جواب دیا کہ مجھے اس چیز کا صحیح طور پر تو اندازہ نہیں ہے مگر جب پیمبر لے میں ان کے خوبصورت باغات میں موجود تھی تو شاید اس وقت میں نے سب سے پہلے یہ بات محسوس کی۔ جین اس بارے میں مکمل یقین کے بعد مطمئن بھی ہو گئی اور بے حد خوش بھی تھی اور کہنے لگی کہ میں نے ہمیشہ ان کی عزت کی ہے۔ بنگلی کے وہ سب سے اچھے دوست ہیں مگر تم تو بہت تیز نکلیں تم نے پہلے اس بارے میں مجھ سے بات نہیں کی بلکہ کسی اور سے اس چیز کے متعلق علم ہوا تھا۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ اگر وہ ان کے بارے میں بات کرتی تو بنگلی کا ذکر بھی آجاتا اور دوسرے اسے خود بھی اس چیز کا مکمل یقین نہیں تھا۔ صورتحال کے واضح ہونے کے بعد اس نے یہ بتا دی اور لیڈیا کی شادی میں جو احسانات ان کے خاندان پر کئے تھے اس بارے میں بھی بتایا

رات بہت دیر تک ان میں گفتگو جاری رہی۔

دوسرے دن مسز بینٹ نے دوبارہ دونوں آدمیوں کو آتے ہوئے دیکھا تو ناراضگی سے کہا کہ کیا ضروری ہے کہ یہ ڈارسی ہمیشہ بنگلی کے ساتھ اس گھر میں ضرور آئے۔ اسے شکار پر جانا چاہیے دوسرے کام کرنے چاہئیں ہمیں تنگ کرنے کے بجائے۔ ایلزبیتھ تم اسے پھر اپنے ساتھ گھمانے لے جانا تاکہ جین اور بنگلی کو اکیلے میں بات چیت کا موقع مل جائے۔ ایلزبیتھ نے مسکراتے ہوئے ماں کی تجویز مان لی مگر دل میں برا محسوس کیا کہ ماں ہمیشہ ڈارسی کی برائی کیوں کرتی ہے۔ بنگلی ایلزبیتھ سے بہت گرم جوشی سے ملا تو وہ جان گئی کہ اسے تمام باتوں کا علم ہو چکا ہے۔ بنگلی نے نے بلند آواز سے مسٹر بینٹ کو کہا کہ کوئی ایسا خوبصورت راستہ بتائیں جہاں جا کر ایلزبیتھ کو گھر کا راستہ یاد نہ رہے۔ مسز بینٹ نے کہا کہ دو پہاڑیوں کی طرف بہت خوبصورت نظارہ ہوتا ہے جسے مسٹر ڈارسی بھی پسند کریں گے۔ بنگلی نے کہا کہ ایلزبیتھ اور ڈارسی

کو وہاں ضرور جانا چاہیے اور دونوں نے بہت خوشی سے اسے منظور کر لیا۔ مسز بینٹ نے ایلزبیتھ سے کہا کہ اپنی بہن کے لئے اسے ڈارسی جیسے ناپسند شخص کو بھی برداشت کرنا پڑ رہا ہے اور غصہ نہیں کرنا چاہیے۔

ڈارسی نے سیر کے دوران تجویز دی کہ وہ ایلزبیتھ کے والد سے اس بارے میں اجازت لے لے گا جبکہ ایلزبیتھ نے کہا کہ وہ ماں سے بات کر لے گی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ امی جان ڈارسی کی تمام جائیداد کے باوجود اسے کبھی بھی پسند نہیں کر سکیں گی مگر اس کی یہ بھی خواہش تھی کہ ماں بہت زیادہ خوش ہوں یا ناراض دونوں صورتوں میں ڈارسی کو یہ دیکھنے کا موقع نہیں ملنا چاہیے۔

سفر سے واپسی ہو گئی اور شام کو ڈارسی نے لائبریری میں جا کر مسٹر بینٹ سے ملاقات کی تو سوچنے لگے کہ ابو جان بھی ڈارسی کو ناپسند کرتے ہیں اور جس بیٹی سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں سوچیں گے کہ اس کی ایسے شخص سے شادی نہ ہو۔ اسی قسم کی سوچیں اسے پریشان کرتی رہیں مگر جب ڈارسی واپس آیا تو بہت خوش تھا اور آہستگی سے کہا کہ لائبریری میں آپ کے والد صاحب آپ کو بلا رہے ہیں۔ والد صاحب سے ملی تو وہ بہت سنجیدہ اور سوچوں میں گم تھے کہنے لگے کہ مجھے کھل کر بتاؤ کہ کیا تم اس شخص سے نفرت نہیں کرتی تھیں۔ ایلزبیتھ نے جواب دیا کہ ماضی میں کچھ ایسا ہی تھا مگر میری سوچیں بچگانہ اور غلط تھیں۔ اگرچہ الفاظ اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے مگر پھر بھی اپنی محبت کے بارے میں تفصیل سے بتا دیا۔ والد صاحب نے کہا کہ اگرچہ وہ بہت دولت مند ہے مگر کیا تم واقعی اس کے ساتھ ایک اچھی زندگی گزار سکو گی۔ اپنی بیٹی کے اصرار پر انہوں نے کہا کہ اگرچہ وہ بہت زیادہ مغرور اور من مانی کرنے والا انسان ہے مگر سب سے اہم چیز تو تمہاری پسند ہے۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ نہ مغرور ہیں اور نہ ہی اپنی من مانی کرتے ہیں وہ بہت اچھے انسان ہیں مجھے بہت پسند ہیں میں۔ بہت محبت کرتی ہوں اور جب آپ ان کی برائی کرتے ہیں تو میرے دل کو تکلیف پہنچتی ہے۔ والد صاحب شادی کے لئے تیار ہو گئے مگر کہا کے اسے ایک بار پھر اس بارے میں غور کرنا چاہیے۔ اگر تمہارے دل میں حقیقی معنوں میں تمہارے شوہر کا احترام نہیں ہو گا اسے اپنی ذات سے بہتر نہیں سمجھو گی تو اس وقت اچھی زندگی گزارنا ناممکن ہے۔ اگر بے جوڑ کی شادی کی جائے تو انجام اچھا نہیں ہوتا زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ اگر اپنے شوہر کو پسند نہیں کرتیں تو شادی سے ابھی انکار کر دو۔

ایلزبیتھ کو اپنے باپ کی سنجیدہ باتیں بہت اچھی لگیں اور انہیں ایک بار پھر یہ یقین دلایا کہ وہ دل سے ڈارسی سے محبت کرتی ہے اور آج سے نہیں بہت پہلے سے کرتی ہے۔ بہت دیر تک اس کے بارے میں بتاتی رہی تو باپ نے خوشی سے کہا کہ ٹھیک ہے تم شادی کر سکتی ہو اور اگر مجھے ذرا بھی اس شخص کے بارے میں شک ہوتا تو میں کبھی اپنی پیاری بیٹی کو اس کے حوالے نہ کرتا۔ ایلزبیتھ نے اس کے بعد لیڈیا کے لئے اس کے احسانات تفصیل سے بتائے تو باپ حیران پریشان

بیٹھا تھا۔ کہنے لگا کہ شادی اس نے کروائی قرضے اس نے ختم کروائے فوج میں نوکری اس نے دلائی پھر ہنستے ہوئے کہنے لگا کہ اس کا مطلب ہے کہ اب مجھے تمہارے ماموں کا قرض اتارنے کے لیے رقم جمع نہیں کرنی پڑے گی جو کہ میں نے لازمی طور پر اتارنا تھا۔ مگر جو لوگ سچی محبت کر رہے ہوتے ہیں وہ اپنے ہی انداز میں کام کرتے ہیں۔ میں ابھی ڈارسی کو کہتا ہوں کہ رقم واپس کرنے کا خواہش مند ہوں۔ تو وہ چیخے چلائے گا اور کہے گا کہ اس نے اپنی محبت کی خاطر یہ سب کچھ کیا ہے۔ پھر باپ کو یاد آیا کہ مسٹر کولنز کا خط پڑھتے ہوئے وہ جب طنزیہ گفتگو کر رہا تھا تو ایلزبیتھ کس طرح شرمندہ ہو رہی تھی لیکن اس وقت مزاج بہت خوشگوار ہو چکا تھا۔ اور جب ایلزبیتھ باہر جا رہی تھی تو اسے آواز آئی کہ اس کے باپ نے کہا ہے کہ اگر کٹی یا میری سے شادی کا خواہشمند کوئی نوجوان باہر موجود ہو تو اسے بھی اندر آنے کی مکمل اجازت ہے میں خوشی محسوس کروں گا۔

ایلزبیتھ دیر تک تمام باتوں کے بارے میں سوچتی رہی۔ اب وہ بالکل بھی فکر مند نہیں تھی اور معمول کے مطابق دوسروں سے ہنس کر گفتگو شروع کر دی۔ شام اسی طرح گزر گئی اور رات کو جب اپنی امی جان کو اس بارے میں بتایا تو پہلے انہیں یقین نہ آیا اور وہ کافی دیر حیران پریشان بیٹھی رہیں۔ کچھ دیر بعد جب حالت ٹھیک ہوئی تو رب کا شکر ادا کیا اور کہنے لگی کہ مجھے اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا اتنی بڑی جائیداد اتنی ساری دولت کی تم مالک بننے جا رہی ہو۔ تم تو جین سے بھی بہت خوش قسمت نکلیں اور کتنے لمبے چوڑے اور خوبصورت نوجوان ہیں۔ مگر میں جو کچھ ان کے بارے میں کہتی رہی میری طرف سے ان سے معافی مانگ لینا۔ میری تین بیٹیوں کی اتنی جلدی شادی ہو گئی میں تو خوشی سے کہیں پاگل ہی نہ ہو جاؤں۔ ماں کی رضامندی حاصل کرنے کے بعد ایلزبیتھ وہاں سے باہر آ گئی۔ کچھ دیر بعد ماں نے دوبارہ اس کے پاس آ کر گفتگو کی کہ وہ بہت خوش قسمت ہے اور بہت شاندار طریقے سے اس کی شادی کی جائے گی۔ مجھے بتاؤ کہ وہ کھانے میں کیا کچھ پسند فرماتے ہیں تاکہ ان کی شاندار دعوت کا انتظام کیا جا سکے۔

ایلزبیتھ ایک مرتبہ پھر سوچ رہی تھی کہ ڈارسی کو ان کے خاندان والوں کا رویہ اچھا نہیں لگے گا۔ مگر جب دوسرے دن اس کی دعوت کی گئی تو وقت اس لیے اچھا گزر گیا کیونکہ ماں ڈارسی کے رعب میں آ چکی تھی اس لیے اس سے زیادہ بات کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ جبکہ یہ بھی محسوس کیا کہ باپ بھی ڈارسی کو بہت عزت دے رہا ہے اور اب اسے اچھا انسان خیال کرنے لگا ہے۔ پھر ایلزبیتھ سے مزاق میں کہا کہ مجھے اپنی تینوں بیٹیوں کے شوہر بہت پسند ہیں شاید و کہم سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ مگر تمہارے شوہر کو بھی اتنا ہی پسند کروں گا جتنا جین کے شوہر کو۔

ایلزبیتھ کے خوشگوار انداز دوبارہ لوٹ آئے تھے اور شوخ انداز میں ایک دن ڈارسی سے سوال کر ہی لیا کہ ان کی محبت کی ابتدا کب ہوئی تھی۔ یہ تو علم ہے کہ ایک مرتبہ محبت ہونے کے بعد اس میں آہستہ آہستہ اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اس

نے جواب دیا کہ یاد نہیں جانے کیسے کب اور کہاں محبت نے دل میں گھر کر لیا لیکن علم اس وقت ہوا جب یہ بہت گہری ہو چکی تھی دل کو قابو میں لے چکی تھی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ میری خوبصورتی نے تو آپ کو متاثر کیا نہیں تھا اور میرے انداز بھی بہت غلط تھے اور جب گفتگو کرتی ہوں تو ذہن میں ہوتا کہ آپ کو تکلیف پہنچا رہی ہوں۔ تو ان میں سے کون سی ادا آپ کو پسند آگئی۔ اس نے جواب دیا کہ یہ بات مجھے اچھی لگی کہ آپ کہیں ایک جگہ ٹک کر بیٹھتی نہیں تھیں۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ آپ اسے منہ پر سچی بات کہہ دینے والا بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور جو لوگ منہ پر دوسرے کی تعریف کرتے ہیں وہ دراصل صرف تعلق بنانے کی خاطر ہوتا ہے۔ جو خواتین اس طرح آپ سے گفتگو کرتی تھیں یا بہت زیادہ تیار ہو کر آتیں کہ آپ کی توجہ کا مرکز بنیں آپ انہیں ناپسند کرنے لگے تھے۔ جب کہ میرا انداز ان تمام خواتین مختلف تھا مگر پھر بھی اپنی اچھی عادات کی وجہ سے آپ نے مجھے پسند کرنا شروع کر دیا۔ اگرچہ اپنے آپ کو مجھ سے دور رکھنے کی پوری کوشش کی مگر جو خواتین جان بوجھ کر آپ کے قریب آنا چاہتی تھیں انہیں بھی ناپسند کرتے رہے۔ اور محبت تو چیز ہی ایسی ہے جو انسان کی خوبی اور خامی سب سے بے نیاز ہوتی ہے۔ ڈارسی نے کہا کہ اپنی بہن کی جس طرح تم نے تیمارداری کی وہ کیا تمہاری زبردست خوبی نہیں تھی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ وہ تو اتنی اچھی بہن ہے کہ میں نے اس کے لئے کچھ بھی نہیں کیا۔ اب ہم دونوں کو حق حاصل ہے کہ آپ میری چھوٹی سی خوبی کو بھی بہت بڑا بنا کر پیش کریں اور میں جہاں تک ممکن ہو آپ کو تنگ کر کے آپ کو لڑائی کرنے پر مجبور کر دوں اور ابتدا بھی کر دیتی ہوں۔ بتائیں کہ محبت کرنے کے باوجود آپ اتنی دفعہ یہاں پر آئے اور ہمیشہ شرماتے کیوں رہے اور اپنی محبت کا اظہار کھل کر کیوں نہیں کر دیا۔ جواب آیا کہ تمہارے سنجیدہ رویے سے میں ڈرا ہوا تھا۔ دونوں نے اقرار کیا کہ دراصل دونوں کی ایسی ہی سوچ تھی۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ ہر چیز کا آپ کے پاس پہلے سے ہی جواب موجود ہے اور میں بھی اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن خوشی اس بات کی ہے کہ میں نے پہلے آگے بڑھ کر بات شروع کی ورنہ آپ کبھی بھی اپنی محبت کا اظہار نہ کرتے۔ شکر ہے کہ میں نے آپ کے احسانات کا شکریہ ادا کر دیا اور آپ نے بھی اس موقع کا فائدہ اٹھایا۔

لیڈی کیتھرین کے متعلق بات ہوئی تو ڈارسی نے کہا کہ انہوں نے جب ہمارے تعلقات ختم کروانے کی بات کی تو میں کچھ حقیقت سے آگاہ ہو گیا اور سوچ لیا تھا کہ اس معاملے کی تہہ تک پہنچ ہی جاؤں گا۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ ہاں آپ کی خالہ کو دوسرے لوگوں کے کام کروانا بہت پسند ہیں اور اس مرتبہ بھی خوش ہونا چاہیے۔

ایلزبیتھ کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ نیدر فیلڈ پارک اور لونگ بورن آنے کے دو مقاصد تھے ایک تو محبت کے ذریعے تمہیں حاصل کرنا اور دوسرے یہ کہ کیا تمہاری بہن ابھی بھی بنگلی کے بارے میں سوچتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ ایسا ہی ہے اور بنگلی کو اس بارے میں بتا دیا۔ جہاں تک تعلق ہے لیڈی کیتھرین کا تو میں بالکل بھی خوفزدہ نہیں ہوں۔ اور ابھی

کاغذ دو تو ابھی انہیں اس بارے میں بتادوں۔ ایلزبیتھ نے کہا کہ ایک مرتبہ ایک لڑکی آپ کو خط لکھتا دیکھ کر آپ کی تعریفیں کر رہی تھی تو آج اگر مجھے اپنی ممانی کو خط نہ لکھنا ہوتا تو میں بھی آپ کے قریب بیٹھ کر ایسا ہی کرتی۔ اپنی ممانی کو خط لکھا کہ اب وہ ڈارسی کے بارے میں پہلے سے زیادہ تعریفیں لکھ سکتی ہیں کیونکہ ڈارسی سے شادی ہونے پر میں دنیا کی خوش قسمت ترین عورت بن جاؤں گی۔ اپنی بہن جین سے بھی زیادہ خوش قسمت۔ ڈارسی آپ کو بہت زیادہ سلام دعا کہہ رہے ہیں اور اگلے کرسمس پر آپ کا پیمبرلے میں استقبال کریں گے۔ جبکہ ڈارسی نے اپنی خالہ کو جو خط لکھا وہ مختلف انداز میں تحریر کیا گیا تھا۔

سب سے مختلف مسٹر بینٹ کا خط تھا جو انھوں نے مسٹر کولنز کے خط کے جواب میں تحریر کیا تھا کہ ان کی خواہش ہے کہ مسٹر کولنز ایک مرتبہ پھر انہیں مبارکباد دیں۔ ایلزبیتھ اور ڈارسی کی شادی کے سلسلے میں اور اس وقت لیڈی کیتھرین کے پاس زیادہ وقت گزاریں کیونکہ انہیں آپ کی ہمدردی کی بے حد ضرورت ہو گی۔

مس بنگلی اگرچہ اپنے بھائی کی شادی پر خوش نہیں تھی مگر پھر بھی جھوٹ بولتے ہوئے اسے مبارکباد کا پیغام بھجوایا۔ مسٹر اینڈ مسز کولنز لوکس لاج میں آ گئے۔ کیونکہ ایک تو لیڈی کیتھرین اپنے بھانجے کا خط پڑھنے کے بعد بہت ہی زیادہ غصے میں تھی جبکہ شارلٹ کو شادی کی بے انتہا خوشی تھی۔ اس لئے اس نے خیال کیا کہ چند دنوں کے لئے اپنے گھر جانا ہی بہتر ہے تاکہ اس دوران لیڈی کیتھرین کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو جائے۔

ایلزبیتھ اپنی سہیلی سے ملاقات کر کے بہت خوش ہوتی مگر جب مسٹر کولنز ڈارسی سے بے تکی گفتگو کر رہے ہوتا تو اس وقت وہ شرمندہ ہو جاتی۔ جبکہ ڈارسی خوش دلی سے سب کچھ برداشت کرتا رہتا۔ سر ولیم نے اسے کہا کہ اس علاقے کی سب سے خوبصورت لڑکی سے وہ شادی کر رہا ہے اور بادشاہ کے محل میں اس کے ساتھ ملاقاتیں ہوتی ہی رہیں گی۔ اس قسم کی باتیں بھی بہت تحمل سے نظر انداز کر دیتا۔ مسز فلپس کی گفتگو کو برداشت کرنا اس کے لیے سب سے مشکل تھا کیونکہ وہ جب بولتی بے تکے انداز میں۔ ایلزبیتھ کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ دوسرے لوگوں اور ان کی بیکار گفتگو سے ڈارسی کو ہر ممکن طور پر محفوظ رکھے۔ اس وقت تک جب تک وہ اپنے خوبصورت گھر پیمبرلے میں مستقل طور پر رہائش پذیر نہیں ہو جاتے۔

دونوں بیٹیوں کی شادی کے بعد مسز بینٹ کی خوشی کا کوئی ٹھکانا ہی نہ تھا مگر اپنی تین بیٹیوں کی شادی کے باوجود نہ ان کی عادات میں تبدیلی آئی اور نہ انھوں نے سمجھداری کا مظاہرہ کرنا شروع کیا۔ مسٹر بینٹ کو جب بھی ایلزبیتھ کی یاد ستاتی تو بغیر بتائے پیمبرلے چلے جاتے جہاں ان کا شاندار استقبال کیا جاتا۔ جین اور بنگلی نے ایک سال نیدر فیلڈ پارک میں

رہنے کے بعد ڈربی شائر کے قریب بہت زیادہ بڑی زمین خرید لی جو ایلزبیتھ سے صرف تیس میل کے فاصلے پر تھی اور اب دونوں بہنیں زیادہ ملاقات کر سکتی تھیں۔

کٹی نے اپنی دو بڑی بہنوں کی صحبت میں زیادہ وقت گزارنا شروع کیا تو اس کی عادت بھی بہتر ہو گی اور لیڈیا کے ساتھ رہتے ہوئے جو برائیاں اس میں پیدا ہوئی تھی وہ بھی ختم ہو گئیں۔

وکہم اور لیڈیا کے زندگی گزارنے کا انداز بالکل بھی تبدیل نہ ہوا۔ وکہم جان چکا تھا کہ ایلزبیتھ اس کی خامیوں اور جھوٹ سے آگاہ ہو چکی ہے مگر پھر بھی امید کر رہا تھا کہ شاید ڈارسی اس کے حالات بہتر بنانے میں اپنا کردار ادا کرے۔ لیڈیا نے ایلزبیتھ کو مبارکباد کے خط میں اس چیز کا اشارہ دے دیا تھا۔ لکھا تھا کہ جتنی وہ وکہم سے محبت کرتی ہے تم کم از کم اس سے آدھی تو ڈارسی سے کرتی ہی ہو گی۔ اور کتنی خوشی کی بات ہے کہ اس قدر امیر ہو چکی ہو اور یقینی طور پر اس بارے میں ہمارا خیال بھی ذہن میں آئے گا وکہم کی خواہش ہے کہ کوئی اچھی جگہ اسے مل جائے۔ تین چار سو پاؤنڈ سالانہ کی ملازمت کیونکہ اس وقت پیسوں کی کمی کی وجہ سے ہم اچھی زندگی نہیں گزار سکتے خیر اگر تم اس وقت مسٹر ڈارسی سے اس بارے میں بات کرنا مناسب نہ سمجھو تو کوئی بات نہیں۔

ایلزبیتھ واقعی اس بارے میں بات کرنا نہیں چاہتی تھی اور انہیں یہ بات سمجھا دی کہ انہیں اس طرح کی کوئی امید نہیں رکھنی چاہیے۔ لیکن اس کے باوجود اپنی ذاتی رقم سے جتنا ممکن ہوتا ان کا خیال کرتی رہتی۔ اسے اس بات کا اندازہ تھا کہ اپنی آمدنی سے زیادہ فضول خرچی کرنے والے انسان کبھی بھی خوش نہیں رہ سکتے اور نیا مکان وغیرہ لیتے وقت ہمیشہ وہ لوگ جین اور ایلزبیتھ سے مدد کی درخواست کرتے۔ کیونکہ فوج کی نوکری بھی ختم ہو چکی تھی اور انہیں سستی رہائش کی ضرورت تھی اس لئے بار بار مکان تبدیل کرتے رہتے تھے۔ وکہم اور لیڈیا کی محبت بھی جلد ہی ختم ہو چکی تھی۔ وکہم کو پیمبرلے میں خوش آمدید نہیں کہا جاتا تھا مگر ڈارسی اس کی مدد ضرور کرتا۔ لیڈیا پیمبرلے میں آتی اور جب جین کے پاس جاتی تو اس کی حرکتوں کی وجہ سے بنگلی تنگ آ جاتا اور کوشش ہوتی کہ وہ واپس چلی جائے۔

بنگلی کی بہن نے کچھ دیر ناراضگی دکھانے کے بعد دوبارہ اپنے بھائی سے حالات خوشگوار کر لئے کیونکہ وہ پیمبرلے میں آنے کی خواہشمند تھی۔ ڈارسی کی بہن جارجیانا کے ساتھ اس کی محبت میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا اور ایلزبیتھ کے ساتھ تعلقات ٹھیک ہو گئے۔ جارجیانا کو شادی کی بہت زیادہ خوشی ہوئی تھی ایلزبیتھ کی بہت عزت کرتی اور دونوں میں بہت زیادہ محبت ہو چکی تھی۔ جارجیانا نے اپنے بھائی کو ہمیشہ سنجیدہ ہی دیکھا تھا اور جب ایلزبیتھ اس کے بھائی کے ساتھ کھل کر مذاق کرتی تو وہ حیران بھی ہوتی اور پریشان بھی۔ ایلزبیتھ نے اسے بہت سی باتیں بتائیں جن میں ایک یہ بات بھی تھی کہ جس طرح ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ مذاق کر سکتا ہے اس طرح اپنی چھوٹی بہن کے ساتھ نہیں۔

لیڈی کیتھرین اپنے بھانجے کی شادی پر بہت ہی زیادہ غصے میں تھی اور اپنے خط میں کھل کر ایلزبیتھ کو برا بھلا لکھا۔ اس طرح ان کے تعلقات بالکل ختم ہو گئے مگر ایلزبیتھ کے اسرار پر ڈارسی نے دوبارہ تعلقات کی کوشش کی اور کچھ عرصے بعد دوبارہ خالہ ملنے کے لیے تیار ہو گئیں۔ مگر یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ اس کی وجہ بھانجے سے پیار تھی یا وہ ان دونوں کے حالات کا جائزہ لینے کی خواہشمند تھیں اور پیمبر لے دوبارہ آ گئیں۔

مسٹر اینڈ مسز گارڈینر کیونکہ پہلی مرتبہ ایلزبیتھ کو پیمبر لے میں لے کر آئے تھے

جس سے ڈارسی کو اس کے قریب آنے کا موقع ملا

اس لیے ڈارسی نے ہمیشہ دل و جان سے ان کی عزت کی

اور میاں بیوی نے پیمبر لے میں ہمیشہ ان کا شاندار استقبال کیا۔

ختم شد

جین آسٹن کے تمام ناولز

اردو آڈیو اور ٹیکسٹ

Jane Austen

جین آسٹن

1775 - 1817

Pride and Prejudice Urdu Translation	پرائڈ اینڈ پرے جیوڈس	**(1813)**
Persuasion Urdu Translation	پرس ویشن	**(1818)**
Emma Urdu Translation	اے ما	**(1815)**
Sense and Sensibility Urdu Translation	سنس اینڈ سنسی بیلیٹی	**(1811)**
Northanger Abbey Urdu Translation	نور تھ اینگر ایبے	**(1818)**
Mansfield Park Urdu Translation	مینس فیلڈ پارک	**(1814)**

جین آسٹن
تمام ناولز کے تراجم اور آڈیو بک
سید عرفان علی

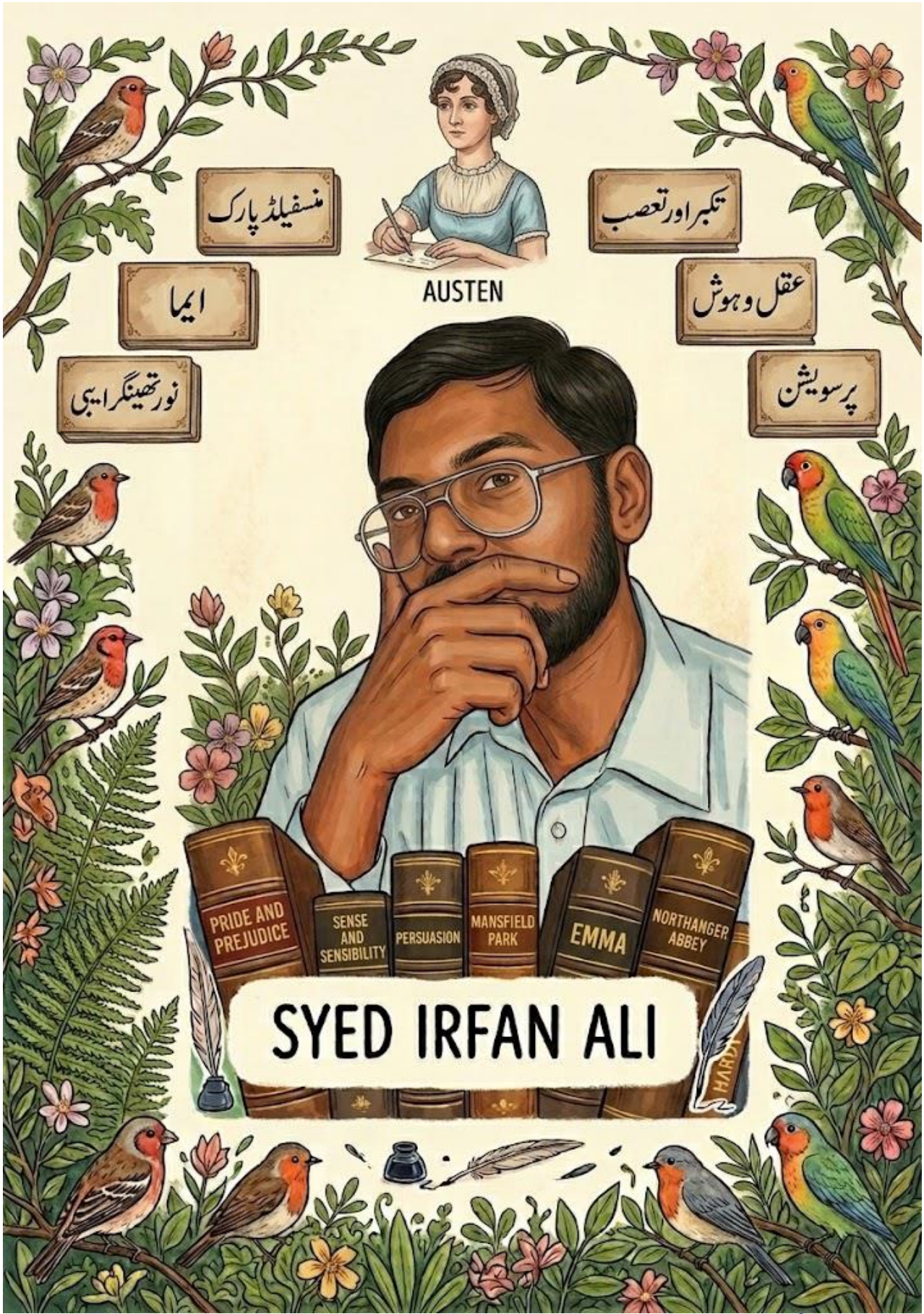

دنیا کی بہترین کتب کے تراجم آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

www.server555.com
www.SyedIrfanAli.com

جین آسٹن پرائڈ اینڈ پرے جیوڈس سید عرفان علی Jane Austen Pride and Prejudice Syed Irfan Ali

جین آسٹن کے اردو تراجم

سینس اینڈ سینسی بیلیٹی

پرائڈ اینڈ پرے جیوڈس

مینس فیلڈ پارک

ایما

پرس ویشن

نارتھ اینگرا بے

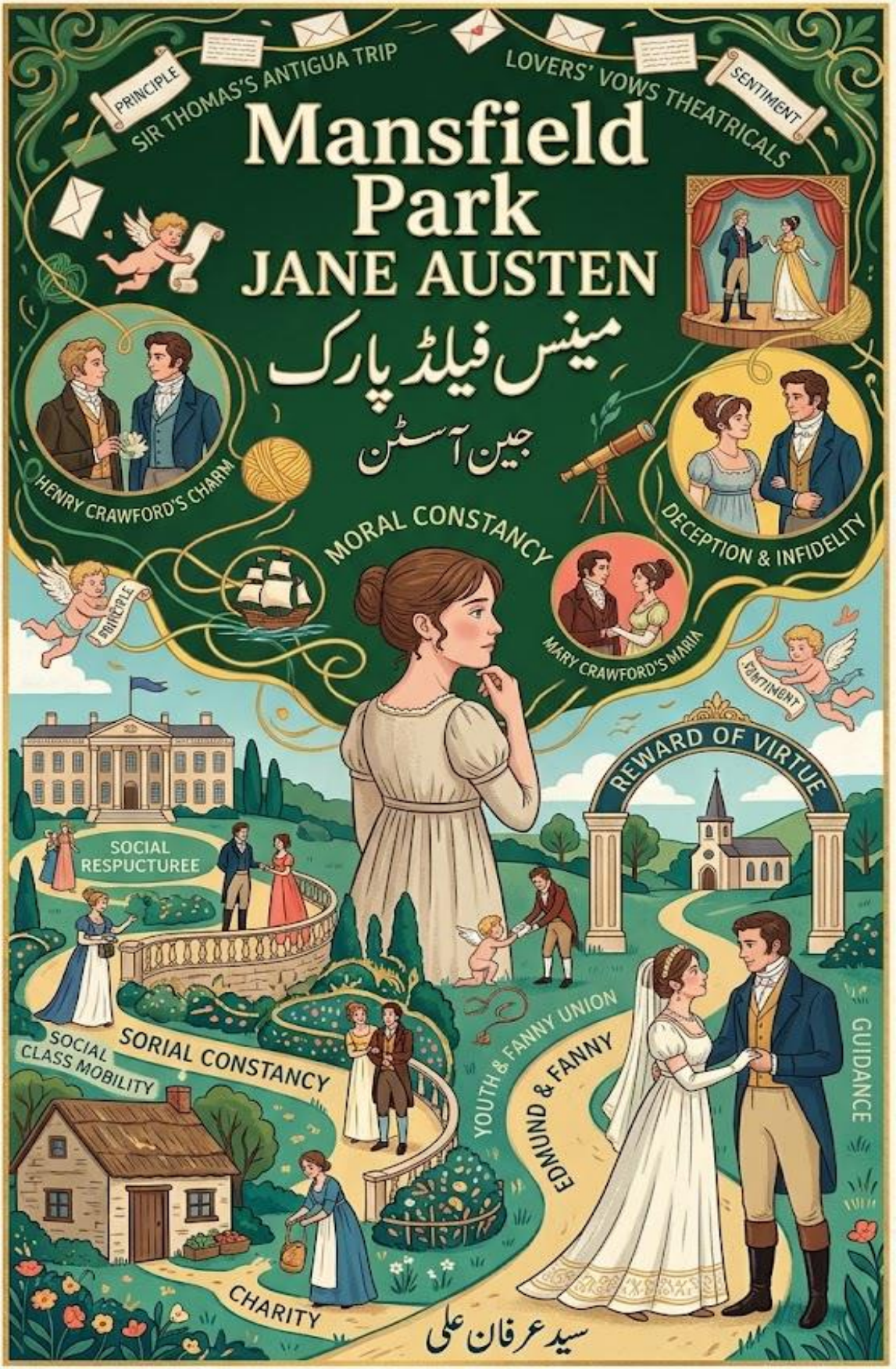

Urdu translation by SYED IRFAN ALI

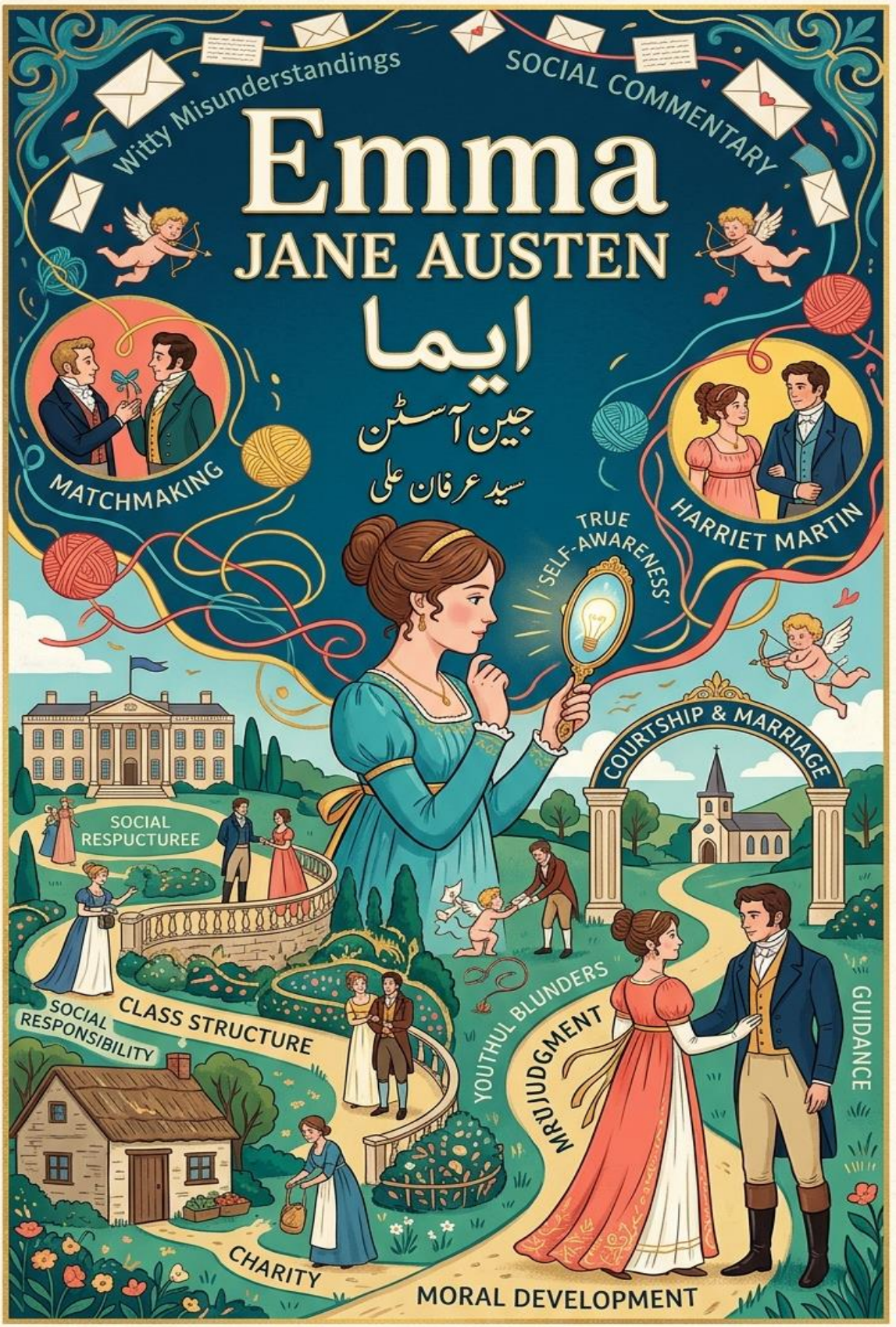

Urdu translation by **SYED IRFAN ALI**